ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بهما

استاد محترم سے چند سوال

کتاب و سنت کی روشن شاہراہ پر متلاشیان حق کا سفر

کاوش

صاحبزادہ عبدالحسیب

مجھے کتاب و سنت سے پیار ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

استاد محترم سے چند سوال

(کتاب وسنت کی روشن شاہراہ پر متلاشیان حق کا سفر)

صاحبزادہ عبدالحسیب

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مشخصات کتاب

نام کتاب.............................استاد محترم سے چند سوال
تنظیم وترتیب.............................صاحبزادہ عبدالحبیب
نظر ثانی.............................قاری ابوالوفا قادری
صفحات.............................۱۱۹
تعداد.............................۵۰۰۰
کمپوزنگ.............................محمد عثمان چشتی
ناشر.............................دفاع اہل سنت اکیڈمی
قیمت.............................۱۰۰ روپیہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست کتاب

عنوان | صفحہ

مقدمہ تنظیم کنندہ ۱۳

مقدمہ شاگرد ۱۴

خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

۱۔ حضرت ابوبکرؓ کا پچاس لوگوں کے بعد اسلام لانا ۱۵

۲۔ خالد بن سعید کا حضرت ابوبکرؓ سے پہلے اسلام لانا ۱۵

۳۔ حضرت ابوبکرؓ کا جنگوں میں کردار ۱۶

۴۔ یار غار کون؟ ۱۶

۵۔ علیؑ کے بغیر اجماع ملعون ہے ۱۸

۶۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت اجماع یا شوریٰ سے ۱۸

۷۔ مہاجرین وانصار کا خلیفہ اولؓ کی خلافت کی مخالفت کرنا ۱۹

۸۔ حضرت علیؑ کا بیعت نہ کرنا ۱۹

۹۔ حضرت علیؑ کی نظر میں شیخین کی حکومت ۲۰

۱۰۔ امام بخاری کی احادیث میں ردّ و بدل کی مہارت ۲۱

۱۱۔ حضرت علیؑ کے قتل کی سازش ۲۱

۱۲۔ کیا امامت اصول دین میں سے ہے ۲۱

۱۳۔ کون افضل؟ پیغمبرؐ یا ابوبکرؓ ۲۲

۱۴۔ احادیث رسول کا نذر آتش کرنا ۲۳

۱۵۔ حضرت ابوبکر و عمرؓ کے تعلقات ۲۳

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ

۱۶۔ خلیفہ دوم کا اپنے ایمان میں شک کرنا ۲۴

۱۷۔ کیا حضورؐ نے خودکشی کرنا چاہی ۲۴

۱۸۔ کیا حضرت عمرؓ کند ذہن تھے ۲۵

۱۹۔ حضرت عمرؓ کی خلافت پر لوگوں کا اعتراض ۲۵

۲۰۔ کیا حضرت عمرؓ حکم تیمم نہیں جانتے تھے ۲۵

۲۱۔ کیا حضرت عمرؓ اور ان کے فرزند کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے ۲۶

۲۲۔ کیا حضرت عمرؓ کا امّ کلثوم سے عقد نہیں ہوا ۲۷

۲۳۔ چار ہزار کلومیٹر کے فاصلے لشکر کو کمانڈ کرنا ۲۷

۲۴۔ کیا حضرت علیؑ، حضرت عمرؓ سے متنفر تھے ۲۹

۲۵۔ حضرت عمرؓ و حفصہؓ کا تورات سے لگاؤ ۲۹

۲۶۔ توہین رسالت کا جرم ۳۰

۲۷۔ حضرت عمرؓ کا وصیت رسول کی مخالفت کرنا ۳۱

۲۸۔ حضرت عمرؓ کا کعب الاحبار یہودی سے تعلق ۳۲

۲۹۔ فتوحات اسلام کا مقصد ۳۲

۳۰۔ حضرت عمرؓ کا لوگوں کو حضرت علیؑ کے خلاف ابھارنا ۳۳

۳۱۔ حضرت عمرؓ کتنے باادب تھے ۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

۳۲۔ تدوین احادیث پر پابندی ۳۳

۳۳۔ نام پیغمبرؐ رکھنے پر پابندی ۳۴

حضرت علیؑ اور اہل بیت رسولؐ

۳۴۔ کعبہ میں حضرت علیؑ کی ولادت ۳۵

۳۵۔ حدیث منزلت صحیح ترین حدیث ۳۷

۳۶۔ ولایت علیؑ کا انکار ۳۷

۳۷۔ کیا پہلے اور دوسرے خلیفہ مقام پرست تھے ۳۸

۳۸۔ کیا صدیق حضرت علیؑ کا لقب ہے ۳۸

۳۹۔ علیؑ نام کے بچوں کا قتل کر دینا ۳۸

۴۰۔ کیا خلفاء نے بھی اپنے کسی بچے کا نام علیؑ رکھا ۳۹

۴۱۔ کیا علیؑ کے فضائل ذکر کرنے کی سزا پھانسی ہے ۳۹

۴۲۔ کیا علیؑ پر لعنت کروانا بنوامیہ کا کام تھا ۴۰

۴۳۔ کیا امام مالک اور امام زہری بنوامیہ کے ہوادار تھے ۴۰

۴۴۔ کیا امام ذہبی علیؑ کے فضائل تحمل نہیں کر پاتے تھے ۴۱

۴۵۔ کیا امام بخاری حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتے تھے ۴۲

۴۶۔ کیا بنوامیہ نے شائع کیا کہ علیؑ چوتھا خلیفہ نہیں ہے ۴۳

۴۷۔ ابن تیمیہ کا چوتھے خلیفہ کے خلاف سازش ۴۴

۴۸۔ کیا امام احمد بن حنبل کے نزدیک خلافت علیؑ کی مخالفت کرنے والا گدھا ہے ۴۵

۴۹۔ کیا حضرت علیؑ کے فضائل تمام صحابہ سے زیادہ تھے ۴۵

۵۰۔ کیا حدیث غدیر چھپانے والے بیماری میں مبتلا ہو گئے ۴۶

۵۱۔ کیا حضرت علیؑ کے فرزند، پیغمبرؐ کے فرزند تھے ۴۶

۵۲۔ کیا حضرت علیؑ جانشین پیغمبرؐ تھے ۴۷

۵۳۔ کیا امام بخاری نے حدیث غدیر کو مخفی رکھا ۴۸

۵۴۔ کیا حضرت معاویہؓ کی مخالفت جرم ہے ۴۸

۵۵۔ سفیان ثوری کا حضرت علیؑ سے کینہ رکھنا ۵۰

۵۶۔ ہمارا حضرت فاطمہؑ کی مخالفت کرنا ۵۰

حضرت عائشہؓ اور دیگر امہات المؤمنینؓ

۵۷۔ کیا ازواج پیغمبرؐ دو گروہ میں بٹی ہوئی تھیں ۵۱

۵۸۔ حضرت عائشہؓ پہلے سے شادی شدہ تھیں ۵۲

۵۹۔ امام حسنؑ کا جنازہ دفن نہ ہونے دینا ۵۳

۶۰۔ ابن زبیر کا حضرت عائشہؓ کو گمراہ کرنا ۵۳

۶۱۔ حضرت عائشہؓ کا حضورؐ کی توہین کرنا ۵۴

۶۲۔ جوان کا رضاعی بھائی بن سکنا ۵۴

۶۳۔ مصحف حضرت عائشہؓ ۵۵

۶۴۔ صحابہ کرامؓ کا حضرت عائشہؓ پر زنا کی تہمت لگانا ۵۷

۶۵۔ ام المؤمنین کا بیس ہزار اولاد کو قتل کروا دینا ۵۷

۶۶۔ بعض امہات المؤمنین کا مرتد ہو جانا ۵۷

۶۷۔ حضرت عمرؓ کا نبیؐ کی بیوی کو طلاق دینا ۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

۶۸۔ پیغمبرؐ نے فقط عبداللہ بن سلام کو جنت کی بشارت دی ۵۸

۶۹۔ کیا بعض صحابہ کرامؓ منافق تھے ۶۰

۷۰۔ کیا حضرت عثمانؓ کے قاتل صحابہ کرامؓ تھے ۶۰

۷۱۔ کیا ہم صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں ۶۱

۷۲۔ کیا صحابہ کرامؓ، پیغمبرؐ کو قتل کر دینے میں ناکام ہو گئے ۶۲

۷۳۔ کیا بعض صحابہ کرامؓ خارجی تھے ۶۳

۷۴۔ کیا حضرت ابوبکر و عمرؓ کے فضائل جھوٹ ہیں ۶۴

۷۵۔ کیا حضرت ابوہریرہؓ چور تھے ۶۵

۷۶۔ کیا ابوہریرہؓ کی روایات مردود ہیں ۶۶

۷۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کا توہین آمیز روایات نقل کرنا ۶۶

۷۸۔ کیا عشرہ مبشرہ والی حدیث جھوٹی ہے ۶۸

۷۹۔ اصحاب عشرہ مبشرہ میں تناقض ۶۹

۸۰۔ خطبہ جمعہ سے نام پیغمبرؐ کا حذف کر دینا ۷۰

۸۱۔ آل رسولؐ کو جلا دینے کی سازش ۷۰

۸۲۔ پیغمبرؐ کا ناحق لوگوں کو گالیاں دینا ۷۱

۸۳۔ پیغمبرؐ نے کن دو کو لعنت کی ۷۱

۸۴۔ صحابہ کرامؓ کا یہودیوں سے پناہ دینے کی درخواست کرنا ۷۳

۸۵۔ حضرت عمرؓ کا اپنے بارے میں شک ۷۳

۸۶۔ کیا صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو گالیاں دیا کرتے ۷۳

۸۷۔ کیا صحابہ کرامؓ میں فقط کچھ اہل فتوی تھے ۷۳

۸۸۔ اہل مدینہ اور صحابہ کرامؓ کا قبر پیغمبرؐ سے توسل ۷۴

حضرت امیر معاویہؓ اور بنوامیہ

۸۹۔ حضرت معاویہؓ کا حقانیت علیؑ کا اعتراف ۷۵

۹۰۔ کیا حضرت معاویہؓ کے چار باپ تھے ۷۶

۹۱۔ کیا حضرت معاویہؓ شراب پیا کرتے ۷۶

۹۲۔ حضرت معاویہؓ کو جانشین مقرر کرنے کا حق نہ تھا ۷۷

۹۳۔ حضرت معاویہؓ کا غیر مسلم اس دنیا سے گذر جانا ۷۷

۹۴۔ منبر پر ریح کا خارج کرنا ۷۸

۹۵۔ حضرت معاویہؓ کے تمام تر فضائل کا جھوٹا ہونا ۷۹

۹۶۔ مامون عباسی کا حضرت معایہؓ کو گالیاں دلوانا ۷۹

۹۷۔ قتل عثمانؓ کی تہمت ایک سیاسی کھیل تھا ۸۱

۹۸۔ بنوامیہ کا قبر رسولؐ کی زیارت سے روکنا ۸۱

۹۹۔ بنوامیہ عجمی مسیحی تھے ۸۱

۱۰۰۔ امیر معاویہ اور اہل مدینہ کے قتل کی سازش ۸۳

۱۰۱۔ یزید کا اہل مدینہ کے قتل کا دستور صادر کرنا ۸۳

۱۰۲۔ یزید اور ناموس مدینہ کی بے حرمتی ۸۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیعہ

۱۰۳۔ عامر شعبی کے شیعوں پر تہمت لگانے کی وجہ ۸۵

۱۰۴۔ مذہب شیعہ پیغمبرؐ کے زمانے میں وجود میں آیا ۸۶

۱۰۵۔ صحابہ کرام بھی شیعہ تھے ۸۶

۱۰۶۔ عام لوگ بھی علم غیب رکھتے ہیں ۸۸

۱۰۷۔ مُردوں کا اسی دنیا میں دوبارہ زندہ ہونا ۸۸

۱۰۸۔ علمائے سلف تقیہ کیا کرتے ۸۹

۱۰۹۔ قبر زہری و بخاری پر روضوں کا بنایا جانا ۹۰

فقہاء و محدثین سلف

۱۱۰۔ چوتھی اور پانچویں صدی میں مذاہب اربعہ کا وجود میں آنا ۹۱

۱۱۱۔ امام یحیٰی بن معین کا نامحرم عورتوں کو چھیڑنا ۹۲

۱۱۲۔ کونسا امام جماعت افضل ہے ۹۲

۱۱۳۔ ہمارے بعض علماء حرام زادے تھے ۹۳

۱۱۴۔ ہم حنفیوں کا مقام تو حیوان کے برابر ہے ۹۳

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۔ پست ترین بچہ ۹۴

۱۱۶۔ امام ابو حنیفہ نصرانی پیدا ہوئے ۹۵

۱۱۷۔ امام اعظمؒ کی رائے مردود ہے ۹۵

۱۱۸۔ امام اعظم علم حدیث سے نا آشنا تھے ۹۵

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۹۔ امام بخاری احادیث میں تبدیلی کے ماہر تھے ۹۶

۱۲۰۔ امام بخاری ناصبی تھے ۹۷

۱۲۱۔ ایک گائے کا دودھ پینے سے بہن بھائی بن جانا ۹۷

۱۲۲۔ امام بخاری اور زہری سے احادیث کا لینا ۹۸

۱۲۳۔ بخاری کی احادیث میں اختلاف ۹۸

۱۲۴۔ شیطان کا وحی میں نفوذ ۹۹

۱۲۵۔ امام بخاری کا بعض صحابہ کرامؓ سے احادیث نقل نہ کرنا ۱۰۰

۱۲۶۔ امام بخاری کا علم رجال سے آگاہ نہ ہونا ۱۰۰

۱۲۷۔ امام بخاری کے بعض اساتید نصرانی تھے ۱۰۱

۱۲۸۔ صحیح بخاری اور اسرائیلیات ۱۰۱

سنت اور بدعت

۱۲۹۔ حدیث ثقلین کی صحیح عبارت ۱۰۲

۱۳۰۔ ہماری کتب میں خرافات ۱۰۳

۱۳۱۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین کا متعہ کرنا ۱۰۳

۱۳۲۔ نماز میں ہاتھ باندھنے پر صحیح حدیث کا موجود نہ ہونا ۱۰۴

۱۳۳۔ پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ کا پتھر اور مٹی پر سجدہ کرنا ۱۰۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۳۴۔ حنبلی تحریف قرآن کے قائل ۱۰۶
۱۳۵۔ عورت کی دُبر میں جماع کرنا ۱۰۶
۱۳۶۔ لوگوں کا متعہ حرام قرار دینے پر اعتراض ۱۰۷
۱۳۷۔ نماز تراویح حضرت عمرؓ کی بدعت ۱۰۷
۱۳۸۔ بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا بنو امیہ کی بدعت ۱۰۸
۱۳۹۔ بنو امیہ کا سنت پیغمبرؐ کی مخالفت کرنا: ۱۰۹
۱۴۰۔ سلف اور مستحبات ۱۰۹
۱۴۱۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا پاؤں کا مسح کرنا ۱۱۰
۱۴۲۔ الصلاۃ خیر من النوم حضرت عمرؓ کی بدعت ۱۱۱
۱۴۳۔ اذان میں حاکم وقت پر سلام کرنا ۱۱۱
۱۴۴۔ حمار یعفور کا کلام کرنا ۱۱۲
۱۴۵۔ قرآن کو جلانا جائز ہے؟ ۱۱۲
۱۴۶۔ حضرت عائشہؓ کی بکری کا قرآن کھا جانا ۱۱۳
۱۴۷۔ حضرت عمرؓ کا تحریف قرآن کا فتویٰ ۱۱۳
۱۴۸۔ حضرت عائشہؓ کا ماتم کرنا ۱۱۶
۱۴۹۔ شامیوں کا ایک سال تک حضرت عثمانؓ کی عزاداری کروانا ۱۱۷
۱۵۰۔ ہمارے نزدیک عورت کا مقام ۱۱۷

سخن ناشر

کتاب حاضر ان بعض سوالات کا مجموعہ ہے جسے ایک دیوبندی مدرسہ کے طالب علم نے کلاس کے دوران یا خصوصی نشستوں میں اپنے استاد کی خدمت میں پیش کیا لیکن وہ ان سوالات کے جوابات حاصل نہ کر پائے۔

ان سوالات کو ایک دوست نے منظم کر کے ان کی کاپی مختلف اساتیذ اور مولوی حضرات کی خدمت میں پیش کی ہے تا کہ وہ ان سوالات کا قانع کنندہ جواب دیں۔

اس دوست سے بار ہا یہ سنا گیا ہے کہ امیدوار ہوں مجھ پر مودودی یا بریلوی ہونے کی تہمت نہیں لگائی جائے گی اس لئے کہ میں ایک پکا دیوبندی تھا اور اب بھی ہوں. امیدوار ہوں کہ استاد محترم مجھے سمجھنے اور میرے سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کریں گے۔

ہم نے بھی مصلحت اسی میں دیکھی کہ اس دوست کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے تا کہ بعض متعصب جاہلوں کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

ہم ان کے بعض سوالات کو مرتب کر کے پیش کر رہے ہیں اور باقی سوالات کو عنقریب علماء دیوبند کی خدمت میں پیش کیا جائے گا تا کہ تسلی بخش جواب حاصل کر کے اپنے ذہن کو شبہات سے صاف کر سکیں

یہ دوست پاکستان کے مختلف دیوبندی مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ درس نظامی وغیرہ کو طے کرتے ہوئے مفتی کے درجے پر فائز ہوئے اور اپنے حلقہ احباب میں انہیں اچھے لفظوں میں یاد کیا جاتا ہے۔

والسّلام علی من اتّبع الهدیٰ و ترک الضّلال

بانی دفاع اہل سنت اکیڈمی پاکستان

۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ ہجری

Presented By: https://jafrilibrary.com

چند سوال

استاد محترم، دانشمند و توانا، علامہ، فاضل، جناب مولانا... یقیناً آپ شیخ الاسلام کے درجہ پر فائز ہیں اس لئے کہ آپ نے اہل سنت والجماعت کی مدد کی اور کتب سلف کو پروان چڑھایا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کی ترویج کی. میں نے آپ سے بہت زیادہ علمی استفادہ کیا ہے اور بدون مبالغہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں آپ پر ناز ہے اس لئے کہ آپ نے اس مذہب کو سربلند کیا.

استاد محترم مجھے مکمل یقین ہے کہ آپ پوری توانائی کے ساتھ میرے تمام سوالات کا جواب دیں گے اور کوئی ایک سوال بھی بغیر جواب کے نہیں رہنے دیں گے. میں اپنے ان تمام سوالات کو آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جو کلاس کے دوران یا کلاس کے علاوہ مطالعہ وغیرہ کے دوران میرے ذہن میں آئے اور ان میں سے بعض وہ سوالات بھی ہیں جن کے جوابات آپ دے چکے ہیں لیکن میں نے انہیں اس لئے ذکر کیا ہے تاکہ مزید ان سے استفادہ کر سکیں. نیز ایسے سوالات بھی ہیں جن کا آج تک جواب نہ مل سکا.

آخر میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ یہ سوالات میرے اور آپ ہی کے درمیان باقی رہیں تاکہ غلط عناصر بریلویوں یا رافضیوں کے ہاتھوں نہ لگ جائیں اور وہ انہیں پڑھے لکھے افراد کے سامنے پیش کر کے خدا نخواستہ انہیں مذہب سلف سے دور اور گمراہ نہ کر دیں۔

خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

سوال ۱: کیا یہ صحیح کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ پچاس لوگوں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے بھی بعد اسلام لائے جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کیا گیا ہے. لہذا یہ کہنا جھوٹ ہوگا کہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے: ((محمد بن سعد ، قلت لأبی : أكان أبوبكر أوّل اسلاما ؟ فقال : لا ولقد أسلم قبله أكثر من خمسين))(۱)

سوال ۲: کیا یہ درست نہیں ہے کہ خالد بن سعید بن عاص حضرت ابوبکر سے پہلے اسلام لا چکے تھے اور محمد بن ابوبکر اور دسیوں مؤرخین کے بقول جو شخص سب سے پہلے اسلام لایا وہ حضرت علیؓ تھے؟ جیسا کہ حضرت معاویہ کے نام ایک نامے میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے. اگر یہ سب حقیقت رکھتا ہے جیسا کہ ہمارے مؤرخین نے کہا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس قدر اصرار کرتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکرؓ ہیں؟

کیا اس جھوٹی سازش کا مقصد خلیفہ اوّل کی شان بڑھانا ہے یا یہ کہ خلیفہ چہارم کی شان گھٹانا ہے؟

۱۔ نامہ محمد بن ابوبکرؓ: ((فكان أوّل من أجاب وأناب وآمن و صدّق ووافق فاسلم وسلّم أخوه وابن عمّه عليّ وهو السّابق المبرز فی كلّ خير ، أوّل النّاس اسلاما)).(۲)

۲۔ ابوالیقظان: ((انّ خالد بن سعيد بن العاص أسلم قبل أبی بكر الصدّيق))(۳)

۱۔ تاریخ طبری ۱:۵۴۰؛ فتح الباری شرح صحیح بخاری ۷:۲۹، عسقلانی کہتے ہیں: فقد كان حينئذ جماعة من أسلم لكنّهم كانوا يخفونه من أقاربهم.

۲۔ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید ۳:۱۸۸

۳۔ المستدرک علی الصحیحین ۳:۲۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

۳۔سعد بن ابی وقاص: ابوبکر سے پہلے پچاس سے زیادہ لوگ اسلام لا چکے تھے۔(۱)

۴۔امام زہری: حضرت عمرؓ تقریبا چالیس لوگوں کے بعد اسلام لائے۔(۲)

سوال۳: کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اسلام کی جنگوں میں حضرت ابوبکرؓ کا کوئی کردار سامنے نہیں آتا؟ یہاں تک کہ نہ تو کفار کے مقابلے میں انہوں نے کبھی شمشیر اٹھائی اور نہ ہی کسی دشمن اسلام کے خون کا کوئی قطرہ گرایا؟ جیسا کہ ابوجعفر اسکافی نے اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے:

((لم یرم أبو بکر بسهم قطّ ولا سلّ سیفا ولا أراق دما))۔(۳)

کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود ہم انہیں اسلام کے مجاہد اور حضرت علیؑ سے بھی افضل قرار دیتے ہیں؟(۴)

اگر کوئی شیعہ رافضی یہ کہے کہ تم ابوبکرؓ کے بارے میں غلو کرتے ہو تو ہمارے پاس کیا جواب ہے؟

سوال۴: کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے یار غار کا نام عبداللہ بن بکر بن اریقط تھا نہ کہ ابوبکر بن قحافہ خلیفہ اوّل،(۵) لیکن نام ایک جیسا ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہوگئی اور ہم نے اسے خلیفہ اوّل سمجھ لیا؟ اس لئے کہ:

۱۔حضرت ابوبکرؓ نے کبھی بھی اپنی اس فضیلت کا تذکرہ نہ کیا جبکہ سقیفہ میں ضعیف سے ضعیف حدیث اور فضیلت کا تذکرہ کیا۔ مثال کے طور پر فرمایا: (نحن عشیرة رسول الله وأوسط العرب أنسابا

۱۔تاریخ طبری ۱:۵۴۰

۲۔تاریخ الاسلام (السیرة النبویة): ۱۸۰؛ طبقات ابن سعد ۳:۲۶۹؛ صفة الصفوة ۱:۲۷۴

۳۔شرح ابن ابی الحدید ۱۳:۲۹۳

۴۔تفسیر رازی ۱۰:۱۷۳، امام رازی نے حضرت ابوبکر کے جہاد کو حضرت علیؑ کے جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔

۵۔شرح ابن ابی الحدید ۱۳:۲۹۳

ولیست قبیلة من قبائل العرب الاّ ولقریش فیها ولادة))(۱)

ہم رسول اللہؐ کے خاندان میں سے ہیں اور حسب و نسب میں سب سے بالاتر...

۲۔عسقلانی کے بقول تابعین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آیت غار کے حضرت ابوبکر سے متعلق ہونے کا انکار کرتے تھے جیسا کہ ابوجعفر مومن طاق۔(۲)

۳۔اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ واضح طور پر اقرار فرما چکی ہیں کہ ہماری شان میں کوئی ایک آیت بھی نازل نہیں ہوئی ((لم ینزل فینا شیئا من القرآن))۔(۳)

۴۔مشہور تو یوں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ مدینہ منورہ میں حضورؐ کے استقبال کے لئے تشریف لائے تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے ہی سے مدینہ میں موجود تھے نہ کہ آنحضرتؐ کے ہمراہ؟

۵۔صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ غار کی طرف جاتے وقت اکیلے تھے۔(۴)

۶۔قدموں کے نشان سے کھوج لگانے والوں نے فقط آنحضرتؐ کے قدم مبارک کے نشان دیکھے تھے جبکہ حضرت ابوبکرؓ کا نام تک نہ لیا۔(۵) یہی وجہ ہے کہ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس سے حضرت ابوبکرؓ کا پیغمبرؐ کے ہمراہ غار میں جانا مشکوک لگتا ہے۔(۶)

۷۔بخاری وغیرہ کی روایت کے مطابق تو حضرت ابوبکرؓ مہاجرین کے پہلے پہلے گروہ میں شامل تھے

۱۔البدایة والنھایة ۶:۳۰۵

۲۔لسان المیزان ۵:۱۱۵

۳۔صحیح بخاری ۶:۴۲؛ تاریخ ابن اثیر ۳:۱۹۹؛ البدایة والنھایة ۸:۹۶؛ الاغانی ۱۶:۹۰

۴۔البدایة والنھایة ۶:۳۰۵

۵۔ فتوح البلدان ۱:۶۳

۶۔تہذیب الکمال ۲۹:۲۶

جوآنحضرت ﷺ سے پہلے مدینہ پہنچ چکے تھے اوروہ نماز جماعت میں بھی شرکت کیا کرتے۔(۱)

سوال ۵: کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پرتمام مسلمانوں کا اجماع تھا تو کیا یہ درست ہے کہ حضرت علیؓ اوران کے ہمراہ صحابہ کرام نے بیعت نہیں کی تھی جبکہ ایسا اجماع جس میں وہ شریک نہ ہوں اس پرخداوندمتعال نے لعنت فرمائی ہے جیسا کہ امام ابن حزم فرماتے ہیں:

((لعنة الله علی کلّ اجماع یخرج منه علی بن أبی طالب ومن بحضرته من الصحابة)).(۲)

سوال ۶: کیا یہ بات درست ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت نہ تو شوریٰ کے ذریعے تھی اور نہ اس پرمسلمانوں کا اجماع قائم ہوا بلکہ وہ تو فقط ایک شخص حضرت عمرؓ کے اشارے پرقائم ہوئی۔اوراگر یہ بات درست ہوتو کیا تمام مسلمانوں پرایسے شخص کی اطاعت کرنا واجب ہے جواس وقت خلیفہ مسلمین بھی نہ تھا بلکہ اسلامی ملک کا ایک عام باشندہ اوردوسرے مسلمانوں کے مانند ایک مسلمان تھا؟ اوراگر کوئی شخص ایسے آدمی کی اطاعت نہ کرے تو کیسے اس کا خون مباح ہوسکتا ہے؟ کیا یہ ایک فرد قیامت تک آنے والے مسلمانوں پرحجت ہے؟ جبکہ ہمارے بہت سے علماء جیسے ابویعلیٰ حنبلی متوفی ۴۵۸ھ کہتے ہیں:

((لاتنعقد الاّ بجمهور أهل العقد والحلّ من کلّ بلد لیکون الرّضا به عاما، والتّسلیم لامامته اجماعا .وهذا مذهب مدفوع ببیعة أبی بکر علی الخلافة باختیار من حضرها ولم ینتظر ببیعة قدوم غائب عنها .))(۳)

۱۔صحیح بخاری ۱:۱۲۸، کتاب الأذان اور ۴:۲۴۰، کتاب الاحکام، باب استقضاء الموالی واستعمالھم ؛سنن بیہقی ۳:۸۹؛ فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۳:۱۷۹ اور ۷:۲۶۱ و ۳۰۷

۲۔المحلّی ۹:۳۴۵   ۳۔الأحکام السلطانیۃ:۳۳.

قرطبی کہتے ہیں: ((فانّ عقدها واحد من أهل الحلّ والعقد..)).(۱)

سوال ۷: کیا یہ درست ہے کہ تمام انصاراورمہاجرین کا ایک گروہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کا مخالف تھا جیسا کہ حضرت عمرؓ نے اس کی وضاحت یوں بیان کی ہے:

((حین توفّی الله نبیّه أنّ الأنصار خالفونا واجتمعوا بأسرهم فی سقیفة بنی ساعدة وخالف عنّا علیّ والزّبیر ومن معهما))(۲)

جب رسالت مآب کی وفات ہوئی توانصار نے ہماری مخالفت کی اوروہ تمام سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہوئے، نیز علیؓ وزبیرؓ اوران دونوں کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی.

بنابرایں یہ دعویٰ کرنا کیسے ممکن ہے کہ حضرت ابوبکرکی خلافت پرتمام مسلمانوں کا اجماع موجود ہے؟

سوال ۸: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ نے ہرگز حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہ کی اوراپنی مٹھی بندرکھی لیکن جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو خوداپنا ہاتھ حضرت علیؓ کے ہاتھ پررکھ دیا اوراسی کو اپنی بیعت قراردے دیا؟ جیسا کہ مسعودی لکھتے ہیں:

((فقالوا لهُ : مدّ یدک فبایع ، فأبَی علیهم فمدّوا یدهُ کرها فقبض علی أنامله

۱۔جامع احکام القرآن ۱:۲۷۲

۲۔صحیح مسلم ۳:۱۴۳، کتاب الجہاد، باب حکم الفئ ؛صحیح بخاری ۳:۲۸۷، کتاب النفقات، باب ۳، حبس نفقۃ الرجل قوت سنۃ علی أھلہ اور ۴:۲۹۲، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ما یکرہ من التعمق والتنازع؛ ۴:۱۶۵، کتاب الفرائض، باب قول النبی لانورث ؛ ۴:۱۸۷، کتاب الخمس، باب فرض الخمس.

Presented By: https://jafrilibrary.com

فراموا باجمعهم فتحها فلم يقدروا فمسح عليها أبوبكر وهي مضمونة))(۱)

اس کے باوجود بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت اہل حل وعقد کے اجماع سے واقع ہوئی کیا اسی کو اجماع واتفاق کہتے ہیں؟ اور پھر اس حدیث ((عليٌّ مع الحق وا لحق مع عليٌّ يدور معهٔ حيث مادار))(۲)

علی حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے. حق اسی طرف پھرتا ہے جہاں علیؑ پھر جائیں.

سوال ۹: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علی اور حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو جھوٹ، دھوکے، خیانت، گناہ اور پیمان شکنی پر استوار جانتے تھے. اور ہمیشہ اس نظریے پر باقی رہے جیسا کہ صحیح مسلم میں اس مطلب کو یوں بیان کیا گیا ہے:

((فلمّا توفّي رسول الله قال أبوبكر : أنا ولي رسول الله ، فجئتما تطلب ميراثك من ابن أخيك ويطلب هذاميراث امرأته عن أبيها ، فقال أبوبكر : قال رسول الله : ما نورث ،ما تركنا صدقة فرأيتماه كاذبا آثما ، غادرا خائنا . والله يعلم انّه لصادق بارّ راشد تابع للحقّ ثمّ توفي أبوبكر وأنا وليّ رسول الله ﷺ ووليّ أبي بكر فرأيتماني كاذبا آثما غادرا خائنا))

جب رسول اکرمؐ نے وفات پائی تو ابوبکرؓ نے کہا: میں آنحضرتؐ کا جانشین ہوں. اسوقت آپ دونوں (عباسؓ اور علیؑ) نے آنحضرتؐ کی میراث طلب کی لیکن ابوبکرؓ نے کہا: رسول خداؐ نے فرمایا ہے: ہم انبیاء جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے تو آپ دونوں نے حضرت ابوبکرؓ کو جھوٹا، خائن، گنہگار اور دھوکے

۱۔ اثبات الوصیۃ: ۱۳۶؛ الشافی ۳: ۲۲۴

۲۔ مستدرک حاکم ۳: ۱۲۵؛ جامع ترمذی ۵: ۵۹۲، ح ۳۷۱۴؛ مناقب خوارزمی: ۱۷۶، ح ۲۱۴؛ فرائد السمطین ۱: ۱۷۷، ح ۱۴۰؛ شرح المواہب اللدنیۃ ۷: ۱۳

باز کہا. جبکہ خدا جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک، سیدھی راہ پر چلنے والے اور حق کے پیرو تھے. پھر جب حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی تو میں حضرت ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ کا جانشین بنا تو آپ دونوں نے مجھے بھی جھوٹا، گنہگار، دھوکے باز اور خائن سمجھا.(۱)

سوال ۱۰: کیا یہ درست ہے کہ امام بخاری نے اسی حدیث کو اپنی کتاب میں چار مختلف مقامات پر نقل کیا ہے لیکن لفظ گناہگار، خائن، پیمان شکن کی جگہ کذا وکذا یا (كلمتكما واحدة) لکھ دیا تاکہ یوں خلافت شیخین کے بارے میں اہل بیت پیغمبر ﷺ کی منفی نظر سے لوگ آگاہ نہ ہو پائیں؟؟

کہا جاتا ہے کہ امام بخاری نے باب خمس، نفقات، اعتصام اور باب فرائض میں اس روایت کو نقل تو کیا لیکن اس میں تبدیلی کر دی. کتاب نفقات میں لکھا ہے: ((تزعمان انّ أبابكر كذا و كذا)) اور باب فرائض میں یوں لکھا ہے: ((ثمّ جئتماني و كلمتكما واحدة)).

سوال ۱۱: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؑ کے قتل کی سازش بنائی اور اس کام کے لئے حضرت خالد بن ولید کا انتخاب کیا لیکن بعد میں ناکام ہو جانے کے ڈر سے پشیمان ہوئے اور خالد بن ولید کو اس کام سے روک دیا؟ جیسا کہ ہمارے علماء میں سے سمعانی نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے(۲) تو کیا اس کے باوجود بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ شیخین کے اہل بیت رسولؐ اور خاص طور پر حضرت علیؑ کے ساتھ اچھے تعلقات تھے؟

سوال ۱۲: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے علماء خاص طور پر بیضاوی کا کہنا ہے کہ اصول دین میں سے اہم ترین

۱۔ صحیح مسلم ۳: ۱۳۳، کتاب الجہاد، باب حکم الفئی ؛ صحیح بخاری ۳: ۲۸۷، کتاب النفقات، باب ۳، باب حبس نفقۃ الرجل قوت سنۃ علی أھلہ، اور ۴: ۲۹۲، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب ما یکرہ من التعمق والتنازع، اور ۴: ۱۶۵، کتاب الفرائض، باب قول النبی لانورث، اور ۲: ۱۸۷، کتاب الخمس، باب فرض الخمس.

۲۔ انساب الأنساب ۳: ۹۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

مسئلہ امامت کا ہے اوراس کا مخالف بدعتی اور کافر ہے:

((انّ الامامة من أعظم مسائل اُصول الدّين الّتي مخالفتها توجب الكفر و البدعة ...))(۱) درحقیقت اس امامت سے مراد کونسی امامت ہے؟ کیا حضرت ابوبکرؓ کی امامت ہے؟ جس پر اُمّت کا اجماع تھا اور نہ ہی ان کی افضلیت کی کوئی دلیل؟ بلکہ فقط اور فقط ایک شخص کے اشارے پر یہ بیعت ہوئی اور وہ بھی حضرت عمرؓ؟

کیا واقعاً ایسی امامت اصول دین میں سے ہے اوراس کا مخالف کافر اور بدعتی ہے؟! یا یہ کہ ایسی امامت مراد ہے جو خداوند متعال کی عطا کی ہوئی اور پیغمبرؐ کی تائید شدہ ہو جیسا کہ ارشاد فرمایا: ((انّی جاعلک للناس اماما))(۲)

سوال ۱۳: کیا یہ درست ہے کہ ہم دیوبندی حضرت ابوبکرؓ کو پیغمبر اکرمؐ سے افضل جانتے ہیں؟ اور یہ کہتے ہیں کہ ایک خاتون حضور ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر میں موجود درخت گر کر ٹوٹ چکا ہے تو آں حضرتؐ نے فرمایا: تمہارا شوہر مر جائے گا جس پر وہ عورت ناراض ہو کر واپس جانے لگی تو راستے میں حضرت ابوبکر کو دیکھا اور ان سے اپنا خواب بیان کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تمہارا شوہر سفر سے واپس پلٹ آئے گا۔ اور اسی طرح ہوا۔ دوسرے دن وہ عورت پیغمبرؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور شکوہ کیا جس پر حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور یہ وحی سنائی کہ خداوند متعال کو شرم آتی ہے کہ صدیق کی زبان پر جھوٹ جاری ہو یعنی پیغمبرؐ کی زبان پر جھوٹ جاری ہوتا ہے تو ہو جائے تاکہ حضرت ابوبکرؓ کی شخصیت پر حرف نہ آنے پائے:

((یامحمد ! الّذی قلته هو الحق ، ولکن لمّا قال الصّدیق انّک تجتمعین به فی هذه

۱۔ الصوارم المحرقۃ ۳: ۲۲

۲۔ سورہ بقرہ: ۱۲۴

اللیلة استحیا الله منه أن یجری علی لسانه الکذب لأنّه صدّیق فأحیاهٗ کرامة له))(۱)

سوال ۱۴: کیا یہ صحیح ہے کہ خلیفہ اوّل نے احادیث رسول کو نذر آتش کر دیا تھا؟ جیسا کہ علامہ متقی ہندی نے لکھا ہے:

((انّ أبا بکر أحرق خمس مئة حدیث کتبه عن رسول الله ﷺ))(۲)

یعنی حضرت ابوبکرؓ نے پانچ سو احادیث کو جلا دیا جو انہوں نے آنحضرتؐ سے نقل کر کے لکھ رکھی تھیں۔

سوال ۱۵: کیا یہ درست ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ایک مرتبہ آں حضرت کی موجودگی میں آپس لڑ پڑے اور شور کرنا شروع کیا تو یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی: ((لاترفعوا أصواتکم فوق صوت النّبی))(۳) پیغمبرؐ کی آواز پر اپنی آواز کو مت بلند کرو؟ (۴)

اسی طرح ایک بار حضرت ابوبکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں کچھ زمین کی سند ایک عورت کو دی تو حضرت عمرؓ نے اسے لے کر پھاڑا اور اس پر تھوک دیا۔ (۵)

اسی طرح حضرت عمرؓ کا عقیدہ یہ تھا کہ حسد کے دس حصوں میں سے نو حصے حضرت ابوبکر میں موجود ہیں اور ایک حصہ پورے قریش میں لیکن اس ایک حصہ میں بھی ابوبکر شریک ہیں۔ (۶)

۱۔ نزہۃ المجالس ۲: ۱۸۴

۲۔ کنز العمال ۱۰: ۲۸۵

۳۔ سورہ حجرات: ۲

۴۔ مسند احمد ۴: ۶

۵۔ الدر المنثور ۳: ۲۵۲

۶۔ شرح ابن ابی الحدید ۱: ۳۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

سوال ۱۶: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ کو اپنے ایمان میں شک تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ منافقین میں سے ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ حضرت حذیفہ یمانیؓ سے عاجزانہ التماس کیا کرتے کہ وہ انہیں بتائیں کہ کہیں ان کا نام منافقین میں تو نہیں ہے؟

((حذیفة أحد أصحاب النبیّ ﷺ أسرّ الیه أسماء المنافقین ...وناشدهٗ عمر بالله : أنا من المنافقین...))(۱)

سوال ۱۷: کیا یہ صحیح ہے کہ جب کبھی پیغمبر ﷺ پر وحی کے نازل میں تاخیر ہو جاتی تو خودکشی یا ٹیلے سے اپنے آپ کو گرا دینے کا بار بار پروگرام بناتے یا پھر اپنی نبوت میں شک کرنے لگتے اور یہ گمان کر بیٹھتے کہ شاید وحی عمر بن خطاب پر منتقل ہوگئی ہے اور آج کے بعد وہ نبی بن گئے ہیں؟ جیسا کہ امام بخاری نے لکھا ہے:

((وفتر الوحی فترة حتّٰی حزن النبیّ فیما بلغنا حزنا غدا منه مرارا ، کی یتردّی من رؤوس شواهق الجبال ، فکلّما أوفٰی بذروة جبل ،لکی یلقی منه نفسه ،تبدّی لهٗ جبرائیل فقال: یا محمّد انّک رسول الله حقّا .فیسکن لذلک جأشه وتقرّ نفسه فیرجع فاذا طالت علیه فترة الوحی غدالمثل ذلک...))(۲)

۱۔ تاریخ الاسلام (الخلفاء): ۴۹۳؛

۲۔ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، ح ۶۹۸۲؛ کتاب الانبیاء، ح ۳۳۹۲؛ کتاب التفسیر، ح ۴۹۵۳؛ الامام البخاری: ۱۳۲

سوال ۱۸: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ انتہائی کند ذہن تھے یہاں تک کہ بارہ سال کی مدت میں مشکل سے سورہ بقرہ حفظ کی اور اس کی خوشی میں ایک اونٹ ذبح کیا؟ جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا ہے:

((قال ابن عمر : تعلّم البقرة فی اثنتی عشرة سنة ، فلمّا تعلّمها نحر جزورا)) (۱)

اسی طرح جصاص اور سیوطی کے بقول حضرت عمرؓ آخر تک آیت کلالہ کا معنیٰ نہ سمجھ پائے اور پھر خود بھی اس کا اقرار کیا۔(۲)

سوال ۱۹: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے خلافت کیلئے حضرت عمرؓ کے انتخاب سے لوگ ناراض تھے اور وہ اپنی اس ناراضگی کا اظہار طلحہ بن عبیداللہ کے سامنے کیا کرتے؟(۳)

سوال ۲۰: کیا یہ بھی صحیح کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے دوران تک تیمم کے حکم سے آگاہ نہ تھے اور اگر کوئی شخص مسئلہ پوچھ لیتا کہ اگر غسل جنابت کرنا ہو اور پانی بھی نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ تو وہ جواب میں فرماتے: جب تک پانی میسّر نہ ہو تب تک نماز ترک کر دی جائے...! اور دو ماہ تک پانی نہ ملتا تو خلیفہ دوم نماز کے قریب نہ جاتے۔

۱۔ تاریخ الاسلام (الخلفاء): ۲۶۷

۲۔ کنز العمال ۱۱: ۷۹؛ تفسیر الدر المنثور ۲: ۲۴۹؛ احکام القرآن جصاص حنفی ۲: ۱۱۰. عن سعید بن مسیّب أنّ عمر سال رسول الله ﷺ کیف یورث الکلالة ؟ قال : أو لیس قد بیّن الله ذلک ؟ ثمّ قرأ : ((وان کان رجل یورث الکلالة أو امرأة))الی آخر الآیة . فکان عمر لم یفهم ، فأنزل الله ((یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة))الی آخر الآیة فکان عمر لم یفهم فقال لحفصة : اذا رأیت من رسول الله طیب نفس فاسأليه عنها! فقال : أبوک ذکر لک هذا ؟ ما أری أباک یعلمها أبدا ! فکان یقول : ماأرانی أعلمها أبدا وقد قال رسول الله ﷺ ما قال.

۳۔ کنز العمال ۵: ۶۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام نسائی نے اس بارے میں یوں روایت نقل کی ہے:

((کنّا عند عمر فأتاہ رجل ،فقال: یاأمیر المؤمنین ربّما نمکث الشّھر و الشّھرین ولانجد الماء ؟ فقال عمر: أمّا أنافاذا لم أجد الماء لم أکن لأصلّی حتّٰی أجد الماء ...))(۱)

سوال ۲۱: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ اوران کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہم سلفیوں کے امام کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے؟ جیسا کہ امام مالک نے حدیث نقل فرمائی ہے:

((عن عبداللہ بن دینار قال :رأیت عبداللہ بن عمر یبول قائما))

ابن دینار کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ کھڑے ہوکر پیشاب کر رہے تھے۔

اسی امام ترمذی نقل فرماتے ہیں:((عن عمر :رآنی النبیّ وأنا أبول قائما. فقال: یا عمر لاتبل قائما ...))(۲)

پیغمبر ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کھڑے ہوکر مت پیشاب کرو۔

امام عسقلانی حضرت عمرؓ کے اس فعل کی توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((البول قائما أحفظ للدّبر)) کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے گانڈ محفوظ رہتی ہے۔(۳)

امام عسقلانی مزید لکھتے ہیں ثابت ہوگیا کہ صحابہ کرامؓ میں سے کچھ افراد کھڑے ہوکر پیشاب کیا

۱۔ سنن نسائی۱:۱۶۸؛ امام بخاری نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن حضرت عمرؓ کی عزت بچانے کی خاطر یہ جملہ کاٹ دیا کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں اور پانی نہ ملتا تو نماز ترک کردیا کرتا ہوں۔ بخاری۱:۷۰، باب المتیمم ھل ینفخ فیھما.

۲۔ سنن ترمذی۱:۱۸

۳۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری۱:۲۶۲؛ ارشادالساری شرح صحیح بخاری۱:۲۷۷

کرتے تھے جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں۔

جبکہ ہم یہ حدیث بھی نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ((اقتدوا بالّذین من بعدی))(۱) میرے بعد آنے والے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی پیروی کرو تو اس اعتبار سے کیا ہم پر واجب ہے کہ کھڑے ہو پیشاب کریں؟ یا حضرت عمرؓ کی اس سیرت سے فقط اس عمل کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے ؟ اور پھر کیا کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے جو چھینٹیں کپڑوں پڑتی ہیں ان سے لباس نجس ہوگا یا نہیں؟ اور حضرت عمرؓ کا یہ عمل آنحضرتؐ کے اس فرمان سے کیسے جمع ہوسکتا ہے۔ جس میں فرمایا:

((من الجفاء أن یبول الرّجل قائما))(۲)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

اب ہم اہل سنّت آنحضرتؐ کی اس حدیث پر عمل کریں یا حضرت عمرؓ کی سیرت پر؟

سوال ۲۲: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ چور تھے اور انہوں نے بیت المال سے بہت زیادہ مال چرایا اور حضرت عمرؓ بھی انہیں چور اور دشمن خدا کہا کرتے جیسا کہ ہماری معتبر کتب میں نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ انہیں کہا کرتے:

((یا عدوّ اللہ وعدوّ کتابہ سرقت مال اللہ))(۳)

اے دشمن خدا و قرآن! تو نے مال خدا کو چرالیا۔

سوال ۲۳: کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے امّ کلثوم سے نکاح کا ماجرا ایک جھوٹی داستان ہے اس لئے کہ ا: یہ داستان تفصیل کیساتھ صحاح ستّہ میں سے کسی ایک میں بھی نقل نہیں ہوئی۔

۱۔ سنن ترمذی۵:۶۳۰

۲۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری۳:۱۳۵

۳۔ الطبقات الکبریٰ۴:۳۳۵؛ سیر اعلام النبلاء۲:۶۱۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲: بعض محققین کا تو کہنا ہے کہ حضرت علیؑ کی کسی بیٹی کا نام اُمّ کلثوم نہیں تھا.(۱) بلکہ یہ حضرت زینب کی کنیت تھی اور ان کی شادی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی تھی.

۳: نام میں مغالطہ ہوا ہے اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اُمّ کلثوم سے شادی کی خواستگاری کی تھی مگر حضرت عائشہؓ کی مخالفت کی وجہ سے شادی واقع نہ ہو سکی.(۲)

۴: حضرت عمرؓ کا اُمّ کلثوم نامی خاتون سے عقد تو ہوا لیکن اس کے باپ کا نام جرول تھا جو عبیداللہ بن عمرؓ کی ماں تھیں.(۳)

۵: تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ماجرا من گھڑت ہے اس لئے کہ کہتے ہیں ام کلثوم کی شادی پہلے عمرؓ سے ہوئی ان کی وفات کے بعد محمد بن جعفر سے، ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی عون بن جعفر سے ہوئی جبکہ ہماری تاریخی کتب اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ دونوں بھائی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جنگ تستر شہید ہو گئے تھے.(۴)

اور پھر ہماری کتب میں یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی وفات کے بعد ان کی شادی ان کے تیسرے بھائی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی جبکہ ان کی شادی تو حضرت زینب سے ہوئی تھی اور وہ اس وقت تک اسی عبداللہ کے عقد میں ہی تھیں تو کیا اسلام میں ایک زمانہ میں دو بہنوں کے ساتھ شادی جائز ہے(۵) یا یہ کہ حقیقت میں ایسا عقد واقع ہی نہیں ہوا.

۱۔ حیات فاطمہ الزہراء: ۲۱۹، باقر شریف قرشی؛ علل الشرائع ۱: ۱۸۶، باب ۱۴۹

۲۔ الأغانی ۱۶: ۱۰۳

۳۔ سیر اعلام النبلاء، (تاریخ الخلفاء): ۸۷

۴۔ استیعاب ۳: ۴۲۳ اور ۳۱۵؛ تاریخ طبری ۴: ۲۱۳؛ الکامل فی التاریخ ۲: ۵۴۶

۵۔ الطبقات الکبریٰ ۸: ۴۶۲

سوال ۲۴: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ چار ہزار کیلو میٹر کے فاصلے پر بیٹھ کر اپنے لشکر کی نقل و حرکت کو دیکھتے رہتے تھے اور ان سے گفتگو بھی کرتے اور لشکر بھی ان کی باتوں کا جواب دیا کرتا جس کے نتیجہ میں انہیں کامیابی بھی حاصل ہوئی جیسا کہ ہمارے مؤرخین نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے:

((من کلام عمر قاله علی المنبر حین کشف لهُ عن ساریة وهو بنهاوند من أرض فارس))(۱)

اگر شیعہ ہم سے یہ کہیں کہ تم حضرت عمرؓ کے بارے میں غلو کرتے ہو جیسا کہ محمد بن درویش نے بھی کہا ہے(۲) تو ہمارے پاس کیا جواب ہے؟ اس لئے کہ ایسا واقعہ عقل و نقل کے خلاف ہے جیسا کہ عسقلانی نے بھی بیان کیا. اور کیا ایسی بات پیغمبر کی طرف بھی نسبت دی جا سکتی ہے؟

سوال ۲۵: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؑ، حضرت عمرؓ کے ساتھ مل بیٹھنے یا ان سے ملاقات کرنے سے نفرت کرتے تھے یہاں تک کہ جب بھی حضرت ابوبکرؓ ان سے ملنے کی خواہش کرتے تو وہ یہ شرط لگاتے کہ عمرؓ کو اپنے ہمراہ نہ لانا اس لئے کہ مجھے ان سے نفرت ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسے بیان کیا: ((أرسل علیٌّ. الی أبی بکر أن ائتنا ولا یأتنا أحد معک کراهیة لمحضر عمر...))(۳)

ان تمام تر شواہد کے باوجود کیسے یہ دعویٰ کیا سکتا ہے کہ خلفاء کے اہل بیت رسولؐ کے ساتھ اچھے روابط تھے؟

۱۔ ابن عساکر: ۴۷؛ البدایة والنهایة ۷: ۱۳۵؛ الکامل فی الضعفاء ۳: ۲۳۵؛ الجرح والتعدیل ۴: ۲۷۸؛ تهذیب التهذیب ۴: ۲۵۹

۲۔ اسنی المطالب: ۵۵۷، ح ۱۷۶۳

۳۔ صحیح بخاری ۳: ۵۵، کتاب المغازی (خیبر)

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال ۲۶: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت حفصہؓ کو تورات سے بہت لگاؤ تھا یہاں تک کہ اسے قرآن کی طرح تلاوت کیا کرتے اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے؟ جیسا کہ عبدالرزاق نے لکھا ہے:

((انّ عمر بن الخطّاب مرّ برجل یقرء کتابا، سمعه ساعة فاستحسنهُ فقال للرّجل : أتکتب من هذا الکتاب ؟ قال : نعم . فاشتریٰ أدیما لنفسه ، ثمّ جاء به الیه ، فنسخهُ فی بطنه وظهرهٗ ثمّ أتیٰ بن النبیّ ﷺ فجعل یقرأهُ علیه . وجعل وجه رسول الله ﷺ یتلوّن ،فضرب رجل من الأنصار بیده الکتاب وقال : ثکلتک اُمّک یابن الخطاب ألا تریٰ الی وجه رسول الله ﷺ منذ الیوم . وأنت تقرء هذا الکتاب؟! فقال النبیّ عند ذلک : انّما بعثت وفاتحا وخاتما وأعطیت جوامع الکلم وفواتحهٗ واختصر لی الحدیث اختصارا فلا یهلکنّکم المتهوکون))(۱)

نیز حضرت حفصہؓ کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبرؐ کے حضور میں سابقہ امتوں کے حالات ان کی کتب سے پڑھا کرتیں جس پر پیغمبر سخت ناراحت ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا اور فرمایا: اگر آج حضرت یوسفؑ اس کتاب کو لے کر آئیں اور تم لوگ اس کی پیروی کرنا شروع کردو تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

((عن الزهری : انّ حفصة زوج النبیّ ﷺ جائت الی النبیّ ﷺ بکتاب من قصص یوسف ، فی کتف فجعلت تقرء علیه والنّبیّ یتلوّن وجههٗ، فقال : والّذی نفسی بیده لو أتاکم یوسف وأنا فیکم فاتّبعتموهُ وترکتمونی لضللتم))(۲)

۱۔ المحیر ون :المصنّف ۶:۱۳۳و۱۱:۱۱۱

۲۔ المصنّف ۶:۱۱۳، ح۱۰۱۶۲

اور کیا یہ صحیح ہے کہ مدینہ منورہ میں مسکہ نامی ایک مقام ہے جہاں حضرت عمرؓ تورات سیکھنے جایا کرتے جیسا کہ علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب فاروق اعظم میں لکھا ہے۔

سوال ۲۷: کیا قاضی عیاض کی یہ بات درست ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ پیغمبر ﷺ نے جہاد سے فرار کیا تو وہ شخص توبہ کرے ورنہ اسے قتل کردیا جائے کیونکہ اس نے شان رسالت گھٹائی اور ان کی توہین کی ہے؟ (۱)

اسی قرطبی کا کہنا ہے: جو شخص بھی کسی صحابی کی توہین کرے یا اس پر اعتراض کرے تو اس نے خدا کو ٹھکرایا اور مسلمانوں کی شریعت کو ابطل قرار دیا ہے۔(۲)

جی ہاں! اگر یہ جملے توہین رسالتؐ اور قتل کا باعث بنتے ہیں تو کیا ایسے لوگ جنہوں نے پیغمبر کی طرف ہذیان کی نسبت دی یا مختلف مقامات پر ان کی مخالفت کی ان کا خون مباح نہیں ہوگا؟

امام بخاری نے سات مقامات پر اور امام مسلم نے تین مقامات پر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے پیغمبرؐ کے متعلق یہ جملات کہے تھے۔(۳)

امام غزالی کہتے ہیں: ((قال عمر : دعوا الرّجل فانّهٗ لیهجر))(۴)

حضرت عمرؓ نے کہا: یہ شخص (پیغمبرؐ) ہذیان بول رہا ہے اس کی بات پر مت توجہ دو۔

۱۔ المواهب اللدنیة ۱:۹۸

۲۔ تفسیر قرطبی ۱۶:۲۹۷

۳۔ صحیح بخاری ۴:۷، کتاب المرضیٰ، باب ۱۷،اور ۴:۱۷۸، کتاب الجهاد، باب ۱۷۲،اور ۴:۲۰۲، باب ۶و۳:۹۱، کتاب المغازی، باب ۷۸، ۴:۲۷۱، باب ۲۶: صحیح مسلم ۳:۲۹، کتاب الوصیة، باب ۵، ح ۲۲، طبع مصر.

۴۔ سرّ العالمین: ۴۰، طبع دارالآفاق قاہرہ، سال ۱۴۲۱ھ؛ الطبقات الکبریٰ ۲:۲۴۳و۲۴۴؛ مسند احمد ۳:۳۴۶؛ مجمع الزوائد ۴:۳۹۰و۳۹۱.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال ۲۸: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول مکرم اسلام ﷺ کی وصیت کی سخت مخالفت کی تھی اور اسے ردّ کر دیا؟ جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں:

((انّ النبیّ دعا عند موته بصحیفة لیکتب فیها کتابا لا یضلّون بعدهٔ أبدا قال : فخالف عمر بن الخطاب حتّی رفضها))(۱)

ایک اور مقام پر کہا: ((فکرهنا ذلک أشدّ الکراهة))(۲)

ہم ان کی اس وصیت سے سخت متنفر تھے.

سوال ۲۹: کیا یہ درست کہا جاتا ہے کہ کعب الاحبار جسے خلیفہ دوم اور بنوامیہ کی حکومت میں بہت مقام حاصل تھا وہ اسلام لانے کے بعد بھی ہمیشہ تورات کی ترویج کیا کرتا اور ہماری کتب کے اندر اسرائیلیات کے نفوذ کا سبب بھی وہ تھا جیسا کہ عظیم مفسّر قرآن ابن کثیر (۳)، عبدالمنعم حنفی (۴) اور ان کے علاوہ دیگر مؤلفین نے اس تلخ حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے.

امام ذہبی فرماتے ہیں: ((کان یحدّثهم عن الاسرائیلیة))

وہ لوگوں کو اسرائیلیات سنایا کرتا.(۵)

یہ وہ کتب تھیں جو معمولاً جھوٹ اور افتراء پر مبنی تھیں جن کی وجہ سے اسلامی احادیث کو ناقابل جبران ضرر ہوا اور غیر مسلموں کو اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات ایجاد کرنے کا موقع میسر ہوا.

۱۔ مجمع الزوائد ۴: ۳۹۰ و ۸: ۶۰۹؛ مسند ابی یعلیٰ ۳: ۳۹۵؛ مسند احمد ۳: ۳۴۹

۲۔ حوالہ سابق

۳۔ تفسیر ابن کثیر ۳: ۳۷۹

۴۔ موسوعة فلاسفة ومتصوفة الیهودیة: ۱۸۴

۵۔ سیر اعلام النبلاء ۳: ۴۸۹

سوال ۳۰: کیا یہ درست نہیں ہے کہ بعض مسلمان خلیفوں کی فتوحات کا مقصد شکم پر کرنا اور کنیزیں حاصل کرنا تھا جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا ہے (۱)

کیا ان کا یہ مقصد پیغمبرؐ کے مقصد سے مخالف نہیں ہے جو انہوں نے حضرت علیؑ کو یمن روانہ کرتے ہوئے فرمایا: ((لئن یهدی الله بک رجلا خیر الک ممّا طلعت علیه الشّمس))

اے علیؑ! اگر خداوند متعال آپ کے ذریعے ایک شخص کو ہدایت کر دے تو وہ تمہارے لئے پوری دنیا سے بہتر ہے؟ (۲)

سوال ۳۱: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اپنی غلطیوں پر پردہ پوشی کی خاطر قریش کو حضرت علیؑ کے خلاف بھڑکایا کرتے کہ انہوں نے ان کے بڑوں کو قتل کیا ہے؟ جیسا کہ موفق الدین مقدسی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے.(۳)

سوال ۳۲: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ باادب نہیں تھے اس لئے کہ جب بھی پیغمبرؐ یا حضرت فاطمہؑ کا تذکرہ کرتے تو انہیں نازیبا الفاظ میں یاد کیا کرتے؟ یہی وجہ ہے کہ علمائے اہل سنّت نے حضرت عمرؓ کو احمق سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ امام ذہبی نے امام عبدالرزّاق سے اس تعبیر کو نقل کیا ہے:

((کان زید بن المبارک قد لزم عبدالرّزاق،فأکثر عنه ثمّ خرق کتبه ولزم محمد بن ثور ، فقیل لهٔ فی ذلک، فقال: کنّا عند عبدالرزّاق ، فحدثنا حدیث معمر عن الزهری عن مالک بن اوس الحدثان . فلمّا قرء قول عمر لعلیّ و عبّاس :

---

۱. سیر اعلام النبلاء ۳: ۳۱

۲. صحیح بخاری، باب الجهاد: ۱۰۲، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ: ۹، کتاب المغازی: ۳۸؛ فضائل الصحابة: ۳۵؛ مسند احمد ۵: ۲۳۸

۳. انساب القریش: ۱۹۳؛ بحار الأنوار ۱۹: ۲۸۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

فجئت أنت تطلب میراثک من ابن أخیه وهذا یطلب میراث امرأته . قال عبدالرزاق : انظروا الی هذا الأنوک . أی الأحمق. یقول تطلب أنت میراثک من ابن أخیک ،ویطلب هذا میراث زوجته من أبیه ولا یقول : رسول الله.))(۱)

سوال۳۳: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں احادیث رسولؐ کو نقل کرنے پر سزا دی جاتی تھی جیسا کہ حضرت ابوذرؓ، ابوالدرداء، ابو مسعود انصاری اور دوسرے صحابہ کرام کو اس قانون کی مخالفت اور احادیث نبویؐ کے پھیلانے پر سزا دی گئی۔

امام ذہبی لکھتے ہیں: ((هکذا هو کان عمر یقول : أقلّوا الحدیث عن رسول الله وزجر غیر واحد من الصحابة عن بثّ الحدیث وهذا مذهب لعمر و غیره ، فبالله علیک اذا کان الأکثار من الحدیث فی دولة عمر کانوا یمنعون منه مع صدقهم وعدالتهم وعدم الأسانید))(۲)

طبری لکھتے ہیں: جب بھی خلیفہ دوم کسی علاقہ میں کوئی گورنر یا حاکم بنا کر بھیجتے تو اسے یہ دستور دیتے کہ قرآن سے زیادہ بیان کرو اور محمد ﷺ سے احادیث کم نقل کرو۔(۳)

قرظہ بن کعب انصاری کہتے ہیں کہ جب ہم کوفہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو حضرت عمرؓ نے صرار تک ہماری ہمراہی کی اور پھر وہاں پر الوداع کرتے ہوئے فرمایا: جانتے ہو میں کس لئے تمہیں یہاں تک چھوڑنے آیا ہوں؟ ہم نے کہا: اس لئے کہ ہم اصحاب رسولؐ ہیں. فرمایا: تمہارا گذر ایسی ایسی بستیوں سے ہوگا جہاں لوگ قرآن پڑھتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم احادیث پڑھ پڑھ کر انہیں قرآن

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۹: ۵۷۳

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۰۱

۳۔ تاریخ الأمم والملوک ۳: ۲۷۳

پڑھنے سے دور کردو. پس جس قدر ممکن ہو پیغمبرؐ سے کم احادیث نقل کرو.(۱)

امام ذہبی لکھتے ہیں: حضرت عمرؓ نے تین صحابہ کرام حضرت ابو مسعود انصاری، حضرت ابوالدرداء اور حضرت عبداللہ بن مسعود کو احادیث نبوی نقل کرنے پر قید کردیا.(۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر امام ذہبی اور حاکم سے نقل ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذرؓ کو احادیث رسولؐ نقل کرنے کی وجہ سے سرزنش کی اور اپنی خلافت کے آخری ایام تک انہیں مدینہ سے باہر نہ نکلنے دیا.(۳)

سوال۳۴: کیا حضرت محمد ﷺ یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک کے نام پر اپنے بچوں کا نام رکھنا ممنوع اور حرام ہے؟ اگر حرام نہیں ہے تو پھر کس لئے حضرت عمرؓ نے ایک نامہ میں اہل کوفہ کو یہ حکم دیا کہ انبیاء کے نام پر نام نہ رکھا جائے اور اسی طرح مدینہ منورہ میں یہ دستور صادر کیا کہ جس بچے کا نام محمد ہے اسے تبدیل کردیا جائے؟ جیسا کہ امام عینی فرماتے ہیں:

((کان عمر کتب الی أهل الکوفة : لا تسمّوا أحدا باسم نبیّ ، وأمر جماعة بالمدینة بتغییر اسماء أبنائهم المسمّین بمحمد ﷺ حتّی ذکر لهُ جماعة من الصّحابة انّهُ ﷺ أذن لهم فی ذلک فترکهم))(۴)

۱۔ الطبقات الکبری ۶: ۷؛ المستدرک علی الصحیحین: ۱۰۲. أردنا الکوفة فشیّعنا عمر الی صرار وقال: تدرون لم شیّعتکم؟ فقلنا : نعم ،نحن أصحاب رسول الله ﷺ. فقال انکم تأتون أهل قریة لهم دوّی بالقرآن کدوّی النحل ، فلا تصدّوهم بالأحادیث ، فتشغلوهم ،جرّدوا القرآن، وأقلّوا الرّوایة عن رسول الله ﷺ وامضوا ،وأنا شریککم.

۲۔ تذکرة الحفاظ ۱: ۷ ۳۔ سیر اعلام النبلاء ۷: ۲۰۶؛ مستدرک حاکم ۱: ۱۱۰

۴۔ عمدة القاری فی شرح صحیح بخاری ۱۵: ۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا کہیں بنوامیہ کا علی نام رکھنے والوں کو قتل کرنا(۱) اور حضرت عمرؓ کا نام پیغمبرؐ رکھنے سے منع کرنا ایک مشترک ہدف کی تکمیل تو نہیں تھا؟

۱۔ حافظ مزی لکھتے ہیں: کانت بنو أمیة اذا سمعوا بمولود اسمه علیّ قتلة . بنوامیہ کو اگر یہ معلوم ہوجاتا کہ فلاں بچے کا نام علی ہے تو اسے قتل کروادیتے۔ تہذیب الکمال ۱۳:۲۶۶

حضرت علیؑ واہل بیت رسولؐ

سوال ۳۵: کیا یہ درست ہے کہ خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ کے علاوہ کوئی اور پیدا نہیں ہوا؟ جیسا کہ ہمارے علماء نے اسے واضح طور پر بیان کیا ہے:

۱۔ ابن صباغ مالکی: ((ولم یولد فی البیت الحرام قبلهُ أحد سواهُ وهی فضیلة خصّهُ الله بها اجلالاً لهُ واعلاء لمرتبته واظهارا لتکرمته))(۱)

حضرت علیؑ سے پہلے کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا اور یہ ایسی فضیلت تھی جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہے اور اس فضیلت کے ذریعہ سے خداوند متعال نے ان کی عظمت واکرام اور ان کے احترام کا اظہار کیا ہے

اسی طرح بدخشی، ابن قتال، لکھنوی (مرآۃ المؤمنین) اور شبلنجی وغیرہ نے کہا ہے کہ خانہ کعبہ میں حضرت علیؑ سے پہلے یا بعد میں کوئی دوسرا پیدا نہیں ہوا۔(۲)

کیا وجہ ہے کہ ہمارے موجودہ علماء آنحضرت کی اس فضیلت کو سرعام نقل نہیں کرتے؟ کیا انہیں شیعوں کے پھیلنے کا خوف ہے؟ اور پھر اس سے بدتر تو یہ ہے کہ اگر شیعہ بھی آنحضرت کی اس فضیلت کو نقل کریں تو ہم ان کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔

سوال ۳۶: کیا یہ صحیح ہے کہ حدیث منزلت ((یا علیّ أنت منّی بمنزلة هارون من موسٰی... اے علیؑ! آپ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی...)) صحیح ترین اور محکم ترین احادیث میں

۱۔ الفصول المہمۃ: ۳۰؛ مستدرک حاکم ۳:۴۸۳

۲۔ ازالۃ الخفاء ۲:۲۵۱؛ کفایۃ الطالب: ۴۰۷؛ شرح عینیہ (آلوسی): ۱۵؛ المجدی (صوفی): ۱۱؛ تاریخ بناکتی: ۹۸؛ نورالابصار: ۷۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے ہے؟ جیسا کہ مفسّر عظیم قرطبی نے لکھا ہے:

((وھو من أثبت الآثار و أصحّها ...))(۱)

سوال ۳۷: کیا ہم دیوبندی حضرات، حضرت علیؑ کی ولایت کا انکار کر سکتے ہیں؟ جب کہ حنفی علماء حسکانی وغیرہ کہتے ہیں اُولوالاٴمر حضرت علیؑ ہیں:((أولو الأمر ھو علیّ الّذی ولاہ الله بعد محمد ﷺ فی حیاتہ حین خلفہ رسول الله ﷺ بالمدینة))(۲)

سوال ۳۸: کیا یہ صحیح ہے جو امام ذہبی نے امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے غدیر خم میں حضرت علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی لیکن رسالت مآب کی رحلت کے بعد خواہشات نفس کی پیروی اور حکومت کے لالچ میں اس سے پھر گئے:

((ھذا تسلیم ورضیٰ ثمّ بعد ھذا غلب الھویٰ حبّا للرئاسة)) (۳)

سوال ۳۹: کیا یہ درست ہے کہ ایک بھی صحیح حدیث میں نہیں آیا کہ رسالت مآب ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو صدیق یا حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب دیا ہو بلکہ یہ سب القاب حضرت علیؑ کو دیے تھے جیسا کہ امام طبری نے بھی لکھا ہے:

((عن عباد بن عبدالله سمعت علیّا یقول : أنا عبدالله و أخو رسول الله وأنا الصّدیق

۱۔استیعاب ۳:۱۰۹۷

۲۔تفسیر شواہد التنزیل ۲:۱۹۰

۳۔سیر اعلام النبلاء ۱۹:۳۲۸. ذکر ابو حامد فی کتابه السّر العالمین و کشف ما فی الدارین فقال : فی حدیث من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ . انّ عمر قال لعلیّ : بخٍ بخٍ ، أصبحت مولی کلّ مؤمن . قال أبو حامد : ھذا تسلیم و رضیٰ ثمّ بعد ھذا غلب الھویٰ حبّا للرّیاسة ، وعقد البنود وأمر الخلافة ونھیھا ، فحملھم علی الخلاف فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا به ثمنا قلیلا فبئسما یشترون .

الأکبر . لا یقولھا بعدی الا کاذب مفتر ،صلّیت مع رسول الله ﷺ قبل النّاس بسبع سنین))(۱)

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں. میرے بعد کوئی اور اس کا دعویٰ نہیں کرے گا سوا جھوٹے شخص کے. میں نے رسول خدا ﷺ کے ساتھ سات سال تک سب سے پہلے نمازیں ادا کیں.

سوال ۴۰: کیا یہ درست ہے کہ حکومت بنواُمیہ حضرت علیؑ کے نام کی بھی دشمن تھی اور اگر کسی بچے کا نام ان کے نام پر رکھ دیا جاتا تو اسے قتل کروا دیتے جیسا کہ رباح نامی شخص نے اپنے بیٹے کا نام ان کے ڈر سے ((علی)) کر دیا! جیسا کہ امام مزی نے لکھا ہے:

((کانت بنو اُمیة اذا سمعوا بمولود اسمه علیّ قتلوہ ، فبلغ ذلک رباحا فقال: ھو علی بن رباح .غُلی وکان یغضب علیّ ویحرّج علی من سمّاہُ به))(۲)

لیکن اس کے باوجود ہمارے علماء کیسے ان سفاک اور ظالم حکمرانوں کا دفاع کرتے ہیں؟(۳)

سوال ۴۱: کیا یہ درست ہے کہ خلفائے ثلاثہ میں سے کسی ایک نے بھی اپنے بیٹوں کا نام حسن یا حسین نہ رکھا جبکہ حضرت علیؑ کے بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر اور عثمان تھے؟ تو کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ خلفاء اہل بیتؑ کو اچھا نہیں سمجھتے تھے ورنہ وہ بھی اپنی اولاد کا نام ان کے نام پر رکھتے جبکہ ہم یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے آپس کے تعلقات بہتر تھے؟

۱۔تاریخ طبری ۱:۵۳۷؛ مسند زید، ح ۹۷۳؛ سنن ابن ماجہ ۱:۴۴؛ مستدرک حاکم ۳:۴۴؛ اگرچہ حاکم نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق تھے لیکن امام ذہبی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے. ج ۳، ص ۶۲.

۲۔تہذیب الکمال ۱۳:۲۶۶؛ تہذیب التہذیب ۷:۲۸۱

۳۔عمدۃ القاری ۱۶:۲۰۷؛ فتح الباری ۷:۸۳؛ ارشاد الساری ۶:۱۴۱؛ وفیات الاعیان ۱:۷۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال۴۲: کیا حضرت علیؑ کے فضائل بیان کرنا ممنوع اور انہیں گالیاں دینا آزاد تھا یہاں تک کہ حکومتیں اس پر تشویق کیا کرتیں؟ اس کی کیا وجہ تھی اور کس ہدف کے تحت ایسے لوگوں کی حمایت کی جاتی؟ اس کے علاوہ نام علیؑ لینا جرم بلکہ پھانسی کے پھندے تک پہنچا دیتا تھا؟

صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ بن شدادؓ فرماتے تھے: میری یہ آرزو ہے کہ مجھے پورا ایک دن صبح سے شام تک حضرت علیؑ کے فضائل بیان کرنے دیئے جائیں اور اس کے بعد بے شک مجھے پھانسی دے دی جائے۔ جیسا کہ امام ذہبی نے بھی اس بات کی اشارہ کیا ہے:

((عبد الله بن شداد : انّی قمتُ علی المنبر من غدوة الی الظّهر ،فأذکر فضائل علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه ثمّ أنزل فیُضرب عُنقی))(۱)

سوال۴۳: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں حضرت علیؑ کو گالیاں دی جاتیں اور ان پر لعن طعن کی جاتی اور حکومت اس کی ترویج کیا کرتی جیسا کہ ہماری کئی ایک کتب میں موجود ہے:

۱۔حموی بغدادی سیستان [ایران کا ایک شہر] کے بارے میں لکھتے ہیں:

((وأجلّ من هذا کلّه انّه لعن علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه علی المنابر الشرق والغرب ولم یلعن علی منبرها الاّ مرّة وامتنعوا علی بنی امیة حتّی زادوا فی عهدهم أن لا یلعن علی المنبر أحد ...وأیّ شرف أعظم من امتناعهم من لعن أخی رسول الله علی منبر هم وهو یُلعن علی منابر الحرمین مکّة والمدینة))(۲)

بنو امیہ کے دور میں شرق وغرب کے منبروں پر حضرت علیؑ پر لعنت کی جاتی اور جن لوگوں نے اس بدعت کی مخالفت کی وہ تنہا اہل سیستان تھے اور یہ ان کے لئے بہت بڑائی کی بات ہے کہ انہوں نے

۱۔سیر اعلام النبلاء ۳: ۴۸۹

۲۔معجم البلدان ۳: ۱۹۱

رسول خداؐ کے بھائی پر لعنت کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۔ابو الفرج اصفہانی کہتے ہیں: ((نال المغیرة من علیّ ولعنه ولعن شیعته))

مغیرہ حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں پر لعنت کرنے پر ناز کیا کرتا۔(۱)

جبکہ امام احمد بن حنبل نے پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں فرمایا: ((من سبّک فقد سبّنی)) جس نے تجھے گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔(۲)

سوال۴۴: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ امام زہری اور امام مالک حضرت علیؑ کے دشمنوں میں سے اور بنو اُمیہ کے طرف دار تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے خلیفہ چہارم کے متعلق ایک حدیث بھی نقل نہ کی جبکہ ان کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ پوری پوری کتب تالیف کی جا سکتی ہیں جیسا کہ ابن حبان اور ابن عساکر نے اس حقیقت کو عیاں کیا ہے:

۱۔ابن حبان لکھتے ہیں: ((ولست أحفظ لمالک ولا للزّهری فیما رویا من الحدیث شیئا من مناقب علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه))(۳)

۲۔ابن عساکر لکھتے ہیں: ((عن جعفر بن ابراهیم الجعفری قال : کنت عند الزّهری أسمع منه فاذا عجوز قد وقفت علیه فقالت یا جعفری لاتکتب عنه فانّهُ مال الی بنی اُمیّة وأخذ جوائز هم .فقلت: من هذه .قال: أختی خرفت .قالت : خرفت أنت

۱۔الاغانی ۱۷: ۱۳۸

۲۔مسند احمد ۱۰: ۲۲۸، ح ۲۶۸۱۰

۳۔المجروحین ۱: ۲۵۸۔ اسی طرح کعبی نے لکھا ہے کہ اس نے حضرت علیؑ کی فضیلت میں ایک بھی روایت نقل نہیں کی بلکہ وہ تو مروانی تھا۔ قبول الاخبار ۱: ۲۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

كتمت فضائل آل محمّد))(۱)

جعفر جعفری کہتے ہیں: میں زہری سے احادیث سن رہا تھا کہ اچانک ایک بوڑھی عورت آئی اور کہا: اے جعفری! اس سے حدیث مت نقل کرنا کیونکہ یہ بنواُمیہ کی طرف داری کرتا اور ان سے ہدیے وصول کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے تو زہری نے جواب میں کہا: یہ میری بہن ہے جو دیوانی ہو چکی ہے۔

اس عورت نے جواب میں کہا: پاگل تو تو ہوگیا ہے جو آل محمّدؐ کے فضائل چھپاتا ہے!

۳۔ کعبی لکھتے ہیں: زہری بنوامیہ کا طرف دار تھا اس نے حضرت علیؑ کی شان میں ہرگز کوئی فضیلت نقل نہیں کی۔(۲)

کیا ایسے افراد جو حضرت علیؑ اور آل محمّدؐ کے دشمن اور بنوامیہ وعباس جیسی ظالم وسفاک حکومتوں کی حمایت کرتے تھے انہیں فقہ وحدیث کا ستون اور مذہب کا امام مانا جاسکتا ہے؟

جبکہ امام ذہبی نے حضرت ابوسعید اور حضرت جابر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

((ما كنّا نعرف منافقي هذه الأمّة الّا ببُغضهم عليًا))(۳)

ہم اس اُمت کے منافقوں کو ان کے بُغض علیؑ سے پہچانتے تھے۔

سوال ۴۵: کیا یہ صحیح ہے کہ امام ذہبی حضرت علیؑ کے فضائل برداشت نہیں کر پاتے تھے یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی حدیث آنحضرتؑ کی فضیلت کو بیان کررہی ہوتی تو اسے کسی نہ کسی طرح ردّ کردیتے جیسا کہ غماری سنی نے لکھا ہے:

۱۔ تاریخ دمشق ۴۲: ۲۲۷

۲۔ قبول الأخبار ۱: ۲۶۹

۳۔ سیر أعلام النبلاء (الخلفاء): ۲۳۶؛ صحیح ترمذی ۷: ۳۷۱؛ استیعاب ۳: ۴۶

((الذّهبي اذا رأى حديثا في فضل عليّ رضى الله عنه بادر الى انكاره بحقّ وبباطل، كان لايدري ما يخرج من رأسه .))(۱)

سوال ۴۶: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری حضرت علیؑ کی کسی ایسی فضیلت کو ماننے کو تیار نہیں تھے جو دوسرے صحابہ سے ان کی برتری کو بیان کررہی ہوتی؟(۲) ور انہیں باقی صحابہ کرام (۳) کے برابر سمجھا کرتے؟

اسی طرح کبھی کبھار حضرت علیؑ کی خلافت پر بھی اعتراض کرتے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؑ چوتھے خلیفہ نہیں ہیں. یہی وجہ ہے کہ اپنی کتاب الأوسط میں تمام خلفاء کی مدّت حکومت کا تذکرہ کیا ہے سوا حضرت علیؑ کی حکومت کے ((قال في الاوسط: حدّثنا عبدالله ...عن شهاب ، قال : عاش أبو بكر بعد ان استخلف سنتين وأشهر ، وعمر عشر سنين حجّها كلّها ،وعثمان اثنتي عشرة سنة الاّ أشهرا حجّها كلّها الاّ سنتين ، ومعاوية عشرين سنة الاّ أشهرا حجّ حجتين و يزيد ثلاث سنوات وأشهرا وعبدالملك بعد الجماعة بضع عشر سنة الاّ أشهرا، حجّ حجّة والوليد عشر سنين الاّ أشهرا حجّ حجّة))(۴)

---

۱. فتح الملک العلی: ۲۰

۲. صحیح بخاری، مناقب عثمان؛ فتح الباری ۷: ۴۶. حدّثني محمد بن حاتم ...عن ابن عمر : كنّا في زمن النبيّ "لا نعدل بأبي بكر أحدا ثمّ عمر ثمّ عثمان ، ثمّ نترك أصحاب النبيّ لا نفاضل بينهم

۳. عجیب بات ہے کہ ہم اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے عبداللہ بن عمر کی بات کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں جبکہ ہمارے علماء اس کی اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے جیسا کہ امام علی بن جعد بغدادی متولد ۱۳۴ھ عبداللہ بن عمر کی اس بات پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس بچے کو دیکھیں کس طرح بکواس کررہا ہے جبکہ اسے تو طلاق جاری کرنا بھی نہیں آتا. سیر اعلام النبلاء ۱۰: ۴۶۳. اسی طرح علامہ ابن عبدالبرّ نے بھی اس بات کو ردّ کیا ہے. استیعاب ۳: ۱۱۱۹.

۴۔ الأوسط ۱: ۱۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امام بخاری نے حضرت علیؑ کی حکومت کے علاوہ سب کا تذکرہ کیا ہے حتیٰ یزید کی حکومت کا بھی ،اور اگر کہیں ان کی خلافت کا تذکرہ کیا بھی ہے تو اسے فتنہ سے تعبیر کیا ہے((ولّی أبو بکر سنتین وستة أشهر وولّی عمر عشر سنین وستة أشهر وثمانیة عشر یوما وولّیٰ عثمان ثنتی عشرة سنة غیر اثنی عشر یوما و کانت الفتنة خمس سنین وولّی معاویة عشرین سنة وولّی یزید بن معاویة ثلاث سنین))(۱)

سوال ۴۷: کیا یہ صحیح ہے کہ بنواُمیہ حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتے تھے اورانہوں نے ہی یہ معروف کیا کہ خلفائے راشدین تین ہی ہیں اور پھر ابن تیمیہ نے بھی انہیں کی پیروی کرتے ہوئے اس نظریہ کی ترویج کی؟ جیسا کہ سنن ابوداؤد میں آیا ہے:

((قال سعید : قلت لسفینة : انّ هؤلاء یزعمون انّ علیّا لم یکن بخلیفة ؟ قال : کذبت استاه بنی الزرقاء ،یعنی بنی اُمیّة.))(۲)

سوال ۴۸: کیا یہ صحیح ہے کہ امام ابن تیمیہ حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتے تھے جبکہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث : خلافة نبوّة ثلاثون سنة. بنوامیہ اور ان لوگوں کے ردّ میں آئی ہے جو حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتے:

((هذا حدیث فیه ردّ صریح... علی النّواصب من بنی اُمیّة ومن تبعهم من أهل الشّام فی انکار خلافة علیّ بن ابی طالبؑ))(۳)

ابن تیمیہ کہتے ہیں:((نحن نعلم أنّ علیّا لمّا تولّی کان کثیر من النّاس یختار ولایة

۱۔الأوسط:۲۱۸

۲۔سنن ابوداؤد۴:۲۱۱

۳۔شرح ابن ابی الحدید۲:۷؛الامامة والسیاسة:۶

معاویة وولایة غیرهما...)) ہم جانتے ہیں کہ جب علیؑ نے خلافت سنبھالی تو اس وقت بہت سارے لوگ حضرت معاویہؓ اور ان دونوں کے علاوہ کی ولایت کو تسلیم کر چکے تھے.

اور پھر کہتے ہیں:((انّ فیهم من یسکت عن علیّ فلا یربّع به فی الخلافة لأنّ الأمّة لم یجتمع علیه .وکان فی أندلس کثیر من بنی اُمیّة یقولون : لم یکن خلیفة وانّما الخلیفة من اجتمع النّاس علیه ولم یجتمعوا علی علیّ ...))

کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو علیؑ کی خلافت کے بارے میں ساکت رہے اور ان کو چوتھا خلیفہ تسلیم نہ کیا اس لئے کہ ان کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہیں ہوا.اور اندلس میں موجود بنوامیہ یہ کہتے کہ وہ خلفیہ نہیں ہیں اس لئے کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جس پر تمام لوگ متفق ہوں اور علیؑ پر تمام لوگ متفق نہیں ہوئے...

سوال ۴۹: کیا یہ درست ہے کہ امام احمد بن حنبل حضرت علیؑ کو چوتھا خلفیہ تسلیم نہ کرنے والوں کو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ سمجھتے ہیں:

((من لم یثبت الامامة لعلیّ فهو أضلّ من حمار))(۱)

امام احمد بن حنبل نے ایسے شخص سے قطع کلامی کا حکم دیا ہے اور ان سے نکاح تک کرنے سے منع فرمایا:((من لم یربّع علیّ بن ابی طالب الخلافة فلا تکلّموه ولاتناکحوه))(۲)

ایک اور مقام پر خلفائے ثلاثہ کا نظریہ رکھنے والوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے فرمایا:

((هذا قول سوء ردیّ)) یہ بہت پست اور برا نظریہ ہے.(۳)

کیا حنبلیوں کے امام کے مطابق امام ابن تیمیہ گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے اور ان سے رابطہ قطع

۱۔آئمۃ الفقہ التسعۃ:۲۰۸

۲۔طبقات الحنابلۃ۱:۴۵

۳۔السنۃ خلال:۲۳۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرنا واجب ہے؟ اسی طرح امام بخاری کا بھی تو یہی نظریہ تھا تو پھر کیا ہم انہیں اپنے مذہب کا امام سمجھ سکتے ہیں؟

سوال ۵۰: کیا یہ صحیح ہے کہ جتنی مقدار میں صحیح احادیث رسولؐ، حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں کسی اور صحابی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں؟ جیسا کہ امام احمد بن حنبل، امام نسائی اور حاکم نیشاپوری نے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے:

((لم یرد فی حقّ أحد من الصّحابة بالأسانید الجیاد أکثر ممّا جاء فی علیّ رضی الله عنه))(۱)

حسکانی حنفی کہتے ہیں: حضرت علیؑ کے لئے ایک سوبیس ایسی فضیلتیں ہیں جن میں کوئی اوران کے ساتھ شریک نہیں ہے اور جو فضیلت دوسرے صحابہ میں پائی جاتی ہے ان میں بھی وہ ان کے ساتھ شریک ہیں:

((کان لعلیّ بن أبی طالب عشرون و مأة منقبة لم یشترک معهٗ فیها أحد من أصحاب محمد ﷺ وقد اشترک فی مناقب النّاس))(۲)

پس جو لوگ حضرت علیؑ کو باقی صحابہ کرامؓ کے برابر سمجھتے ہیں یا انہیں خلفائے ثلاثہ سے کمتر قرار دیتے ہیں ان کا کیا حکم ہوگا جیسے امام بخاری اور امام ابن تیمیہ وغیرہ؟

سوال ۵۱: کیا یہ درست ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؑ کے کہنے کے باوجود حدیث غدیر کا انکار

۱۔ فتح الباری ۷: ۸۹؛ الاصابہ ۲: ۵۰۸، عن احمد لم ینقل لأحد من الصحابة مانقل لعلیّ وقال غیره: وکان سبب ذلک بغض بنی امیة لهٗ ، فکان کلّ من کان عندهٗ علم من شیء من مناقبه من الصحابة یثبتهٗ و کلّما أرادوا اخمادهٗ وهدّدوهٗ من حدّث بمناقبه لایزداد الاّ انتشارا.

۲۔ شواہد التنزیل ۱: ۲۴، ح ۵

کر دیا اور آنحضرت نے ان کے حق میں بددعا کی جس سے وہ کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے (۱):

۱۔ انس بن مالک برص کی بیماری میں مبتلا ہوئے.(۲)

۲۔ براء بن عازب اندھے ہو گئے.

۳۔ زید بن ارقم اندھے ہو گئے.

۴۔ جریر بن عبداللہ بجلی بدو ہو گئے.(۳)

۵۔ معیقب (ابن ابی فاطمہ دوسی) جذام کی بیماری میں مبتلا ہوئے؟(۴)

سوال ۵۲: کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض چیزیں ایسی ہیں جو پیغمبر ﷺ کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے نواسوں کو ان بیٹا قرار دیا گیا؟ جیسا کہ قلقشندی نے آنحضرت کا فرمان لکھا:

((انّ الله جعل ذرّیّتی فی صُلب علیّ))

خداوند متعال نے میری اولاد کو علیؑ کی نسل میں باقی رکھا ہے.(۵)

لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ یا تابعی جوان دو شہزادوں کے قتل میں ملوث رہے اور اسی طرح ایسے راوی جوان جوانان جنت کے سرداروں کو گالیاں دیا کرتے، اس کے باوجود بھی وہ ہمارے نزدیک ثقہ اور قابل اعتماد ہیں نہ ان کے اس ظلم کا ان کی عدالت پر کوئی اثر پڑا اور نہ ہی ان کے

۱۔ الفقہ علی المذاہب الأربعۃ ۴: ۷۵؛ روح المعانی

۲۔ المعارف: ۵۸۰

۳۔ انساب الأشراف ۲: ۱۵۶، ح ۱۶۹

۴۔ تاریخ دمشق ۳: ۴۷۱؛ المعارف: ۱۳۷؛ یہ وہ شخص ہیں جو حضرت عمرؓ کی طرف سے بیت المال کمیٹی کے سرپرستوں میں سے تھے.

۵۔ مآثر الانافۃ فی امر الخلافۃ ۱: ۱۰۱؛ المعجم الکبیر ۳: ۴۳؛ لسان المیزان ۳: ۱۲۸۴؛ موسوعۃ اطراف الحدیث ۳: ۱۲۸

دین پر؟ جیسا کہ عجلی نے عمر بن سعد کے بارے میں لکھا ہے:

((وھو تابعی ثقة ، وھو الّذی قتل الحسین))(۱)

وہ تابعی اور ثقہ ہے یہ وہی شخص ہے جس نے حسین کو قتل کیا تھا.

واقعا اگر ہم یہی عقیدہ لے کر اس دنیا سے چل بسے تو روز قیامت اپنے نبی کو کیا منہ دکھائیں گے؟

سوال ۵۳: کیا یہ صحیح ہے کہ آں حضرت ﷺ نے اسلام کی پہلی دعوت میں قریش کے سرداروں کے سامنے حضرت علیؑ سے یہ فرمایا تھا:

((أنت أخی ووزیری ووصیی ووارثی و خلیفتی من بعدی))

آپ میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وصی، میرے وارث اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں.

جیسا کہ اس مطلب کو توشجی (۲)، حلبی (۳) اور دوسروں نے بھی نقل کیا ہے. اگرچہ بعض نے اس عبارت کو حذف کر کے اس کی جگہ کذا و کذا لکھ دیا جیسے ابن کثیر. (۴)

جب یہ روایت صحیح ہے تو پھر ہم حضرت علیؑ کو خلیفہ اول ماننے سے انکار کیوں کرتے ہیں؟ کیا یہ فرمان رسول کی مخالفت نہیں ہے؟ اسی طرح کلام رسالت کو مبہم کر دینا یا آنحضرتؐ سے خیانت اور مشرکین مکہ والا رویہ نہیں ہے؟

سوال ۵۴: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری نے حدیث غدیر کی سند صحیح اور متواتر ہونے کے باوجود نقل نہیں کیا اور اس کی وجہ وہی ان کا حضرت علیؑ سے بغض ہے؟ جبکہ ہمارے بڑے بڑے علماء نے اس حدیث کی سند

۱۔ تہذیب الکمال ۱۴: ۷۵

۲۔ شرح تجرید: ۳۶۷

۳۔ السیرۃ والحلبیہ ۱: ۲۸۶

۴۔ البدایہ والنہایہ ۳: ۳۸، فأیکم یوازرنی علی هذا الأمر علی أن یکون أخی و کذا کذا

کی تائید کی ہے:

۱۔ ابن حجر مکی: حدیث غدیر بغیر کسی شک کے صحیح ہے اور بہت سے محدثین نے اسے نقل بھی کیا ہے جیسے ترمذی، نسائی اور احمد. اور یہ کئی ایک اسناد اور واسطوں سے نقل ہوئی ہے. اس کے راوی سولہ صحابی ہیں اور احمد بن حنبل نے لکھا ہے: تیس اصحاب پیغمبر ﷺ نے اس حدیث کو سنا اور حضرت علیؑ کے دور خلافت میں اس کی گواہی بھی دی. اس حدیث کی بہت سی اسناد صحیح اور حسن ہیں لہذا اگر کوئی اس کی سند پر اعتراض کرے تو اس کی بات پر توجہ نہیں دی جائے گی.(۱)

۲۔ امام ذہبی: وہ کہتے ہیں حدیث غدیر کی اسناد بہت اچھی ہیں اور میں نے اس بارے میں کتاب بھی لکھی ہے.(۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھا ہے: اس حدیث کی سند حسن اور عالی ہے اور اس کا متن بھی متواتر ہے.(۳)

۳۔ طبری: امام ذہبی کہتے ہیں: طبری نے حدیث غدیر خم کی اسناد اور واسطوں کو چار جلدی کتاب میں جمع کیا ہے میں نے ان میں سے بعض کی اسناد کو دیکھا ہے، ان روایات کی کثرت کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور مجھے واقعہ غدیر کے محقق اور رونما ہونے کا یقین ہو گیا.(۴)

۴۔ شمس الدین شافعی: یہ حدیث امیر المومنینؑ اور رسالت مآبؐ سے متواتر نقل ہوئی ہے اور بہت سے

۱۔ الصواعق المحرقہ: ۶۴

۲۔ تذکرۃ الحفاظ ۳: ۲۳۱. أما حدیث ـ(من کنت مولاه) فله طرق جیدة وقد أفردت ذلک أیضا.

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۸: ۳۳۵. هذا حدیث عال جدا ومتنه فمتواتر.

۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۴: ۲۷۷. جمع الطبری طرق حدیث غدیر خم فی أربعة أجزاء، رأیت شطرة فبهرنی سعة روایاته وجزمت بوقوع ذلک أیضا.

Presented By: https://jafrilibrary.com

محدثین نے بھی اسے نقل کیا ہے۔اور جو لوگ اس علم میں مہارت نہیں رکھتے،ان کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینا کوئی اعتبار نہیں رکھتا۔(۱)

۵۔قرطبی: حدیث مؤاخات، حدیث خیبر اور حدیث غدیر ساری کی ساری ثابت شدہ ہیں۔(۲)

کیا وجہ ہے کہ علماء و محدثین اسلام کی گواہی کے باوجود ہم اس حدیث کے مطابق حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کو ماننے کو تیار نہیں اور ہاں کیا اگر یہی حدیث حضرت ابوبکرؓ کی شان میں نازل ہوئی ہوتی تو پھر بھی ہمارا رویہ یہی ہوتا؟!

سوال ۵۵: کیا یہ درست ہے کہ ہمارے علماء حضرت معاویہؓ اور عمرو بن عاص کی مخالفت کو ناقابل بخشش گناہ سمجھتے ہیں جبکہ حضرت علیؑ کی مخالفت کو اہمیت بھی نہیں دیتے اور اسے ایک معمولی سی بات تصور کرتے ہیں؟ جیسا کہ امام ذہبی نے دو مقامات پر نسائی اور حریز بن عثمان کے بارے میں لکھا ہے:

امام نسائی کے متعلق لکھا ہے: وہ حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص سے منحرف تھے خدا ان کو معاف کرے۔(۳) جبکہ حریز بن عثمان جو حضرت علیؑ پر لعنت کیا کرتا تھا اس کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ثقہ اور عادل تھے!(۴)

سوال ۵۶: کیا یہ درست ہے کہ سفیان ثوری جو ہم اہل سنت کے بہت بڑے محدث شمار ہوتے ہیں وہ حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کو ناپسند کرتے اور ناراض ہو پڑتے ہیں؟ جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا ہے:

۱۔ اسنی المطالب: ۴۷۔ تواتر عن امیر المؤمنین وهو متواتر أیضا عن النبیّ ﷺ رواهُ الجمّ الغفیر ولا عبرة بمن حاول تضعیفه ممّن لا اطلاع لهٗ فی هذا العلم.

۲۔ استیعاب ۲: ۳۷۳۔ حدیث المواخاة ورواية خیبر والغدیر هذه کلّها آثار ثابتة.

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۱۴: ۱۳۲

۴۔ العبر ۱: ۱۸۵؛ میزان الاعتدال ۱: ۴۷۶؛ سیر اعلام النبلاء ۷: ۸۰؛ تہذیب الکمال ۴: ۲۳۳

((عن سفیان ثوری قال: ترکتنی الرّوافض وأنا أبغض أن أذکر فضائل علیّ رضی الله عنه))(۱)

شیعوں نے مجھے اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ میں حضرت علیؑ کے فضائل بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

البتہ امام ذہبی نے صحابہ کرام کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

((ما کنّا نعرف المنافقین الاّ ببغض علیّ))(۲)

ہم منافقین کو علیؑ سے بغض کے ذریعہ پہچانا کرتے تھے۔

کیا یہ درست ہے کہ ایسے شخص کی روایات پر یقین کرلیا جائے اور اسے اپنے زمانہ کا ابوبکرؓ و عمرؓ سمجھ لیا جائے:((کان الثّوری عندنا امام النّاس وکان فی زمانه کأبی بکر وعمر فی زمانهما))(۳) یا یہ کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ایسے ہی تھے؟

سوال ۵۷: کیا یہ صحیح ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کائنات کی تمام عورتوں میں سے حضرت فاطمہؑ سب سے افضل اور سیدہ نساء العالمین ہیں۔(۴)

تو پھر کیا وجہ ہے کہ نماز جمعہ کے خطبے میں حضرت عائشہؓ کا نام تو لیا جاتا ہے جبکہ سیدہ نساء العالمین کا کبھی تذکرہ تک نہیں ہوتا؟

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۷: ۲۵۳؛ حلیۃ الأولیاء ۷: ۲۷

۲۔ سیر اعلام (الخلفاء): ۲۳۶

۳۔ سیر اعلام (الخلفاء): ۲۳۶

۴۔ شرح ابن ابی الحدید ۲۰: ۱۷۔ کیف تکون عائشة أو غیرها فی منزلة فاطمة وقد أجمع المسلمون کلّهم من یحبّها ومن لا یحبّها منهم: أنّها سیّدة نساء العالمین۔ ابوبکر داؤد کہتے ہیں: لاأُفضل بضعة من رسول الله ۔صلی الله علیه وسلم ۔احدا۔ ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری ۶: ۱۰؛ غالیۃ المواعظ ۱: ۲۷۰؛ تاریخ الخمیس ۱: ۲۶۵؛ الروض الأنف ۱: ۱۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت عائشہؓ اور اُمہات المؤمنینؓ

سوال ۵۸: کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ امام ذہبی وغیرہ نے بیان فرمایا ہے کہ پیغمبر کی ازواج مطہرات دو گروہ میں بٹی ہوئی تھیں ایک گروہ میں حضرت عائشہؓ و حفصہ تھیں اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ و بقیہ ازواج مطہرات.(۱) اور حکومتیں حضرت عائشہؓ کی حمایت کیا کرتیں. جس کے مندرجہ ذیل نمونے ذکر کر رہے ہیں:

۱۔ خلیفہ دوم پیغمبر کی تمام ازواج کو بیت المال میں سے دس ہزار دینار (درہم) دیا کرتے جبکہ حضرت عائشہؓ کو دو ہزار، ان سے زیادہ دیا جاتا.

۲۔ حضرت معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم (دینار) کا حوالہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ارسال کیا۔

۳۔ اسی طرح ایک لاکھ درہم کا ایک گردن بند بھی انہیں دیا۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک لاکھ درہم حضرت عائشہؓ کے سپرد کیا.(۲)

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۴۳ و ۱۸۷؛ صحیح بخاری ۲: ۸۹، کتاب الھبہ؛ المعجم الکبیر ۲۳: ۵۰، ح ۱۳۲؛ مقدمہ فتح الباری: ۲۸۲؛ تحفۃ احوذی ۱۰: ۲۵۵

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۴۳ و ۱۸۷

سوال ۵۹: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے کسی اور سے شادی کر چکی تھیں اور ان کے شوہر کا نام جبیر تھا پھر حضرت ابوبکر نے جبیر سے طلاق دلوا کر پیغمبر ﷺ سے ان کا نکاح کروا دیا؟

اور ان کا بار بار یہ اصرار کرنا کہ جب رسول خدا ﷺ سے میری شادی ہوئی تو میں کنواری تھی، تو یہ محض اس لئے تھا تا کہ کوئی ان کی پہلی شادی کے بارے میں شک نہ کر پائے.

((ابن سعد: خطب رسول الله ﷺ عائشة الى أبي بكر الصّديق : فقال : يارسول الله انّي كنت أعطيتها مطعما لابنه جبير فدعني حتّى أسلّمها منهم فطلقها ، فتزوّجها رسول الله ﷺ ...(۱)

البتہ جہاں تک میرے علم میں ہے کوئی بھی شیعہ ایسا عقیدہ نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی کسی کتاب کے اندر کوئی ایسی بات ملتی ہے جبکہ افسوس یہ ہے کہ ہماری قدیمی ترین کتب میں یہ بات موجود ہے.

"((لقد أعطيت تسعا ما أعطيتها امرأة بعد مريم: لقد نزل جبرائيل بصورتي ...ولقد تزوّجني بكرا وما تزوّج بكرا غيري ...وان كان الوحي لينزل عليه وانّي لمعه في لحافه ...))(۲)

سوال ۶۰: کیا یہ درست ہے کہ امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کے حکم پر جوانانِ جنّت کے سردار حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کا جنازہ پیغمبرؐ کے روضہ مبارک کے پاس لانے سے روک دیا گیا؟ جبکہ خود حضرت عائشہؓ نے دستور دیا کہ سعد بن ابی وقاص کے جنازہ کو مسجد میں نبوی میں لا کر اس پر نماز جنازہ ادا کی جائے.(۳) تو کیا حضرت عائشہؓ امّ المؤمنین نہ تھیں یا امام حسنؑ مومن نہ تھے کہ ان کے جنازہ کو روک دیا گیا؟

۱۔ الطبقات الکبریٰ ۸: ۵۹

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۴۰ و ۱۴۱ ۳۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۲۰۵؛ طبقات ابن سعد ۳: ۱۴۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال ۶۱: کیا یہ بھی درست ہے کہ عبداللہ ابن زبیر نے حضرت عائشہؓ کو فریب دیکر جنگ جمل کے لئے آمادہ کیا جس میں کتنے مسلمانوں کا ناحق خون بہا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ تلخ حقیقت حضرت عائشہؓ کے گوش گزار فرمائی اور امام ذہبی نے اسے یوں نقل کیا:

((قالت عائشه اذا مرّ ابن عمر ، یا عبدالرحمن مامنعک أن تنهانی عن سیری ؟ قال : رأیت رجلا قد غلب علیک یعنی ابن الزّبیر))(۱)

ان تمام تر حقائق کے باوجود ہمارے علماء کس لئے جنگ جمل کی غلط توجیہات کرتے اور عبداللہ بن زبیر کی حمایت کرتے ہیں جو کتنے صحابہ کرامؓ کے قتل کا باعث بنا؟

سوال ۶۲: کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ ایسی روایات نقل کیا کرتیں جن میں پیغمبر ﷺ کی توہین کی جاتی اور کوئی بھی غیرت مند مسلمان انہیں برداشت نہیں کرسکتا. (۲) یقیناً ان میں سے بعض جھوٹی اور شریعت و سیرت پیغمبر ﷺ کے کاملا مخالف ہیں:

۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ((تزوّجنی بکرا)) جب پیغمبرؐ نے مجھ سے شادی کی تو باکرہ تھی.

۲۔ وہی فرماتی ہیں: ((کان رسول الله یأتیه الوحی ، وأنا وهو فی لحاف))
جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو ہم ایک ہی لحاف میں ہوتے. (۳)

۳۔ ((انّ عائشة تخبر النّاس انه . صلّی الله علیه وسلّم. کان یقبّل وهو صائم.))(۴)

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۹۳
۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۹۳،۱۹۱،۲و۱۴۷
۳۔ حوالہ سابق
۴۔ صحیح بخاری ۲: ۳، کتاب العیدین، باب الحرب والدرق یوم العید، اور ۴: ۴۷، کتاب الجهاد، باب الدرق؛ صحیح مسلم ۲: ۶۰۹، کتاب الصلاۃ.

حضرت عائشہؓ لوگوں کو یہ بتایا کرتیں کہ آں حضرتؐ حالت روزہ میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے۔

۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ایک دن حضورؐ تشریف لائے تو میرے پاس گانے والی دو کنیزیں گانے میں مشغول تھیں لیکن آپؐ توجہ کئے بغیر اپنے بستر پر جا کر لیٹ گئے. اتنے میں حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو ناراض ہوتے ہوئے فرمایا: گانا اور وہ بھی پیغمبرؐ کے گھر میں!! آں حضرتؐ نے فرمایا: انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو. (تا کہ وہ گانے گا سکیں) جیسے ہی حضرت ابوبکرؓ نے توجہ ہٹائی تو میں نے ان دونوں کنیزوں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا. ((دخل علیّ رسول الله وعندی جاریتان تغنّیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحوّل وجهه ودخل ابو بکر فانتهزنی وقال مزمار الشیطان عند النبیّ فأقبل علیه رسول الله وقال دعها...))(۱)

۵۔ عید کے دن پیغمبرؐ نے مجھے کٹھ پتلیوں کا کھیل دکھایا. (۲)

۶۔ ایک دن عید کے روز حبشہ سے کچھ رقص کرنے والی آئیں تو آنحضرتؐ نے مجھے بلا کر میرا سر اپنے شانے پر رکھا اور ان کا رقص دیکھنا شروع کیا. (۳)

سوال ۶۳: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ کا نظریہ یہ تھا کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کا پانچ مرتبہ دودھ پی لے تو وہ اس کا رضائی بیٹا اور محرم بن جائے گا. یہی وجہ ہے کہ جب بھی حضرت عائشہؓ کسی مرد کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دینا چاہتیں تو وہ اس سے کہتیں کہ پہلے جاؤ میری بہن اسماء کا دودھ پیو تا کہ اس طرح آپ ان کی خالہ اور محرم بن جائیں. جبکہ دوسری طرف پیغمبر اکرم ﷺ کی تمام تر ازواج مطہرات اس نظریے کی شدید مخالف تھیں جیسا کہ ابوداؤد سے نقل ہوا ہے:

---

۱. حوالہ سابق
۲. صحیح بخاری ۲: ۲۰۲
۳. صحیح مسلم ۲: ۶۰۹، کتاب صلاۃ العیدین.

Presented By: https://jafrilibrary.com

((عن عائشة و أمّ سلمة أنّ أبا حذيفة كان تبنّیٰ سالما و أنكحهُ ابنة أخيه... فجاءت امرأة أبي حذيفة فقالت : يا رسول الله ﷺ ! انّا كنّا نریٰ سالما ولدا و كان يأوى معى ومع أبى حذيفة فى بيت واحد ويرانى فضلا .

وقد أنزل الله فيهم ماقد علمت فكيف ترىٰ فيه ؟

فقال لها النبىّ ﷺ : أرضعيه ، فأرضعته خمس رضاعات فكان بمنزلة ولدها من الرّضاعة . فبذٰلک كانت عائشة تأمر بنات أخواتها وبنات اخوتها أن يرضعن من أحبّت عائشة أن يراها ويدخل عليها وان كان كبيرا ، خمس رضاعات ثمّ يدخل عليها وأبت أمّ سلمة وسائر أزواج النّبى أن يدخلن عليهنّ بتلك الرّضاعة أحدا حتّى يرضع فى المهد)) (۱)

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ابوحذیفہ نے سالم کو اپنا بیٹا بنا رکھا تھا اور اس کا نکاح اپنی بھتیجی سے کیا...ایک دن اس کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: ہم نے سالم کو اپنا بیٹا بنا رکھا ہے جبکہ وہ ہمارے ساتھ رہتا اور ہمیں گھر کے لباس میں بھی دیکھتا ہے جبکہ حکم پروردگار بھی اس بارے میں نازل ہو چکا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو تو وہ تمہارا رضاعی بیٹا بن جائے گا. یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ جب کسی کو اپنے پاس بلانا چاہتیں یا اسے دیکھنا چاہتیں تو اپنی بھتیجیوں اور بھانجیوں سے فرماتیں کہ اسے پانچ بار دودھ پلا دیں اگرچہ وہ شخص جوان ہی کیوں نہ ہوتا جبکہ پیغمبر

۱۔ سنن ابو داؤد ۲: ۲۲۳؛ صحیح مسلم ۷: ۴

ﷺ کی باقی بیویاں اس کی مخالفت کیا کرتیں اور ایسے افراد کو گھر میں داخل نہ ہونے دیتیں.

سوال ۶۴: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مصحف تھا جسے مصحف عائشہ کہا جاتا. (۱) اور اسی طرح بعض صحابہ کرام کے پاس بھی اپنے اپنے مصحف موجود تھے جیسے مصحف سالم مولی حذیفہ، مصحف ابن مسعود، مصحف ابی بن کعب، مصحف مقداد، مصحف معاذ بن جبل، مصحف ابوموسیٰ اشعری وغیرہ. (۲)

ان مصحف اور حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھما کے مصحف میں کیا فرق ہے؟ اگر ایک ہی چیز ہیں تو پھر ہم شیعوں پر کیوں اعتراض کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں حضرت فاطمہؑ کے پاس ایک مصحف تھا!

سوال ۶۵: کیا یہ حقیقت ہے کہ رسالت مآب ﷺ کے بعض صحابہ جیسے مسطح بن اثاثہ، حسان بن ثابت اور حمنہ (۳) نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگائی تھی اور رسول ﷺ نے ان پر تہمت کی حد بھی جاری کی تھی؟ ایسی بری بات شیعوں کی کتب میں موجود نہیں ہے جبکہ ہم اس تہمت کو ان کی طرف نسبت دیتے ہیں تا کہ کوئی ہمارے بارے میں ایسا گمان ہی نہ کرنے پائے!

سوال ۶۶: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں مؤمنین اور اپنی اولاد کے بیس ہزار افراد مروا ڈالے اور اگر کوئی ان پر اس بارے میں اعتراض کرتا تو اسے دشمن خدا قرار دے کر اس سے انتہائی سختی سے پیش آتیں. یہاں تک کہ امّ اوفیٰ کو اسی بات کی وجہ سے اپنی محفل سے نکال دیا؟ جیسا کہ ابن عبدربہ

۱۔ تفسیر نسائی ۲: ۷۰؛ ۳: تفسیر بغوی ۲: ۳۳۱

۲۔ اسد الغابہ ۴: ۲۱۶

۳۔ اسد الغابہ ۵: ۴۲۸، كانت ممّن قال فى الافک على عائشة ... انّها جلدت مع من جلد فيه. اور ۴: ۳۵۵، شهد مسطح بدرا و كان ممّن خاض فى الافک على عائشة فجلدهُ النّبى فيمن جلده اور ۲: ۶ و كان حسان بن ثابت ممّن خاض فى الافک فجلد فيه.

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے لکھا ہے:

((دخلت اُمّ اوفی العبدیة بعد الجمل علی عائشة فقالت لها: ما تقولین فی امرأة قتلت ابنا لها صغیرا؟ فقالت: وجبت لها النّار. قالت: فما تقولین فی امرأة قتلت من أولادها الأکابر عشرین ألفا فی صعید واحد: فقالت خذوا بید عدوة الله)).(۱)

جنگ جمل کے بعد امّ اوفی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے اپنے چھوٹے بچے کو قتل کر ڈالا ہو؟ تو فرمایا: اس کی سزا جہنّم ہے عرض کیا: اگر کوئی عورت اپنی بیس ہزار نو جوان اولاد مروا دے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ تو اس پر حضرت عائشہؓ (ناراض ہوگئیں اور) فرمایا: اس دشمن خدا کو پکڑ لو۔

سوال ۶۷: کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعض بیویاں یعنی امہات المؤمنین مرتد ہوگئی تھیں؟ جیسے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ کہ جب اس نے پیغمبر ﷺ کی وفات کی خبر سنی تو مرتد ہوگئی اور ابو جہل کے بیٹے عکرمہ سے جا کر شادی کر لی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ چاہتے تھے کہ عکرمہ کو آگ میں جلا دیں اس لئے کہ اس نے پیغمبر ﷺ کی توہین کی تھی جیسا کہ ابن اثیر نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے:

((انّ النّبی توفّی وقد ملک امرأة من کندة، یقال لها قتیلة فارتدّت مع قومها فتزوّجها بعد ذلک عکرمة بن أبی جهل بکرا، فوجد أبوبکر من ذلک وجدا شدیدا.))(۲)

سوال ۶۸: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی بعض بیویوں کو طلاق دے کر انہیں

---

۱. العقد الفرید۴: ۳۰۵

۲۔ اسد الغابہ۷: ۲۴۰؛ المستدرک علی الصحیحین ۴: ۴۰؛ کنز العمال ۱۳: ۳۰۴؛ دلائل النبوۃ ۷: ۲۸۸؛ الاصابۃ ۸: ۲۹۲؛
عن ابن عباس: أنّ النّبیّ تزوّج قتیلة أخت الأشعث ومات قبل أن یخبرها وهذا موصول قوی الاسناد.

ام المؤمنین ہونے سے خارج کر دیا تھا؟ جیسا کہ علامہ طحاوی نے لکھا ہے:

((عن الشعبی: أن نبیّ الله ﷺ تزوّج قتیلة بنت قیس ومات عنها ثمّ تزوّج عکرمة فأراد أبو بکر أن یقتله فقال لهُ عمر أنّ النّبی لم یحجبها ولم یقسّم لها ولم یدخل بها وارتدّت مع أخیها عن الاسلام وبرئت من الله تعالیٰ ومن رسوله، فلم یزل به حتّی ترکه))(۱) ففی هذا الحدیث أنّ أبابکر أراد أن یقتل عکرمة لمّا تزوّج هذه المرئة لأنّها کانت عندهُ من أزواج النّبی الّاتی کنّ حرمن علی النّاس بقول الله تعالیٰ: وما کان لکم أن تؤذوا رسول الله... وانّ عمر أخرجها من أزواج النّبی بردتها الّتی کانت منها اذا کان لایصلح لها معها أن تکون للمسلمین))(۲)

۱۔ مشکل الآثار ۲: ۱۱۹

۲۔ مشکل الآثار ۲: ۱۲۳؛ دلائل النبوۃ ۷: ۲۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

سوال ۶۹: کیا یہ صحیح ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسّلام نے عبداللہ بن سلام کے علاوہ کسی کو جنت کی بشارت نہیں دی؟ جیسا کہ سعد وقاص نے بیان کیا ہے:

((ما سمعت النبیّ یقول لأحد یمشی علی الأرض انه من أهل الجنّة الاّ لعبدالله بن سلام.(۱)وبه نقل صحیح مسلم : لاأقول لأحد من الأحیاء أنه من أهل الجنّة الاّ لعبدالله بن سلام))(۲)

پس اس حدیث کو عشرہ مبشرہ والی حدیث سے کیسے مطابقت دی جا سکتی ہے جب کہ یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح بخاری و مسلم میں اسے نقل کیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس عشرہ مبشرہ والی حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ نہ تو اسے امام بخاری نے نقل کیا ہے اور نہ ہی مسلم نے؟

سوال ۷۰: کیا یہ حقیقت ہے کہ پیغمبر ﷺ کے کچھ صحابی منافق تھے اور کبھی بھی جنت میں نہیں جا پائیں گے؟ جیسا کہ ہماری معتبر کتاب صحیح مسلم میں پیغمبرؐ کا فرمان نقل ہوا ہے:

((فی أصحابی اثنا عشر منافقا ، فیهم ثمانیة لا یدخلون الجنّة حتیٰ یلج الجمل فی

۱۔ صحیح بخاری، باب المناقب، مناقب عبداللہ بن سلام.

۲۔ صحیح مسلم، باب فضائل عبداللہ بن سلام، ح ۲۴۸۳؛ فتح الباری ۷: ۱۳۰؛ سیر اعلام النبلاء ۲: ۴۲۹

سمّ الخیاط ...))(۱)

میرے صحابہ میں بارہ افراد منافق ہیں جن میں سے آٹھ ایسے ہیں کہ جن کا جنت میں جانا محال ہے.

سوال ۷۱: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل بھی صحابہ کرام ہی تھے جیسا کہ ہماری کتب میں نقل ہوا ہے:

۱۔ فروہ بن عمرو انصاری جو بیعت عقبہ میں بھی موجود تھے.(۲)

۲۔ محمد بن عمرو بن حزم انصاری. یہ وہ صحابی رسول ہیں جن کا نام بھی پیغمبرؐ نے رکھا تھا.(۳)

۳۔ جبلہ بن عمرو ساعدی انصاری بدری. یہ وہ صحابی رسولؐ تھے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے جنازہ کو بقیع میں دفن نہیں ہونے دیا تھا.(۴)

۴۔ عبداللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی. یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لا چکے تھے امام بخاری کے بقول یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ کا گلا کاٹا تھا.(۵)

۱۔ صحیح مسلم ۸: ۱۲۲، کتاب صفات المنافقین؛ مسند احمد ۴: ۳۲۰؛ البدایۃ والنھایۃ ۵: ۲۰

۲۔ استیعاب ۳: ۳۲۵؛ اسد الغابہ ۴: ۳۵۷. قال ابن وضاح : انّما سکت مالک فی الموطأ عن اسمه لأنه کان ممّن أعان علی قتل عثمان .

۳۔ استیعاب ۳: ۴۳۲. ولد قبل وفاة رسو ل الله ﷺ بسنتین ...فکتب الیه .أی الی والده .رسول الله ﷺ سمّه محمد ...وکان أشدّ النّاس علی عثمان المحمّدون : محمد بن أبی بکر ،محمد بن حذیفة ،ومحمد بن عمرو بن حزم .

۴۔ انساب ۶: ۱۶۰؛ تاریخ المدینۃ ۱: ۱۱۲. هو أوّل من أجترأ علی عثمان ...لمّا أرادوا دفن عثمان ، فانتهوا الی البقیع ، فمنهم من دفنه جبلة بن عمرو فانطلقوا الی حش کوکب فدفنوه فیه .

۵۔ تاریخ الاسلام (الخلفاء): ۵۶۷. أسلم مع أبیه قبل الفتح وشهد الفتح ومابعدها ...انّه ممّن دخل علی عثمان فطعن عثمان فی ودجه ...

Presented By: https://jafrilibrary.com

۵۔محمد بن ابوبکرؓ: یہ حجۃ الوداع کے سال میں پیدا ہوئے اور امام ذہبی کے بقول انہوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا اور ان کی ڈاڑھی کو پکڑ کر کہا: اے یہودی! خدا تمہیں ذلیل و رسوا کرے۔(۱)

۶۔عمرو بن حمق: یہ بھی صحابی پیغمبرؐ تھے جنہوں نے امام مزی کے بقول حجۃ الوداع کے موقع پر پیغمبر کی بیعت کی تھی اور امام ذہبی کے بقول یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ پر خنجر کے پے در پے نو وار چلاتے ہوئے کہا: تین خنجر خدا کے لئے مار رہا ہوں اور چھ اپنی طرف سے:

((وثب علیه عمرو بن الحمق وبه عثمان رمق وطعنهٔ تسع طعنات وقال : ثلاث لله وستّ لمّا فی نفسی علیه.))(۲)

۷۔عبدالرحمٰن بن عدیس: یہ اصحاب بیعت شجرہ میں سے ہیں اور قرطبی کے بقول مصر میں حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے لیڈر تھے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر ڈالا۔(۳)

سوال ۴۷: کیا یہ درست ہے کہ ہم اہل سنّت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو گالیاں دیتے اور ان پر لعنت

۱۔تاریخ الاسلام:۶۰۱. ولدته اسماء بنت عمیس فی حجة الوداع وکان أحد الرّؤوس الّذین ساروا الی حصار عثمان.

۲۔تہذیب الکمال ۱۴:۲۰۴؛ تہذیب التہذیب ۸:۲۲. بایع النبیّ فی حجة الوداع وصحبهٔ ... کان أحد من ألّب علی عثمان بن عفان.

وقال الذّهبی انّ المصریین أقبلوا یریدون عثمان ...وکان رؤوسائهم أربعة : ...وعمرو بن حمق الخزاعی ...تاریخ الاسلام (الخلفاء): ۶۰۱ و ۴۴۱

۳۔استیعاب ۲:۳۸۳؛ تاریخ الاسلام (الخلفاء):۶۵۴. عبدالرّحمن بن عدیس مصری شهد الحدیبیة وکان ممّن بایع تحت الشجرة رسول الله ﷺ وکان أمیر علی الجیش القادمین من مصر الی المدینة الّذین حصروا عثمان وقتلوهٔ.

کرتے ہیں؟ جیسا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر لعنت اور انہیں برا بھلا کہتے ہیں جبکہ وہ سارے کے سارے صحابہ کرام ہی تھے ان میں سے بعض بدری، بعض اصحاب شجری، بعض اصحاب عقبہ اور بعض نے جنگ احد و حنین میں رسالت مآب ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: ((کلّ من هؤلاء نبرء منهم ونبغضهم فی الله ...نرجو له النّار))(۱) ہم ان سب سے بری الذمہ ہیں، ان سے خدا کی خاطر بغض رکھتے ہیں اور ان کے لئے جہنم کی آرزو کرتے ہیں۔

امام ابن حزم لکھتے ہیں:

((لعن الله من قتلهٔ والرّاضین بقتله ...بل هم فسّاق محاربون سافکون دما حراما عمدا بلا تأویل علی سبیل الظّلم والعدوان فهم فسّاق ملعونون))(۲)

خدا کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے حضرت عثمان کو قتل کیا اور جو ان کے قتل پر راضی ہیں... یہ لوگ فاسق، محارب اور بغیر تاویل کے محترم خون بہانے والے ہیں لہٰذا فاسق و ملعون ہیں۔

اسی طرح ہمارے ایک اور عالم دین لکھتے ہیں: ((کوفہ اور بصرہ کے بے دین باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت کی... یہ باغی اور ظالم جہنمی ہیں...))(۳)

کیا وجہ ہے کہ جب امام حسینؑ کے قاتلوں کی بات آتی ہے تو ہمارے علماء فرماتے ہیں یہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے اور ہمیں حق حاصل نہیں ہے کہ ہم یزید یا کسی دوسرے کو برا بھلا کہیں جبکہ حضرت عثمانؓ کے قاتل صحابہ کرامؓ تھے پھر بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں کیا یہ امام حسینؑ سے دشمنی کی علامت نہیں ہے؟

سوال ۴۸: کیا یہ حقیقت ہے کہ عقبہ والی رات جنگ تبوک سے واپسی پر جب پیغمبر ﷺ ایک گھاٹی

۱۔تاریخ الاسلام (الخلفاء) ۶۵۴

۲۔الفصل ۴:۴۷۳ و ۷۷ ۳۔شہسوار کربلا:۴۱،۴۲،۱ اور ۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے گذرنے لگے تو بارہ صحابہ کرامؓ نے انہیں قتل کرنے کی خاطران پر حملہ کر دیا... ہاں یہ کونسے صحابہ تھے؟ جب میں نے امام حزم کا یہ قول پڑھا کہ جس میں انہوں نے ان میں سے پانچ کے نام ذکر کیے ہیں تو مجھے بہت تعجب ہوا:

((أنّ أبا بكر وعمر وعثمان وطلحه وسعد بن أبي وقاص أرادوا قتل النبيّ والقائه من العقبة في تبوك))(۱)

اگر چہ امام ابن حزم نے اس حدیث کے راوی ولید بن جمیع کو ضعیف لکھا ہے لیکن ہمارے علمائے رجال جیسے ابونعیم، ابوزرعہ، یحیٰی بن معین، امام احمد بن حنبل، ابن حبان، عجلی اور ابن سعد اسے موثق راوی شمار کرتے ہیں.(۲)

استاد بزرگوار یہ حدیث پڑھ کر مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ ہمارے سلف صالح صحابہ کرامؓ کا اپنے نبی ﷺ کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟!

سوال ۷۴: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ کچھ صحابہ کرامؓ خارجی اور حدیث پیغمبر ﷺ کے مطابق کافر(۳) اور جہنم کے کتے تھے.(۴)

ان صحابہ کرامؓ کے نام کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ عمران بن حطان: اس نے عبدالرحمٰن بن ملجم حضرت علیؑ کے قاتل کی تعریف کی ہے.(۵)

۱۔ المحلی ۱۱: ۲۲۴

۲۔ الثقات: ۵: ۴۶۵؛ تاریخ الاسلام (خلفاء): ۴۹۳؛ البدایۃ والنھایۃ ۵: ۲۵

۳۔ سنن ابن ماجہ: ۶۲، ح ۱۷۶، مقدمہ، ب ۱۲

۴۔ مسند احمد ۱۴: ۳۵۵، الخوارج كلاب اهل النّار.

۵۔ الاصابہ ۳: ۱۷۹

۲۔ ابووائل شقیق بن سلمہ: اس نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور ان سے روایت بھی نقل کی ہے.(۱)

۳۔ ذوالخویصرۃ: یہ خوارج کا سردار تھا.(۲)

۴۔ حرقوص بن زہیر سعدی: یہ بھی خوارج کے بڑوں میں سے تھا.(۳)

۵۔ ذوالثدیہ: یہ جنگ نہروان میں مارا گیا تھا.(۴)

۶۔ عبداللہ بن وہب راسبی: یہ بھی خوارج کے سرداروں میں سے تھا.(۵)

کیا ایسے لوگ جنہیں پیغمبر ﷺ نے کافر اور جہنمی کتے قرار دیا ہو وہ بھی عادل ہو سکتے ہیں جیسا کہ ہمارا نظریہ ہے کہ سارے کے سارے صحابہ عادل تھے اور ان میں سے جس کی پیروی کی جائے درست ہے!!(۶)

سوال ۷۵: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی شان میں نقل کی جانے والی بہت سی احادیث جھوٹی اور جعلی ہیں جیسا کہ امام عسقلانی فرماتے ہیں:

((ينبغي أن يضاف اليها الفضائل، فهذه أودية الاحاديث الضعيفة والموضوعة ...أمّا الفضائل فلا تحصٰى كم من وضع الرّافضة في فضل اهل بيت وعارضهم

۱۔ اسد الغابہ ۳: ۳؛ الاصابہ ۲: ۴۸، دار الکتب العلمیۃ

۲۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ اس نے بعد میں توبہ کر لی تھی. شرح ابن ابی الحدید ۴: ۹۹

۳۔ حوالہ سابق

۴۔ تاریخ طبری ۴: ؛ مسند احمد ۱۳۷۵۵: ۱؛ الاصابہ ۲: ۱۷۳

۵۔ الاصابہ ۵: ۹۶؛ مختصر مفید ۱۱: ۱۳۶

۶۔ الاصابہ ۱: ۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

جهلة أهل السّنة بفضائل معاوية ، بدؤا بفضائل الشيخين ...))(۱)

سوال ۷۶: کیا یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ چور تھے اور انہوں نے بیت المال سے بہت زیادہ مال چرایا تھا؟ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں دشمن خدا کے لقب سے نوازتے ہوئے فرمایا:

((یا عدوّ الله و کتابهٔ سرقت مال الله))(۲)

اے دشمن خدا وقرآن! تو نے مال خدا کو چرالیا.

کیا ایسے شخص کو احادیث رسول ﷺ اور دین کا امین بنایا جا سکتا ہے جو دنیا کے مال میں خیانت کر رہا ہو اور پھر فاروقؓ کی نظر میں دشمن خدا ہو؟!

سوال ۷۷: کیا یہ درست ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جو پانچ ہزار احادیث کے راوی اور امام بخاری نے بھی چار سو سے زیادہ احادیث انہیں سے بخاری شریف میں نقل کی ہیں وہ حضرت علیؑ، حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ ام المومنین کے نزدیک قابل اعتماد انسان نہیں تھے؟ (۳)

اسی طرح امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: تمام صحابہ عادل ہیں سوا ابو ہریرہ اور انس بن مالک و... کے.(۴)

حضرت عمرؓ نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا:((یا عدوّ الله وعدوّ کتابه))

اے دشمن خدا وقرآن.(۵)

۱۔لسان المیزان ۱:۶: ۱۰۶، طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۔الطبقات الکبریٰ ۴: ۳۳۵؛ سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۱۲

۳۔شرح ابن ابی الحدید ۲۰: ۳۱

۴۔شرح ابن ابی الحدید ۴: ۶۹. الصحابة کلّهم عدول ماعدا رجالا منهم ابو هریرة و انس بن مالک.

۵. سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۱۲؛ الطبقات الکبریٰ ۴: ۳۳۵

حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا:((أکثرت عن رسول الله))

تو نے رسول خداؐ سے احادیث نقل کرنے میں مبالغہ کیا ہے.(۱) ایک اور مقام پر فرمایا:

((ما هذه الاحادیث الّتی تبلغنا أنک تحدّث بها عن النّبی هل سمعت الّا ما سمعنا ؟ وهل رأیت الّا ما رأینا ؟))(۲) یہ کیسی احادیث ہیں جو ہم تک تمہارے واسطے سے پہنچی ہیں جنہیں تو پیغمبرؐ سے نقل کرتا ہے. کیا تو نے کوئی ایسی بات آنحضرتؐ سے سن لی تھی جو ہم نے نہ سنی یا کوئی ایسی چیز دیکھ لی تھی جو ہم نے نہ دیکھی؟

مروان بن حکم نے اعتراض کرتے ہوئے ابو ہریرہ سے کہا:

((انّ النّاس قد قالوا: أکثر الحدیث عن رسول اللهؐ وانّما قد قبل وفاته بیسیر))

لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس قدر احادیث کیسے رسولؐ سے نقل کرلیں جبکہ وہ تو آں حضرت کی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا ہے؟(۳)

کبھی کبھار کہا کرتے میرے خلیل ابوالقاسم (پیغمبرؐ) نے مجھ سے فرمایا، تو حضرت علیؑ روکتے ہوئے ان سے فرماتے:((متی کان خلیلا لک))کب پیغمبرؐ تمہارے خلیل رہے ہیں!!(۴)

فخر رازی کہتے ہیں:((انّ کثیرا من الصحابة طعنوا فی أبی هریرة وبیّناه من وجوه: أحدها : أنّ أبا هریرة روی أنّ النبیّ قال : من أصبح جنبا فلا صوم له .فرجعوا الی عائشة وامّ سلمة فقالتا: کان النبیّ یصبح ثمّ یصوم . فقال: هما أعلم بذلک ،أنبأنی

۱. سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۰۴

۲۔حوالہ سابق

۳. سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۱۳

۴. اسرار الامامۃ ۳۲۵، (حاشیہ)، المطالب العالیۃ ۹: ۲۰۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

هذالخبر الفضل بن عباس و اتّفق انّهٔ کان میّتا فی ذلک الوقت))(۱)

بہت سے صحابہ کرامؓ ابوہریرہ کو چھانہ سمجھتے اور اس کی چند ایک وجوہات بیان کی ہیں:

ان میں سے ایک یہ کہ ایک مرتبہ ابوہریرہ نے کہا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت کی حالت میں فجر کے بعد بیدار ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے. جب یہی سوال حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: پیغمبر ﷺ ایسی صورت میں بھی روزہ رکھا کرتے تھے. جب ابوہریرہ کو اس کی خبر ملی تو کہنے لگے: وہ مجھ سے بہتر جانتی ہیں اور مجھے تو فضل بن عباس نے یہ خبر دی تھی جبکہ اس وقت فضل فوت ہو چکے تھے.

ابراہیم نخعی اس کی ان کی احادیث کے بارے میں کہتے ہیں:

((کان أصحابنا یدعون من حدیث أبی هریرة))(۲)

ہمارے ہم مذہب ابوہریرہ کی احادیث کو ترک کر دیتے تھے.

اسی طرح کہا ہے: ((ما کانوا یاخذون من حدیث أبی هریرة الاّ ما کان من حدیث جنّة أو نار))(۳) ہمارے ہم مذہب افراد ابوہریرہ کی احادیث میں سے فقط انہیں کو نقل کیا کرتے جو جنت یا جہنم کے متعلق ہوا کرتیں.

سوال ۷۸: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ایسی ایسی احادیث نقل کیا کرتے جن سے ان کی توہین ہوتی جیسا کہ امام بخاری نے ان روایات کو اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے:

---

۱. حوالہ سابق

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲: ۶۰۹؛ تاریخ ابن عساکر ۱۹: ۱۲۲

۳. حوالہ سابق

۱۔((لم یکذب ابراهیم الاّ ثلاثة کذبات))

حضرت ابراہیمؑ نے تین بار جھوٹ بولا (نعوذ باللہ).(۱)

جبکہ امام فخر رازی فرماتے ہیں: ((لا یحکم بنسبة الکذب الیهم الاّ الزّندیق)) انبیاء(ع) کی طرف جھوٹ کی نسبت زندیق ہی دے سکتا ہے.(۲)

دوسرے مقام پر فرمایا: حضرت ابراہیمؑ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینے سے آسان یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی (ابوہریرہ) کو ہی جھوٹا کہا جائے.(۳)

۲۔ ابوہریرہ کہتے ہیں: ایک دن حضرت موسیٰ غسل کرنے کے بعد ننگے بنی اسرائیل کے درمیان پہنچ گئے. (نعوذ باللہ)(۴)

سوال ۷۹: کیا یہ درست ہے کہ حدیث عشرہ مبشرہ جھوٹی اور بنوامیہ و بنوعباس کی گھڑی ہوئی احادیث میں سے ہے اس لئے کہ اگر صحیح حدیث ہوتی تو صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں بھی اسے نقل کیا جاتا؟

اور اگر یہ حدیث صحیح تھی تو پھر روز سقیفہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اس سے استدلال کیوں نہ کیا جبکہ اس کے علاوہ ہر ضعیف حدیث کا سہارا لیا درحالانکہ اس حدیث سے استدلال کرنا ان کے مدعا کو بہت فائدہ پہنچا سکتا تھا؟

کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کی دو سندیں ہیں ایک میں حمید بن عبدالرحمن بن عوف ہے جس نے اس حدیث کو اپنے باپ سے نقل کیا ہے جبکہ وہ اپنے باپ کی وفات کے وقت ایک سال کا تھا.(۵)

۱۔ صحیح بخاری ۴: ۱۱۲

۲۔ تفسیر رازی ۲۲: ۱۸۶ و ۲۶: ۱۴۸

۳۔ حوالہ سابق

۴۔ صحیح بخاری ۴: ۱۲۹؛ بدء الخلق ۴: ۲۴۷ طبع دار المعرفة

۵۔ تہذیب التہذیب ۳: ۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور دوسری سند میں عبداللہ بن ظالم ہے جسے امام بخاری، ابن عدی، عقیلی اور دوسرے علمائے رجال نے ضعیف قرار دیا ہے.(۱)

سوال ۸۰: حدیث عشرہ مبشرہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے جبکہ اس میں تضاد پایا جاتا ہے اور اس تضاد کا مطلب یہ ہے کہ خود دین اسلام میں نعوذ باللہ تضاد موجود ہے جبکہ دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا عقلی طور پر محال ہے

(۲) اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی سیرت، حضرت عمرؓ سے مختلف تھی اور بعض اوقات تو ایک دوسرے کی نفی کر دیتے، اسی طرح حضرت عثمانؓ کا طریقہ کار تو ان دونوں سے بالکل ہی مختلف تھا اور پھر حضرت علیؑ کا عمل تو ان تینوں سے جدا رہا بلکہ وہ تو سیرت شیخین کو قبول ہی نہیں کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ شوریٰ میں اس شرط کو تسلیم نہ کیا (۳) ورنہ حضرت علیؑ تیسرے خلیفہ مسلمین ہوتے.

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی روش، حضرت عثمانؓ سے الگ تھلگ اور ان سے متضاد تھی یہاں تک کہ تا آخر عمر ان سے ناراض رہے، حضرت علیؑ، حضرت طلحہؓ وزبیرؓ کے مخالف اور ان کا خون مباح سمجھتے تھے اسی طرح وہ بھی حضرت علیؑ سے جنگ اور انہیں قتل کرنا جائز سمجھتے تھے. کیا اس کے باوجود بھی یہ سب لوگ عشرہ مبشرہ ہیں اور دین پیغمبرؐ ان سب کو قبول کرتا ہے؟

سوال ۸۱: کیا یہ صحیح ہے کہ عبداللہ بن زبیر کتنے عرصہ تک نماز جمعہ کے خطبہ میں پیغمبرؐ اور ان کی آل پر صلوات نہیں بھیجا کرتا تھا اور بہانا یہ بناتا کہ آنحضرتؐ کا خاندان اس پر فخر کرتا ہے لہذا میں نہیں چاہتا کہ وہ اتنا غرور کریں. جیسا کہ ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

۱۔تہذیب التہذیب ۵:۲۳۶؛ الضعفاء الکبیر ۲:۲۶۷؛ تاریخ فی الضعفاء ۲:۲۲۳

۲۔القاموس ۵:۲۲

۳۔اسد الغابہ ۴:۳۲؛ تاریخ یعقوبی ۲:۱۶۲؛ تاریخ طبری ۳:۲۹۷؛ تاریخ المدینہ ۳:۹۳۰؛ تاریخ ابن خلدون ۲:۱۲۶؛ الفصول للجصاص ۴:۵۵

((قطع ابن الزبير في الخطبة ذكر رسول الله جُمُعا جُمُعا كثيرة فاستعظم النّاس ذلك فقال : انيّ لا أرغب عن ذكره ولكن لهُ أهيل سوء اذا ذكرتهُ أتلعوا أعناقهم فانا أحبّ أن أكبتهم))(۱)

اور ابن عبدربہ نے لکھا ہے:

((واسقط ذكر النّبي من خطبته)) اس نے خطبہ سے پیغمبرؐ کا ذکر حذف کر دیا.(۲)

سوال ۸۲: کیا یہ درست کہا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے بنو ہاشم کو ایک زندان میں بند کر رکھا تھا تا کہ انہیں جلا دے اور اس ارادے سے زندان کے دروازے پر لکڑیاں جمع کر رکھی تھیں. جیسا کہ ابن ابی الحدید نے بیان کیا ہے:

((جمع بني هاشم كلّها في سجن عارم وأراد أن يحرقهم بالنّار وجعل في فم الشّعب حطبا كثيرا))(۳)

سوال ۸۳: کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبرؐ لوگوں کو بغیر کسی وجہ کے گالیاں دیتے اور انہیں برا بھلا کہا کرتے (نعوذ باللہ)؟ اور کیا ان کا یہ طریقہ خلق عظیم کے مطابق ہے؟ جیسا کہ صحیح مسلم (۴) میں پورا باب اسی موضوع پر کھولا گیا ہے:

((باب من لعنه النّبي او سبّه او دعا عليه و ليس هو أهلالذلك))

۱۔شرح ابن ابی الحدید ۲۰:۱۲۷   ۲۔العقد الفرید ۴:۴۱۳

۳۔العقد الفرید ۴:۴۱۳؛ شرح ابن ابی الحدید ۲۰:۱۴۶

۴۔صحیح مسلم ج ۵، کتاب البرّ والصّلة، باب ۲۵، ح ۹۷؛ سنن داری ۲:۳۰۶، باب ۵۳؛ مسند احمد ۵:۱۴۸. قال رسول الله ... انّما أنا بشر، أرضى كما يرضى البشر وأغضب كما يغضب البشر، فأيّما أحد دعوت عليه من امّتي بدعوة ليس لها بأهل أن تجعلهالهٗ طهورا .

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ باب ایسے شخص کے بارے میں ہے جس پر نبیؐ نے لعنت کی ہو یا اسے گالی دی ہو یا اس کے لئے بددعا کی ہو جبکہ وہ اس کا اہل نہ ہو. اور اس کے بعد سات ایسی روایات نقل کی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کو ناحق گالیاں دیں!!

کیا ان روایات کے گھڑنے کا مقصد ان لوگوں کا دفاع کرنا نہیں ہے جنہیں پیغمبر ﷺ نے لعنت و نفرین کی؟ جیسے آنحضرتؐ نے حضرت معاویہؓ کے لئے بددعا کرتے ہوئے فرمایا:

((لاأشبع الله بطنهٔ))

خدا اس کے شکم کو پر نہ کرے.

یا جیسے ابوسفیان اور اس کے دونوں بیٹوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

((اللّهمّ العن الرّاکب والقائد والسّائق))

کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ روایات اس لئے گھڑی گئیں تا کہ ان لوگوں کا دفاع کیا جا سکے جن پر پیغمبرؐ نے لعنت فرمائی جیسے حضرت معاویہؓ کہ آنحضرتؐ نے ان کے بارے میں فرمایا:((لاأشبع الله بطنه))

اسی طرح ابوسفیان اور ان کے دو فرزندوں کے بارے میں فرمایا:

((اللّهمّ العن الرّاکب والقائد والسابق))(۱)

اسی طرح حضرت اسامہ بن زید کے لشکر سے روگردانی کرنے والوں پر. کہ فرمایا:

((لعن الله من تخلّف عن جیش اسامة))(۲)

کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ ان افراد کا دفاع کرتے ہوئے رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کی جائے اور پھر دفاع ناموس رسالتؐ کے نام پر سیمینار بھی کروائے جائیں؟!

۱۔ تفسیر در المنثور ۲:۷۱؛ مجمع الزوائد ۱:۱۱۳ و ۷:۲۴۷

۲۔ مصنف عبد الرزاق ۵:۴۸۲، ح ۹۷۷۷

سوال ۸۴: کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبر ﷺ سجدے میں جانے سے پہلے فرمایا کرتے:

((اللّهمّ العن فلانا و فلانا)) خدایا! فلاں وفلاں پر لعنت فرما.(۱)

یہ فلاں اور فلاں سے مراد کون ہیں؟

سوال ۸۵: کیا یہ درست نہیں ہے کہ جنگ احد میں دو جلیل القدر صحابی بھاگ نکلے اور یہودیوں کے ہاں پناہ لینے کا ارادہ کر لیا جس کی طرف مفسّرین نے اشارہ کیا.(۲) جبکہ قرآن نے یوں فرمایا ہے:

((یاأیهاالّذین آمنوا لا تتّخذوا الیهود والنّصاریٰ اولیاء)) (۳)

اے صاحبان ایمان! یہود و نصاریٰ کو اپنا سرپرست مت قرار دو.

سوال ۸۶: کیا یہ صحیح ہے کہ بہت سارے صحابہ کرامؓ حتّی حضرت عمرؓ بھی اپنے ایمان میں شک کرتے تھے کہ کہیں وہ منافق تو نہیں ہیں؟ جیسا کہ ابن ابی ملیکہ نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے. وہ کہتے ہیں: میں نے پانچ سو صحابہ کرامؓ کو پایا جو سارے کے سارے اس خوف کا شکار تھے کہ کہیں منافق تو نہیں ہیں؟ اور ان کا خاتمہ کیسا ہوگا؟

((ادرکت أکثر من خمس مأة من أصحاب النبیّ ﷺ کلّ منهم یخشٰی علی نفسه النّفاق ،لأنّه لایدری مایختم لهٗ)) (۴)

سوال ۸۷: کیا یہ درست ہے کہ صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو گالیاں دیا کرتے اور لعنت بھی کرتے؟ جیسا کہ خالد بن ولید اور عبد الرحمٰن کے درمیان پیش آیا، خالد نے انہیں گالیاں دیں. یا حضرت عمار اور

۱۔ المعجم الکبیر ۱۲:۲۱۶؛ صحیح بخاری ۵:۱۲۷؛ مسند احمد ۲:۲۵۵

۲۔ تفسیر ابوالفداء ۲:۶۸

۳۔ سورہ مائدہ:۵۱

۴۔ اصول الدین بغدادی ۳:۳۵۳؛ بخاری ۱:۱۸، کتاب الایمان؛ ابداً حسین، صدقی:۱۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت عثمانؓ کے درمیان یا حضرت عائشہؓ و عثمانؓ یا حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کے درمیان گالی گلوچ کا رد و بدل ہوا.(۱)

پس کیا وجہ ہے کہ اگر ایک صحابی دوسرے صحابی کو گالی دے تو وہ نہ تو کافر ہوتا ہے اور نہ ہی دین سے خارج .جبکہ اگر کوئی عام مسلمان کسی صحابی کے متعلق صحیح بات کو نقل کر دے تو اس پر کفر کے فتوے لگنے لگتے ہیں .کیا اسلام نے اس دوہرے معیار کا درس دیا ہے یا یہ کہ یہ ہمارا خود ساختہ نظریہ ہے؟!

سوال ۸۸: کیا یہ صحیح ہے کہ ابن قیم کے بقول بہت کم تعداد یعنی ایک سو پینتیس صحابہ کرام فتوی دینے کی صلاحیت رکھتے تھے اور لوگ انہیں سے دین کے احکام لیا کرتے ؟ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہم کیسے یہ کہتے ہیں کہ تمام صحابہؓ کی پیروی دین میں نجات کا باعث ہے اور وہ سب ایک جیسے تھے؟ کیا یہ صحابہ کرام کی شان میں غلو نہیں تو اور کیا ہے؟

ابن خلدون کہتے ہیں سارے صحابہ اہل فتوی نہیں تھے اور نہ ہی ان سے دین لیا جاتا تھا بلکہ دین فقط انہیں سے لیا جاتا جو حاملین قرآن تھے محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ اور پیغمبر ﷺ کی دلیلوں سے آگاہ تھے یا وہ جنہوں نے پیغمبر ﷺ سے سنا تھا.(۲)

۱۔ تاریخ المدینۃ؛ سیر اعلام النبلاء ۱: ۳۲۵؛ مصنف عبد الرزاق ۱۱: ۳۵۵، ح ۲۰۷۳۲
۲۔ تاریخ التشریع الاسلامی، مناع القطان: ۲۶۵

حضرت معاویہؓ اور بنو امیہ

سوال ۸۹: کیا یہ صحیح ہے کہ جب اہل مدینہ کو اس بات کی خبر ملی کہ حضرت معاویہؓ نے زیاد بن ابیہ کو مدینہ کا گورنر بنا دیا ہے تو چونکہ وہ لوگ زیاد کے مظالم سے آگاہ تھے لہذا پورا مدینہ قبر پیغمبر ﷺ پر جمع ہوا اور تین دن تک مسلسل توسل و دعا کرتا رہا. یہاں تک کہ ابن زیاد مریض ہوا اور مدینہ پہنچنے سے پہلے کوفہ کے قریب پہنچ کر مر گیا.

اب اگر صحابہ کرامؓ توسل کیا کرتے جیسا کہ عرض کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم توسل و استغاثہ کو شرک قرار دیتے ہیں .اور اس کا ارتکاب کرنے والے کا مال و جان مباح سمجھتے ہیں؟

اگر ہم سلف صالح کی پیروی کے دعوی دار ہیں تو ان کی سیرت تو یہی تھی جیسا کہ مسعودی نے بھی نقل کیا ہے:

((في سنة ثلاث وخمسين هلك زياد بن ابيه وقد كان كتب الى معاوية أنّهٗ قد ضبط العراق بيمينه وشمالهُ فارغة فجمع لها الحجاز مع العراقين واتّصلت ولايتهُ المدينة فاجتمع الصغير والكبير بمسجد رسول الله ﷺ وضجّوا الى الله ولاذوا بقبر النبي ﷺ ثلاثة أيّام لعلّهم بما هو عليه من الظّلم والعسف ، فخرجت في كفّه بثرةٌ ثمّ سرّت واسودّت فصارت آكلة سوداء فهلك بذلك))(۱)

---

۱. مروج الذهب ۳: ۳۲

سوال۹۰: کیا یہ درست ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت محمد بن ابوبکرؓ کے نام جو خط لکھا تھا اس میں اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ خلافت حضرت علیؑ کا حق تھا اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے اسے غصب کر لیا تھا جبکہ ان کے پاس کوئی شرعی جواز بھی نہ تھا۔

((فلمّا اختار الله لنبيّه ماعندهُ وأتمّ لهُ ما أظهر دعوته وأفلج حجتهُ ، قبضه الله اليه فكان أبوک وفاروقه 'أوّل من ابتزهُ وخالفهُ على ذلک .اتّفقا واتسقا ثمّ دعواهُ الى أنفسهما))(۱)

سوال۹۱: کیا یہ حقیقت ہے کہ حضرت معاویہؓ کے چار باپ تھے اور ان کی ماں ہندہ اپنے زمانے کی مشہور بدکار عورت شمار ہوتی تھیں اور اس نے اپنے گھر پر پرچم لگا رکھا تھا جو بدکار عورتوں کی علامت ہوتا تھا؟ جیسا کہ اس تلخ حقیقت کو زمخشری، ابوالفرج اصفہانی، ابن عبدربّہ اور ابن کلبی نے نقل کیا ہے:

((كان معاوية لعمارة بن وليد بن المغيرة المخزومي ولمسافر بن أبي عمرو ولأبي سفيان ولرجل آخر سمّاهُ وكانت هند أمة من المغيلمات وكان أحبّ الرّجال اليها السّودان ...))(۲)

حضرت معاویہؓ کے چار باپ تھے عمارہ بن ولید، مسافر بن ابوعمرو، ابوسفیان اور ایک اور شخص۔ اسی طرح ان کی ماں ہندہ پرچم دار بدکار عورت تھیں اور وہ کالے حبشی مردوں کو بہت پسند کرتی تھیں۔

اسی طرح امام زمخشری لکھتے ہیں: کہ حضرت معاویہؓ کے چار باپ تھے اور ان کے نام بھی ذکر کئے ہیں۔(۳)

۱۔شرح ابن ابی الحدید۳:۱۸۸ ۲۔مثالب العرب:۷۲

۳۔ربیع الابرار۳:۵۴۹؛الاغانی۹:۴۹؛العقد الفرید۶:۸۶و۸۸

سوال۹۲: کیا یہ درست ہے کہ حضرت معاویہؓ اپنی خلافت کے دوران بیرون ممالک سے شراب منگوا کر پیتے تھے؟ جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے ابن بریدہ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ایک دن میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دسترخوان بچھوایا، کھانا کھانے کے بعد انہوں نے خود بھی شراب پی اور میرے باپ کو بھی دی، لیکن میرے باپ نے یہ کہہ کر واپس پلٹا دی کہ جب سے پیغمبر ﷺ نے اسے حرام قرار دیا ہے اس دن سے میں نے اسے لب سے نہیں لگایا:

((عبدالله بن بريده قال : دخلت أنا وأبى على معاوية فأجلسنا على الفرش ، ثمّ أُتينا بالطعام فأكلنا ثمّ أُتينا بالشراب فشرب معاوية ثمّ ناول أبى ،ثمّ قال: ماشربنا منذ حرّمهُ رسول الله ﷺ))(۱)

سوال۹۳: کیا یہ درست ہے کہ حضرت معاویہؓ نے امام حسن بن علیؑ کے ساتھ صلح میں یہ لکھ کر دیا تھا کہ وہ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر نہیں کریں گے؟ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس شرط کی خلاف ورزی کی اور اپنے بعد یزید کو اپنا ولی عہد بنا دیا، پس اس اعتبار سے یزید کی حکومت شرعی نہیں ہو گی؟

تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم جوانان جنّت کے سردار امام حسینؑ کو اس ناجائز حکومت کی مخالفت کرنے کی وجہ سے باغی کہتے ہیں جبکہ ہم خود حکومتوں کی مخالفت کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ غیر شرعی ہیں؟!

ابن حجر لکھتے ہیں:

((هذا ما صالح عليه الحسن رضى الله عنه معاوية ...وليس لمعاوية أن يعهّد الى أحد من بعده عهدا بل يكون الأمر بعدهُ شورى بين المسلمين))(۲)

۱۔مسند احمد۵:۳۴۷

۲۔الصواعق المحرقۃ:۸۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال ۹۴: کیا یہ حقیقت ہے کہ حضرت معاویہؓ دین اسلام پر نہیں مرے تھے؟ جیسا کہ اہل سنّت کے بزرگ علماء حمّانی انہیں مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور عبدالرزاق، حاکم نیشاپوری اور علی بن جعد بغدادی ان سے شدید متنفر تھے۔

۱۔ مخلد شعیری کہتے ہیں: میں عبدالرزاق کے درس میں موجود تھا کہ کسی نے معاویہؓ کا ذکر کیا تو انہوں نے فورا فرمایا: مجلس کو ابوسفیان کے بیٹوں کے نام سے نجس و گندا مت کرو۔(۱)

۲۔ زیاد بن ایوب کہتے ہیں: میں نے یحیٰی بن عبدالحمید حمانی سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے معاویہؓ اسلام کے ماننے والے اور اس کے پیروکار نہیں تھے۔(۲)

۳۔ ابن طاہر کہتے ہیں: حاکم نیشاپوری حضرت معاویہؓ سے منحرف اور روگردان تھے وہ معاویہ اور اس کے خاندان کی توہین میں حد سے بڑھ چکے تھے اور کبھی بھی اس پر پشیمان نہ ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ جب بنواُمیہ نے انہیں گھر میں نظر بند کر رکھا تھا اور درس و تدریس کی اجازت نہیں دیتے تھے تو ایک دن ابوعبدالرحمٰن سلمی ان کے پاس گئے اور کہا کہ کونسی بڑی بات تھی کہ معاویہؓ کی شان میں ایک ہی حدیث مسجد میں بیان کر دیتے اور اس مصیبت سے چھٹکارا پا جاتے؟ تو اس پر حاکم نے تین بار کہا: لا یجیء من قلبی. میرا دل اسے قبول نہیں کرتا۔(۳)

۴۔ امام علی بن جعد متوفٰی ۲۳۴ھ کہتے ہیں: ((ولکن معاویة ما أکره أن یعذبه الله))(۴)

اگر خدا معاویہ کو عذاب میں مبتلا کر دے تو مجھے اس کا کوئی دکھ نہیں ہے۔

۱۔ میزان الاعتدال ۲:۶۱۰. کنت عند عبد الرزاق ،فذکر رجل معاویة فقال: لا تقذر مجلسنا بذکر ولد أبی سفیان

۲۔ میزان الاعتدال ۴:۳۹۲. سمعت یحیٰی بن عبدالحمید الحمانی یقول: کان معاویة علی غیر ملّة الاسلام.

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۱۷:۱۷۵؛ تذکرۃ الحفاظ ۳:۱۰۵۴؛ المنتظم ۷:۲۷۵

۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰:۴۶۴؛ تاریخ بغداد ۱۱:۳۶۴

سوال ۹۵: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت معاویہؓ منبر سے خطبہ دیتے وقت ریح خارج کر دیا کرتے؟ جیسا کہ علاّمہ زمخشری نے اشارہ کیا ہے:

ایک دن حضرت معاویہؓ نے تقریر کرتے وقت ریح خارج کی اور اس کی توجیہ کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! خداوند متعال نے ہمارے جسم کو پیدا کرنے کے بعد اس میں ہوا بھر دی اور انسان اس ہوا کو نہیں روک سکتا. اچانک صعصہ بن صوحان کھڑے ہوئے اور کہا: ہاں یہ درست ہے لیکن اس کی جگہ لیٹرین ہے اور منبر پر انجام دینا بدعت ہے۔(۱)

سوال ۹۶: کیا یہ صحیح کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی فضیلت میں جتنی بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ ہمارے علماء اور سلف نے اس حقیقت کا اقرار کیا ہے جن میں سے ابن تیمیہ، عینی، ابن حجر اور فیروز آبادی ہیں:

۱۔ ابن تیمیہ کہتے ہیں: ((طائفة وضعوا لمعاویة فضائل ورووا الحدیث عن النبی ﷺ فی ذلک کلّها کذب))(۲)

ایک گروہ نے معاویہ کی شان میں احادیث گھڑی ہیں اور انہیں نبیؐ کی طرف نسبت دے دی ہے جبکہ یہ سب جھوٹی احادیث ہیں۔

۲۔ عینی کا کہنا ہے: ((فان قلت : قد ورد فی فضله . معاویة . أحادیث کثیرة . قلت : نعم ،لکن لیس فیه حدیث صحیح یصح من طرف الاسناد . نصّ علیه ابن راهویه

۱۔ ربیع الابرار ۴:۱۷۲. أفلتت من معاویة ریح علی المنبر فقال: یاأیهاالنّاس انّ الله خلق أبدانا وجعل فیها أرواحا فما تمالک النّاس أن یخرج منهم ،فقام صعصعه بن صوحان فقال: أمّا بعد فانّ خروج الأرواح فی المتوضأت سنّة وعلی المنابر بدعة،واستغفر الله لی ولکم.

۲۔ منهاج السنّة ۲:۲۰۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

والنسائي وغيرهما، ولذلک قال البخاري: باب ذکر المعاوية ولم يقل : فضله ولا منقبته))(۱)

اگر کہو کہ معاویہؓ کی شان میں بہت زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں تو ہم کہیں گے کہ یہ بالکل درست ہے لیکن ان میں سے کسی ایک کی بھی سند صحیح نہیں ہے اور اس کی تائید ابن راہویہ، نسائی اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے بھی کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بخاری نے (باب ذکر معاویہؓ) یعنی معاویہ کے نام سے تو ایک باب لکھا ہے لیکن یہ نہیں کہا کہ باب فضائل معاویہؓ۔ (اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ ان روایات میں سے کوئی ایک بھی درست نہیں ہے۔)

۳۔ شوکانی کہتے ہیں: ((اتفق الحفّاظ علی أنه لم يصحّ في فضل معاوية حديث))
حفاظ حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ معاویہ کی فضیلت میں ایک بھی صحیح حدیث بیان نہیں ہوئی۔ (۲)

۴۔ ابن حجر نے اسحاق بن محمد سوسی کے حالات زندگی میں لکھا ہے:
((ذلک الجاهل الّذي أتی بالموضوعات السّمجة في فضائل معاوية ،رواها عبيدالله السقطي عنه فهو المتّهم بها أوشيخه))(۳)

یہ وہی جاہل و نادان شخص ہے جس نے معاویہ کی شان میں جھوٹی احادیث گھڑی ہیں اور عبید اللہ سقطی نے اس سے نقل کی ہیں ان دونوں میں سے کوئی ایک احادیث جعل کرنے میں متہم ہے۔

۱۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۱۶:۲۳۹
۲۔ الفوائد المجموعۃ: ۴۰۷ و ۲۲۳، ح ۱۹۲
۳۔ لسان المیزان ۱:۳۷۴؛ سفر السعادۃ ۲:۲۴۰، فیروز آبادی؛ کشف الخفاء: ۴۲۰، عجلونی؛ عمدۃ القاری ۱۶:۲۳۹

سوال ۹۷: کہا جاتا ہے کہ مامون الرشید حضرت معاویہؓ کو منبروں پر گالیاں دینے کا حکم دیتا جیسا کہ ہمارے علماء نے اسے بیان کیا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم پھر بھی اس کا احترام کرتے ہیں:

((قيل للمأمون :لو أمرت بلعن معاوية ؟ فقال: معاويةُ لايليق أن يذکر في المنابر ، لکن أفتح أفواه أجلاف العرب ليلعنوه في السّوق والمحلّة والسّکة وطرفهم))(۱)

سوال ۹۸: کیا یہ درست ہے کہ حضرت علیؑ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کی تہمت لگانا ایک سیاسی کھیل تھا اور اس کے اصلی کھلاڑی حضرت معاویہؓ اور بنو امیہ تھے جو حضرت علیؑ کو حکومت سے دور رکھنا چاہتے تھے؟ جیسا کہ ابن سیرین نے لکھا ہے:

((ما علمت أنّ عليّا اتهم في قتل عثمان حتّی بُويع)) (۲)

مجھے نہیں معلوم کہ لوگوں کے حضرت علیؑ کی بیعت کرنے سے پہلے ان پر قتل عثمانؓ کی تہمت لگائی گئی ہو۔

سوال ۹۹: کیا یہ حقیقت ہے کہ سب سے پہلے جس نے قبر پیغمبر ﷺ کی زیارت سے روکا اور اسے پتھر سے تعبیر کیا وہ مروان بن حکم تھا جس کے باپ کو پیغمبر ﷺ نے جلاوطن کیا تھا؟ جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے:

((أقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر .فقال : أتدري ما تصنع ؟ فأقبل عليه ،فاذا هو أبو أيوب ؟ فقال: نعم جئت رسول الله ﷺ ولم آت الحجر .سمعت رسول الله ﷺ يقول : لا تبکوا علی الدّين اذا وليه أهله ولکن أبکوا عليه اذا وليه غير أهله)) (۳)

۱۔ تاریخ الخلفاء: ۳۵۱؛ تاریخ طبری ۷:۱۸۷؛ اسرار الامامۃ: ۳۷۷
۲۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۱۵:۲۲۹
۳۔ مسند احمد ۵:۴۲۲؛ المستدرک علی الصحیحین ۴:۵۶۰، ح ۸۵۷۱ فاخذ برقبتہ وقال:...

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک دن مروان بن حکم نے دیکھا کہ کوئی شخص قبر پیغمبرؐ پر چہرہ رکھے ہوئے (راز و نیاز کر رہا ہے) تو اس نے اس کی گردن سے پکڑ کر کہا: کیا تو جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے؟ جب آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ ابو ایوب انصاری تھے. کہنے لگے: ہاں! میں پیغمبر ﷺ کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا. اور میں نے پیغمبر ﷺ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: جب دین کی سرپرستی اس کے اہل لوگ کر رہے ہوں تو اس پر مت گریہ کرو بلکہ دین پر اس وقت رو و جب اس کی سرپرستی نااہلوں کے ہاتھ میں آجائے.

حاکم نیشاپوری اور امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

مروان کے بعد حجاج بن یوسف نے بھی قبر پیغمبر ﷺ کو بوسیدہ ہڈیوں اور اور لکڑی سے تعبیر کیا اور آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنے والوں کو سختی سے منع کرتے ہوئے کہا جیسا کہ مبرد (۱) نے لکھا ہے:

((قال حجاج بن یوسف لجمع یریدون زیارة قبر رسول الله ﷺ من الکوفة : تبّا لهم ! انهم یطوفون بأعواد ورمّة بالیة ، هلاّ یطوفون بقصر أمیر المؤمنین عبدالملک ألا یعلمون أنّ خلیفة المرء خیر من رسوله))(۲)

حجاج نے قبر پیغمبر ﷺ کی زیارت کے لئے آنے والے کوفیوں سے کہا: وائے ہو تم پر لکڑیوں اور ریت کے ٹیلے کا طواف کرتے ہو، امیر المؤمنین عبدالملک کے قصر کا طواف کیوں نہیں کرتے. کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کسی شخص کے خلیفہ کا مقام اس کے رسول سے بلند ہوتا ہے.

کیا یہ نور رسالت کو محو کرنے کی سازش نہیں ہے؟ اور کیا ہم جو سلف صالح کی پیروی کا دعوی کرتے ہیں کہیں مروان بن حکم یا حجاج بن یوسف کے پیروکار تو نہیں ہیں. جس نے خانہ کعبہ کو منجنیقوں کا نشانہ بنایا؟

۱۔ ان کا نام محمد بن یزید ابو العباس بصری متوفی ۲۸۶ھ تھا ذہبی نے ان کے بارے میں لکھا ہے: کان اماما ،علّامة ... فصیحا مفوها موثقا. سیر اعلام النبلاء ۱۳: ۵۷۶

۲۔ الکامل فی اللغة والأدب ۱: ۱۸۰؛ شرح ابن ابی الحدید ۱۵: ۲۴۲

البتہ اس میں شک بھی نہیں ہے اس لئے کہ امام محمد بن عبد الوہاب کا یہ جملہ کہ میرا عصا رسول اکرم ﷺ سے بہتر ہے یہ حجاج بن یوسف کی پیروی کی واضح دلیل ہے:

((قال بعض أتباعه بحضرته : عصای هذه خیر من محمد لأنّه ینتفع بها فی قتل الحیّة والعقرب ونحوها ومحمّد قد مات ولم یبق فیه نفع، وانّما هو طارش))(۱)

سوال ۱۰۰: کیا یہ درست ہے کہ بنو امیہ در حقیقت عجمی عیسائی تھے اور روم سے غلام بنا کر لائے گئے تھے؟

جیسا کہ حضرت علیؑ نے حضرت معاویہؓ کے نام ایک خط میں لکھا: ولا الصّریح کاللصیق (۲)

اسی طرح ابو طالب نے اپنے ایک شعر میں امویوں کو اپنے دادا کا غلام کہا ہے جو سمندر کی دوسری جانب سے جزیرۃ العرب میں لائے گئے اور ان کی آنکھیں بھینگی اور ٹیڑھی تھیں. (۳)

قدیما أبوهم کان عبدا لجدّنا

بنی أمیّة شهلاء جاش بها البحر

سوال ۱۰۱: کیا یہ صحیح ہے کہ یزید بن معاویہؓ کے دور خلافت میں مدینۃ الرسول پر حملہ اور اس کے نتیجہ میں ہزاروں مومنین اور خاص طور پر صحابہ کرامؓ کے قتل اور اسی طرح یزید کے کمانڈر مسلم بن عقبہ اور اس کے فوجیوں کا اہل مدینہ کی عورتوں سے زنا اور اس کے بعد ہزاروں بچوں کا اس فعل حرام سے پیدا ہونا، یہ ساری سازش حضرت معاویہؓ کے دور میں ہی تیار کی جا چکی تھی؟ جیسا کہ سمہودی نے لکھا ہے:

((أخرج ابن أبی خیثمه بسند صحیح الی جویریة بن أسماء : سمعت أشیاخ أهل المدینة یتحدّثون أنّ معاویة رضی الله عنه لمّا احتضر دعا یزید، فقال له : انّ لک

---

۱. الدرر السنیة ۱: ۴۲ تالیف امام کعبہ زینی دحلان

۲. شرح نہج البلاغہ محمد عبدہ ۳: ۱۹؛ شرح ابن ابی الحدید ۱۵: ۱۱۷، مکتوب ۱۷

۳. شرح ابن ابی الحدید ۱۵: ۲۳۴؛ ہاشم و امیہ فی الجاہلیۃ: ۲۷

من أهل المدينة يوما ،فان فعلوها فارمهم بمسلم بن عقبة .فانّي عرفت نصيحتهُ ...))(۱)

ابن ابی خیثمہ نے جویریہ بن اسماء سے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے: کہ میں نے اہل مدینہ کے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی جب وفات کا وقت آیا تو اس نے یزید کو بلا کر کہا: آخر کار اہل مدینہ تمہاری مخالفت کریں گے اگر ایسی صورت حال پیش آئے تو مسلم بن عقبہ کو ان سے جنگ کے لئے بھیجنا اس لئے کہ میں اس کی اپنے سے وفاداری اور خیر خواہی سے کاملاً آشنا ہوں۔

پس جب یزید نے حکومت سنبھالی تو عبداللہ بن حنظلہ اور دوسرے افراد اس کے پاس آئے، یزید نے ان کا بہت اچھا استقبال کیا اور تحائف سے نوازا لیکن چونکہ وہ اس کے غیر شرعی اعمال کو دیکھ چکے تھے جب واپس مدینہ پہنچے تو اہل مدینہ کو اس کے خلاف بھڑکایا اور اسے حکومت سے ہٹانے کا کہا۔ لوگوں نے بھی اس کی حمایت کی لیکن جب یزید کو اس کی خبر ملی تو اس نے مسلم بن عقبہ کو روانہ کیا۔ پہلے تو وہ مدینہ والوں کی تعداد دیکھ کر گھبرا گیا لیکن بنو حارثہ کی خیانت کی وجہ سے اس کا لشکر مدینہ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا... بہت سے لوگ مارے گئے اور اس شرط پر صلح ہوئی کہ پورا اہل مدینہ یزید کا غلام بن کر رہے گا اور وہ جیسے چاہے گا ان سے سلوک کرے گا۔

سوال ۱۰۲: کیا یہ درست ہے کی یزید نے اہل مدینہ کے قتل عام، لوٹ مار، زخمی صحابہ کرام اور تابعین کو پھانسی لگانے کا حکم دیا تھا جس کے نتیجہ میں انصار و مہاجرین میں سے سات سو صحابہ کرامؓ اور دس ہزار سے زیادہ عام اہل مدینہ کا ناحق خون بہایا گیا جبکہ اس ناحق خون کے بدلے میں یزید اجر الٰہی کا مستحق قرار پایا اس لئے کہ وہ مجتہد تھا اور جب کوئی مجتہد خطا کرتا ہے تو اجر الٰہی کا مستحق قرار پاتا ہے؟(۲)

۱۔ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ۱: ۱۳۰، دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۔ وفاء الوفاء ۱: ۱۳۲؛ تاریخ الاسلام: ۲۳۵

سوال ۱۰۳: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ صحابی رسولؐ اور یزید کے کمانڈر مسلم بن عقبہ نے اہل مدینہ کو قیدی بنایا اور مسلمان عورتوں سے بدفعلی کی؟ جیسا کہ سمہودی نے نقل کیا ہے:

((أنّهم سبوا الذرية واستباحوا الفروج وانّهُ كان يقال: لأولئك الأولاد من النساء اللاتي حملن : أولاد الحرّة .قال : ثمّ أُحضر الأعيان لمبايعة يزيد فلم يرض الاّ أن يبايعوهُ على أنّهم عبيد يزيد فمن تلكأ أمر بضرب عنقه...)) (۱)

۱۔ تاریخ الاسلام، حوادث سال ۸۰۔۶۱. ذہبی کہتے ہیں کہ ایک عورت نے مسلم بن عقبہ سے انتقام لینے کی خاطر اس کی قبر کھودی تو کیا دیکھا کہ ایک سانپ اس کی ناک پر ڈس رہا ہے اس نے اس کی لاش نکالی اور پھانسی کے پھندہ پر لٹکا دی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیعہ

سوال ۱۰۴: کیا یہ صحیح ہے کہ ہم اہل سنّت نے پیغمبر ﷺ پر لگائی جانے والی تہمتوں سے بچنے کے لئے جن کا تذکرہ سوال نمبر ۱۷ میں ہوا شیعوں کی طرف اس بات کی نسبت دے دی ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے وحی پہنچانے میں غلطی کر دی. کیونکہ طے یہ تھا کہ حضرت علیؑ کو وحی پہنچائیں جبکہ غلطی سے پیغمبر ﷺ کو پہنچا بیٹھے؟ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بات شیعوں کی کسی کتاب میں نہیں ملتی .میں نے اس بارے میں پوری تحقیق کی ہے بلکہ جس نے سب سے پہلے اس جھوٹ کی نسبت شیعوں کی طرف دی ہے وہ عامر شعبی ہے جو حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں کا سخت دشمن تھا اور پھر ابن عبدربہ نے بھی بغیر تحقیق کیے اسے نقل کر ڈالا.(۱)

سوال ۱۰۵: کیا یہ درست ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے بہت زیادہ شیعہ تھے؟ جیسا کہ ابوحاتم، ابن خلدون، احمد امین اور صحی صالح نے اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے:

۱۔ابوحاتم:((انّ أوّل اسم لمذهب ظهر فی الاسلام هو الشیعة و کان هذا لقب أربعة من الصحابة : ابو ذر ،عمار ، مقداد و سلمان ...))(۲)

اسلام میں سب سے پہلا نام جو کسی مذہب کے لئے ظاہر ہوا وہ شیعہ ہے .اور یہ پیغمبر ﷺ کے چار صحابیوں ابوذر، عمار، مقداد اور سلمانؓ کا لقب تھا.

۱۔العقد الفرید۲:۳۱۱؛ افتری علی المذاہب الاربعہ۴:۷۵

۲۔الزینۃ فی الکلمات الاسلامیۃ۳:۱۰

۲۔ابن خلدون:((کان جماعة من الصحابة یتشیّعون لعلیّ و یرون استحقاقهٔ علی غیره))(۱)

صحابہ کرامؓ کا ایک گروہ حضرت علیؑ کے شیعہ تھے اور انہیں دوسروں پر مقدم سمجھتے تھے.

۳۔احمد امین:((وقد بدأ التشیّع من فرقة من الصحابة کانوا مخلصین فی حبّهم لعلیّ یرونهٔ أحقّ بالخلافة لصفات رأوها فیه .ومن أشهرهم سلمان و ابوذر و المقداد))(۲)

تشیع کی ابتدا حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے ہوئی جو حضرت علیؑ کی محبت میں مخلص اور خلافت کے سلسلے میں ان کے اندر پائی جانے والی صفات کی وجہ سے انہیں زیادہ حقدار سمجھتے تھے اور ان میں سے مشہور ترین صحابہ سلمان، ابوذر اور مقداد تھے.

۴۔صحی صالح:((کان بین الصحابة حتّی فی عهد النبیّ شیعة لربیبة علیّ .منهم ابو ذر ، المقداد ...جابر بن عبدالله ،أبی بن کعب ،ابو طفیل ، عباس بن عبدالمطلب وجمیع بنیه و عمار و ابو ایوب))(۳)

پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہی صحابہ کرامؓ کے درمیان حضرت علیؑ کے شیعہ اور ان کے خیر خواہ موجود تھے جن میں ابوذر، مقداد، جابر بن عبداللہ، ابی بن کعب، ابوطفیل، عباس بن عبدالمطلب، ان کے تمام بیٹے اور عمار وابوایوبؓ تھے.

ہم جو حبّ صحابہ رحمة الله اور بغض صحابہ لعنة الله کے نعرے لگاتے ہیں اور شیعوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں تو کیا یہ ان صحابہؓ کو کافر و مشرک کہنا نہیں ہے؟ اور پھر اگر شیعہ ان صحابہؓ کی پیروی کرتے ہوئے حضرت علیؑ کو خلافت کا حق دار سمجھتے ہیں تو ان کو برا بھلا کیوں کہتے ہیں؟ جبکہ ہمارا

۱۔مقدمہ ابن خلدون۳:۳۶۴ ۲۔ضحی الاسلام۳:۲۰۹

۳۔النظم الاسلامیۃ:۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

نظریہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ ہدایت کے چراغ ہیں جس کی پیروی کرلیں کامیاب ہوں گے؟اس کا مطلب تو یہ ہے کہ شیعہ حق پر ہیں اور ہم باطل پر اس لئے کہ ہم اتنے سارے صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھ رہے ہیں!!

سوال۱۰۶: کیا یہ صحیح ہے کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین وفقہاء کے درمیان ایسے افراد بھی تھے جو حضرت علیؑ کو تمام صحابہ کرامؓ سے افضل سمجھتے تھے؟ جیسا کہ ہمارے علماء نے لکھا ہے:

۱۔ابن عبدالبر:((روی عن سلمان و ابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی وسعید الخدری وزید بن أرقم رضی الله عنهم : أنّ علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه أوّل من أسلم وفضّله هؤلاء علی غیره))(۱)

۲۔شعبہ بن حجاج:وہ کہتے ہیں: حکم بن حتیبہ حضرت علیؑ کو حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ پر ترجیح دیا کرتے تھے.(۲)

سوال۱۰۷: کیا یہ صحیح ہے کہ علمائے اہل سنت جیسے آلوسی ،نووی اور ابن حجر بعض لوگوں کے لئے علم غیب کو جائز قرار دیتے ہیں؟ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہمارے اور شیعوں کے عقیدہ میں کیا فرق ہے وہ بھی تو پیغمبر ﷺ اور اپنے آئمہ معصومین کے لئے علم غیب کا جاننا جائز سمجھتے ہیں لیکن ہم ان پر اعتراض کرتے ہیں:

۱۔آلوسی:اس آیت مجیدہ((قل لایعلم من فی السّمٰوٰت والأرض الغیب))(۱) کے ذیل میں لکھتے ہیں:

((لعلّ الحقّ أنّ علم الحقّ المنفی عن غیرہ جلّ وعلاھو ماکان للشخص بذاتہ أی

۱۔تہذیب الکمال۲۰:۴۸،موسسۃ الرسالۃ

۲۔سیر اعلام النبلاء،۵:۲۰۹ ۳۔النمل:۶۵

بلا واسطة فی ثبوته له' وماوقع للخواص لیس من هذاالعلم المنفی فی شیء وانّما هو من الواجب عزّوجلّ افاضة منه علیهم بوجه من الوجوه فلایقال: (انّهم یعلمون بذلک المعنیٰ فانّه کفر) بل یقال : انّهم أظهروا وأطلعوا علی الغیب))(۱)

حق یہ ہے کہ وہ علم غیب جس کی خدا کے غیر سے نفی کی گئی ہے وہ ذاتی اور بغیر واسطے کے ہے.اور وہ علم غیب جو خاص لوگوں کے پاس ہے وہ عنایت پروردگار ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ذاتی علم رکھتے ہیں کیونکہ یہ کفر ہے بلکہ یہ کہا جائے گا کہ انہوں نے علم غیب پر اطلاع حاصل کی ہے.

۲۔نووی:((لایعلم ذلک استقلالا الاّ باعلام الله لهم))

علم غیب مستقل طور پر حاصل نہیں کیا جاسکتا بلکہ خداوند متعال کی طرف سے انہیں عنایت کیا جاتا ہے.

۳۔ابن حجر:((اعلام الله تعالی للأنبیاء والأولیاء ببعض الغیوب ممکن لایستلزم محالا بوجه وانکار وقوعه عناد لأنّهم علموا باعلام الله واطلاعه لهم))(۲)

خدا کا اپنے انبیاء واولیاء کو کچھ علم غیب عطا کرنا ممکن ہے اور اس کا انکار کرنا عناد اور دشمنی ہے کیونکہ خدا نے ان کو یہ علم غیب عطا کیا ہے۔

سوال۱۰۸: کیا یہ صحیح ہے کہ صدر اسلام میں کچھ ایسے افراد بھی تھے جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور کلام بھی کیا جسے رجعت کہا جاتا ہے جیسا کہ زید بن خارجہ(۳) حضرت عثمانؓ کے دور میں مرے اور دوبارہ زندہ ہوگئے.اسی طرح کے دسیوں نمونے ابن ابی الدنیا متوفی ۲۸۱ھ نے اپنی کتاب میں ذکر کئے ہیں اور صحابہ کرامؓ وتابعین میں سے بھی ابوالطفیل (۴) اور اصبغ بن نباتہ رجعت کے قائل تھے.(۵)

۱۔روح المعانی ۲۰:۱۱ ۲۔الفتاوی الحدیثیہ:۲۲۳

۳۔من عاش بعد الموت:۲۰،شمارہ۱۱؛اسد الغابہ۲:۲۲۷

۴۔المعارف:۳۴۱ ۵۔تہذیب الکمال۳:۳۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا وجہ ہے کہ ہم اسی عقیدہ کی وجہ سے شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں جبکہ خود صحابہ کرامؓ اور علمائے اہلسنّت بھی اس کے معتقد تھے؟

اور کیا وجہ ہے کہ جابر بن یزید جعفی جیسے محدّث کو اس عقیدہ کی وجہ سے ترک کر دیا جائے جیسا کہ صحیح مسلم کے شروع میں ان تلخ اعترافات کو بیان کیا گیا ہے۔(۱)

سوال ۱۰۹: کیا یہ درست ہے کہ امام شافعی، امام رازی، امام یحیٰی بن معین، اور اسی طرح اہل سنّت کے بہت سے مسلمانوں کے سامنے تقیہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں؟ جیسا کہ معروف مفسّر اہل سنّت فخر رازی نے اس آیت مجیدہ: ((الا أن تتقوا منهم تقاه))(۲) کے ذیل میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا اور امام شافعی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے: اس آیت مجیدہ کا ظاہر کافروں کے سامنے تقیہ کرنے پر دلالت کر رہا ہے لیکن اگر مسلمانوں کے درمیان بھی ایسی صورت حال پیش آجائے تو بھی جان و مال بچانے کی خاطر تقیہ کرنا جائز ہے۔(۳)

امام ذہبی، یحیٰی بن معین جو خلق قرآن کے مسئلہ میں حکومت کی ہمراہی کر رہے تھے ان کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں: ((هذا أمر ضيق ولا حرج على من أجاب في المحنة، بل ولا أكره على صريح الكفر عملا بالآية. وهذا هو الحق وكان يحيىٰ بن معين من أئمة السّنة فخاف من سطوة الدولة وأجاب تقيّة)) (۴)

امام یحیٰی بن معین نے حکومت کے خوف کی وجہ سے تقیہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

۱۔ صحیح مسلم ۱: ۱۰۱، باب الکشف عن معایب رواۃ الحدیث
۲۔ آل عمران: ۲۸
۳۔ التفسیر الکبیر ۸: ۱۳
۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۱: ۸۷

پس کس لئے ہم تقیہ کرنے کی وجہ سے شیعوں پر اعتراض اور انہیں کافر کہتے ہیں جبکہ ہمارے مذہب میں بھی مسلمانوں کے سامنے تقیہ جائز ہے؟! اگر آپ یہ جواب دیں کہ فقط کافروں کے سامنے تقیہ جائز ہے تو پھر کیا بنوامیہ اور بنوعباس کافر تھے کہ امام یحیٰی بن معین ان کے سامنے تقیہ کیا کرتے؟

سوال ۱۱۰: کیا یہ صحیح ہے کہ امام زہری کی قبر پکی اینٹوں سے بنائی گئی ہے اور اسے پلستر بھی کیا گیا ہے؟ جیسا کہ امام ذہبی کا کہنا ہے۔(۱) محمد بن سعد عن حسين بن متوكل العسقلاني ...رأيت قبره .زهري. مسنما مجصصا. جبکہ ہمارے پاس حدیث ہے کہ: ((نهى النبيّ أن يجصص القبور))(۲)

رسول اللہ ﷺ نے پکی قبریں بنانے سے منع فرمایا ہے۔

کیا اب بھی امام بخاری کی قبر خرتند میں پکی نہیں بنائی گئی ہے اور اس کے اوپر مقبرہ موجود نہیں ہے اسی طرح کیا پیغمبر اسلام ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبریں زمین سے ایک میٹر بلند اور ان پر روضہ موجود نہیں ہے؟ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم شیعوں پر پکی قبریں بنانے کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں اور انہیں قبروں کے پجاری کہتے ہیں جبکہ ہم خود یہ سب اعمال انجام دیتے ہیں؟!

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۵: ۳۴۹
۲۔ صحیح مسلم ۳: ۶۳؛ سنن ترمذی ۳: ۲۰۸؛ سنن ابن ماجہ ۱: ۴۷۳؛ ابوداؤد ۳: ۲۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

فقہاء ومحدثین سلف

سوال ۱۱۱: کیا یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت کے موجودہ چار مذہب پانچویں صدی میں قادر باللہ کے حکم پر باقاعدہ طور پر وجود میں آئے اور اس کی وجہ مالی واقتصادی مشکلات تھیں کیونکہ قادر باللہ نے اعلان کیا کہ جو مذہب اس قدر پیسے ادا کرے گا اسے حکومتی سطح پر تسلیم کیا جائے گا.ان چاروں مذاہب نے پیسے مہیا کرلئے لیکن شیعہ عالم سید مرتضی اتنے پیسے مہیا نہ کرسکے لہذا ان کا مذہب تسلیم نہ کیا گیا جبکہ اس سے پہلے کسی خاص مذہب کی پیروی کرنا ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا جیس کہ دہلوی نے اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے.(۱)

سوال ۱۱۲: کیا یہ درست ہے کہ علمائے اہل سنت میں سے علم رجال کے ماہر امام یحیی بن معین خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر نازیبا جملات کہا کرتے جیسا کہ ہماری کتب میں موجود ہے:

((صلّی الله علیها . أی علی الجاریة الجمیلة ...وعلی کلّ ملیح))(۲)

درود خدا ہو خوبصورت لڑکی اور ہر جذب کرنے والی عورت پر.

۱۔ادوار اجتہاد:۲۰۴؛روضات الجنات ۴:۲۰۶.کتاب دین اور زندگی کے سلفی مؤلف صفحہ نمبر ۲۴ پر لکھتے ہیں: حنفی مذہب ابوحنیفہ کے مرنے کے بعد چوتھی اور پانچویں صدی میں غزنویوں، سلجوقیوں اور عثمانیوں کی حمایت رائج ہوا.

۲۔تہذیب الکمال ۲۰:۲۳۱

سوال ۱۱۳: کیا یہ صحیح ہے کہ ہم حنفیوں کے نزدیک اگر چند امام جماعت ایک جگہ پر اکٹھے ہوں تو وہی امامت کروائے گا جس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو یا جس کا آلہ تناسل سب سے بڑا ہو؟ جیسا کہ شرنبلانی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ نے اپنی کتاب میں یہی فتوی دیا ہے:

((اذا اجتمع قوم ولم یکن بین الحاضرین صاحب منزل اجتمعوا فیه ...فالأحسن زوجة لشدة عنقه فاکبرهم رأسا ،وأصغر هم عضوا فاکثر هم مالا فاکبرهم جاها))(۱)

سوال ۱۱۴: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے مذہب کے بہت سے آئمہ،فقہاء،محدثین سلف ،بزرگان ولدزنا اور حرام زادے تھے جیسا کہ امام زہری نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے؟ میں نے یہ بات امام ابن حزم کی کتاب المحلی میں پڑھی تو بہت فکر کی کہ کیا ہمارے لئے حرام زادوں کی پیروی کرنا واجب ہے؟!

جہاں پہ انہوں نے حرام زادے کی امامت میں نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے وہاں پر امام زہری سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

((عن الزهری قال: کان آئمة من ذلک العمل ، قال و کیع : یعنی من الزّنا))(۲)

امام زہری نے کہا: آئمہ اسی عمل سے پیدا ہوئے تھے.وکیع کہتے ہیں: یعنی زنا سے.

شعبہ اپنے باپ کی وفات کے دو سال بعد،ہرم [ذہبی کہتے ہیں: وہ انتہائی عابد اور حضرت عمر وابوبکرؓ کی خلافت کے دوران فارس کی جنگوں میں لشکر کے کمانڈر اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں گورنر بھی رہے اور حضرت عمرؓ کے نزدیک قابل اعتماد تھے لیکن چونکہ کئی سال ماں کے شکم میں رہے تھے لہذا پیدا ہونے سے پہلے ان کے دانت نکل چکے تھے اسی لئے ان کا نام ہرم رکھ دیا گیا.(۳)

۱۔مراقی الفلاح شرح نور الایضاح:۷۰

۲۔المحلی ۴:۲۱۳؛مصنف ابن ابی شیبہ ۲:۱۲۰،باب ۲۷،ح۱،طبع دار الفکر ۳۔سیر اعلام النبلاء ۴:۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابن حیان چار سال بعد، امام مالک تین سال سے بھی زیادہ عرصہ بعد، اسی طرح امام شافعی اپنے باپ کی وفات کے چار سال بعد پیدا ہوئے۔(۱)

سوال ۱۱۵: کیا یہ صحیح ہے کہ ہم حنفی، شافعیوں، مالکیوں اور حنبلیوں کے نزدیک کتے کے برابر اور نجس ہیں؟ جیسا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں:

((اذا صبّت قطرة نبيذ في طعام يُرمىٰ الى الكلب أو الى حنفي))(۲)

اگر کھانے میں شراب کا قطرہ گر جائے تو اسے کتے یا حنفی کے سامنے پھینک دیا جائے۔

۱۔ خزائن: ۲۱۷؛ المعارف: ۵۹۴؛ سیر اعلام النبلاء ۸: ۱۳۲؛ المعرفة والتاریخ ۳: ۲۳۹

۲۔ شرح ابن قاسم ۱: ۱۵۲

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سوال ۱۱۶: کیا یہ صحیح کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے پست تر کوئی بچہ اسلام میں پیدا نہیں ہوا، وہ اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے تھے اور پھر توبہ کر لی تھی؟

امام بخاری نے لکھا ہے: ((أستتيب ابو حنيفه من الكفر مرّتين)).

اور سفیان بن عیینہ نے جب امام ابوحنیفہ کی وفات کی خبر سنی تو کہا: ((كان يهدم الاسلام عروة عروة ، وما ولد في الاسلام مولود أشأم منه)).

پس کیسے ممکن ہے کہ ہم اسے اپنے مذہب کا امام مان لیں؟

سوال ۱۱۷: کیا یہ درست ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ نصرانی تھے یعنی جب پیدا ہوئے تو ان کے والد نصرانی اور پھر بعد میں اسلام اختیار کیا جیسا کہ خطیب بغدادی نے ابن اسباط سے نقل کیا ہے:

((ولد أبو حنيفه وابوه نصرانيّ))(۱)

سوال ۱۱۸: کیا یہ درست ہے کہ علمائے اسلام کی نظر میں امام ابو اعظم کا کوئی مقام نہیں ہے اور ان کے فتویٰ پر عمل کرنا جائز نہیں ہے؟ جیسا کہ امام ابن حبان کا کہنا ہے:

((لا يجوز احتجاج به لأنّهٗ كان داعيا الى الارجاء والدّاعية الى البدع لايجوز أن

۱۔ تاریخ بغداد ۱۳: ۳۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

يحتج به عند آئمتنا قاطبة ، لاأعلم بينهم فيه خلافا على أنّ آئمة المسلمين وأهل الورع في الدين في جميع الأمصار وسائر الاقطار جرحوهُ وأطلقوا عليه القدح الّا الواحد بعد الواحد))(۱)

سوال۱۱۹: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ پیغمبر ﷺ کی ہزاروں احادیث میں سے فقط ایک سو تیس حدیث جانتے تھے اوران میں سے بھی ایک سوبیس میں غلطیاں پائی جاتی تھی یعنی فقط دس احادیث جانتے تھے اور علم حدیث میں بھی ذرہ بھر مہارت نہیں رکھتے تھے؟ جیسا کہ امام ابن حبان نے تحریر فرمایا ہے:

((كان رجلا ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعة ، حدّث بماة وثلاثين حديثا مسانيد مالهٔ حديث في الدّنيا غيرها .أخطأ في ماة وعشرين حديثا : امّا أن يكون أقلب اسنادهٔ أو غيّر متنهٔ من حديث لايعلم فلمّا غلب خطؤهٔ على صوابه استحق ترک الاحتجاج به في الأخبار))(۲)

تو کیا ایسے شخص کو اپنے مذہب کا امام و پیشوا بنایا جاسکتا ہے جو دس سے زیادہ حدیثیں نہ جانتا ہو؟

۱۔المجروحین ۳:۳۲۴؛خطیب بغدادی نے کئی ایک علماء کے نام ذکر کئے ہیں جو امام ابوحنیفہ کو مردود شمار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ذکر القوم الذین ردّوا علی أبوحنیفۃ: ۱۔ایوب سختیانی ۲۔جریر بن حازم ۳۔ ہمام بن یحیٰی ۴۔حماد بن زید ۵۔حماد بن سلمۃ ۶۔ابوعوانہ ۷۔ عبدالوارث ۸۔سوار العنبری القاضی ۹۔یزید بن رزیع ۱۰۔علی بن عاصم ۱۱۔مالک بن انس ۱۲۔جعفر بن محمد ۱۳۔عمرو بن قیس ۱۴۔ابو عبدالرحمن المقری ۱۵۔سعید بن عبدالعزیز ۱۶۔اوزاعی ۱۷۔عبداللہ بن مبارک ۱۸۔ابواسحاق الفزاری ۱۹۔یوسف بن اسباط ۲۰۔محمد بن جابر ۲۱۔سفیان ثوری ۲۲۔سفیان بن عیینۃ ۲۳۔حماد بن ابی سلیمان ۲۴۔ابن ابی لیلی ۲۵۔حفص بن غیاث ۲۶۔ابوبکر بن عیاش ۲۷۔شریک بن عبداللہ ۲۸۔وکیع بن جراح ۲۹۔رقبۃ بن مصقلۃ ۳۰۔فضل بن موسیٰ ۳۱۔عیسی بن یونس ۳۲۔حجاج بن ارطاۃ ۳۳۔مالک بن مغول ۳۴۔ قاسم بن حبیب ۳۵۔ابن شبرمہ۔تاریخ بغداد ۱۳:۳۷۰۔

۲۔المجروحین ۳:۶۳

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سوال۱۲۰: کیا یہ صحیح کہا جاتا ہے کہ بعض صحابہ کی شان میں احادیث کو تبدیل کر کے بیان کرنے میں امام بخاری کو اچھی خاصی مہارت حاصل تھی جہاں کہیں صحابہ کے فسق و فجور کی بات آتی تو فوراً حدیث کو تبدیل کر ڈالتے جیسا کہ سمرہ بن جندب کے شراب بیچنے اور حضرت عمرؓ کا اسے لعنت کرنے کا واقعہ امام مسلم نے کتاب البیع میں بڑی صراحت سے نقل کیا ہے جبکہ امام بخاری نے سمرہ کا نام ذکر کرنے کے بجائے کلمہ فلاں لکھ دیا۔((بلغ عمر أنّ فلانا باع خمرا ،فقال : قاتل الله فلانا ...)) جبکہ یہی حدیث صحیح مسلم میں یوں بیان کی گئی: ((قاتل الله سمرة بن جندب)).

سوال۱۲۱: کیا یہ صحیح کہا جاتا ہے کہ امام بخاری ناصبی اور اہل بیت رسولؐ کے دشمن تھے؟ اس لئے کہ انہوں نے ناصبیوں اور خوارج سے تو روایات نقل کی ہیں جبکہ امام جعفر بن محمدؑ سے جو اہل سنت کے ہاں انتہائی محترم ہیں ان سے ایک بھی حدیث نقل نہیں کی جبکہ خوارج وہ ہیں جو حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے جیسے حریز بن عثمان حمصی جو ہر روز صبح و شام ستر مرتبہ حضرت علیؑ پر لعنت کیا کرتا۔(۱)

اسحاق بن سوید بن ہبیرہ (۲)،ثور بن یزید حمصی (۳)۔

۱۔تہذیب التہذیب ۲:۲۰۷؛مقدمہ فتح الباری ۲۔تہذیب التہذیب ۳:۳۰۳

۳۔تہذیب التہذیب ۴:۳۰؛کان اذا ذکر علیّا یقول :لا أحبّ رجلا قتل جدّی.

Presented By: https://jafrilibrary.com

حصین بن نمیر واسطی (۱)، زیاد بن علاقہ ثقلبی جو امام حسن و حسینؑ کو گالیاں دیا کرتا، (۲)، سائب بن فروخ جو دشمن اہل بیت رسول تھا اور اپنے اشعار میں ان کا مذاق اڑایا کرتا، (۳) عمران بن حطان جو حضرت علیؑ کے قاتل کی تعریف کیا کرتا، (۴) اور قیس بن ابو حازم، (۵) اور اسی طرح منافقین وخوارج میں سے تمیں افراد سے اپنی کتاب صحیح بخاری میں احادیث نقل کی ہیں۔

سوال ۱۲۲: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: اگر دو بچے ایک گائے یا ایک بکری اک دودھ پی لیں تو وہ رضائی بہن بھائی اور ایک دوسرے کے محرم بن جائیں گے اور پھر بڑے ہو کر ایک دوسرے سے شادی بھی نہیں کر سکتے چونکہ انہوں نے ایک جگہ سے دودھ پیا ہے!!! اگر ایسا ہو تو پھر تو دنیا کے بہت سے لوگ آپس میں بہن بھائی اور محرم ہوں گے! جیسا کہ امام سرخسی نے لکھا ہے:

((لو أنّ صبيين شربا من لبن شاة أو بقرة لم تثبت به حرمة الرّضاع معتبر بالنسب ...وكان محمد بن اسماعيل بخارى صاحب التاريخ يقول: تثبت الحرمة ..))(۶)

سوال ۱۲۳: کیا یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری کی احادیث کا ایک چوتھائی حصہ زہری سے لیا گیا ہے جبکہ وہ:

۱۔ حضرت علیؑ سے منحرف تھا؟ (۷)

۱۔ تہذیب التہذیب ۲:۳۲۷

۲۔ تہذیب التہذیب ۷:۳۰۸

۳۔ تہذیب التہذیب ۳:۳۹۰؛ الخطب الجمیل: ۱۱۵

۴۔ تہذیب التہذیب ۸:۱۳۳

۵۔ تہذیب التہذیب ۸:۳۲۷

۶۔ المبسوط ۳۰:۲۹۷؛ شرح العنایۃ علی الہدایۃ ۳:۴۵۶

۷۔ شرح نہج البلاغہ ۴:۱۰۲

۲۔ ظالموں کی حمایت کیا کرتا جیسا کہ امام ذہبی و آلوسی فرماتے ہیں۔(۱)

امام ذہبی نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ: ((اذا رأيتم الفقهاء قد ركنوا الى السّلاطين فاتّهموهم))(۲)

بنوامیہ کے مظالم کی توجیہ اور ان پر پردہ ڈالا کرتا جیسا کہ عمرو بن عبدی کہتے ہیں: ((منديل الأمراء))

(۳) مکحول نے اس کے بارے میں لکھا ہے: ((افسد نفسه بصحبته الملوك))

اس نے بادشاہوں کی ہم نشینی کی وجہ سے اپنے کو خراب کر ڈالا۔(۴)

محمد بن اشکاب کہتے ہیں: ((كان جنديا لبنى أمية)) وہ بنوامیہ کا سپاہی بنا ہوا تھا۔(۵)

خارجہ بن مصعب کہتے ہیں: ((كان صاحب شرط بنى امية)) وہ بنوامیہ کے ساتھ معاہدہ کر چکا تھا۔(۶)

اسی طرح کہا گیا ہے کہ: ((كان يعمل لبنى امية))(۷)...((وكان منديل الامراء))۔(۸)

سوال ۱۲۴: کیا یہ صحیح ہے کہ بخاری شریف کی روایات کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے؟ ابن حجر کے

۱۔ سیر اعلام النبلاء ۵:۳۳۷؛ روح المعانی ۳:۱۸۹

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۶:۲۳۳

۳۔ تاریخ مدینہ دمشق ۵۵:۳۷۰

۴۔ سیر اعلام النبلاء ۵:۳۳۹

۵۔ تاریخ الاسلام: ۱۴۰، حوادث سال ۱۲۱۔

۶۔ میزان الاعتدال ۱:۶۲۵

۷۔ معرفۃ علوم الحدیث نیشاپوری: ۵۵؛ تاریخ دمشق ۵۵:۳۷۰

۸۔ حوالہ سابق

Presented By: https://jafrilibrary.com

بقول ۹۰۸۲، بعض نے ۹۰۸۲، بعض نے ۷۲۷۵، بعض چالیس ہزار اور خود بخاری کے بقول ۷۲۷۱ اور بعض نے ۲۵۱۳ تعداد بیان کی ہے۔ بالآخر ان میں سے کونسی تعداد صحیح ہے؟(۱)

اسی طرح یہی مشکل باقی کتب صحاح میں بھی پائی جاتی ہے۔

سوال ۱۲۵: کیا یہ صحیح ہے کہ نزول وحی کے وقت شیطان آنحضرتؐ پر غلبہ کر جاتا اور ایسی ایسی باتیں ان کی زبان پر جاری کروا دیتا کہ آپ سمجھتے کہ یہ وحی ہے لیکن خداوند متعال آپ کی مدد فرماتا جیسا کہ صحیح بخاری میں سورہ حج کی تفسیر میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے: ((فی أمنیته اذا حدّث ألقی الشیطان فی حدیثه فیبطل الله مایلقی الشیطان ویحکم آیاتهٔ...))(۲)

عسقلانی کہتے ہیں: ((جری علی لسانه حین أصابهٔ سنة وهو لایشعر وقیل : انّ الشیطان ألجاه الی أن قال بغیر اختیار ...))(۳)

یعنی اس آیت کی تفسیر یوں ہے کہ:

۱۔ شیطان نے پیغمبرؐ کو مجبور کیا کہ وہ ایسے مطالب زبان پر جاری کریں!!

۲۔ نیند یا اونگھ کی حالت میں بدون اختیار ان کی زبان پر کچھ مطالب جاری ہو جایا کرتے تھے!!

سوال ۱۲۶: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری نے بعض صحابہ کرامؓ سے صرف اس لئے روایت نقل نہ کی کہ وہ حضرت علیؑ کے حامی تھے جیسا کہ خطیب بغدادی نے ابو طفیل کے بارے میں لکھا گیا ہے:

((عن أبی عبدالله بن الاخرم الحافظ انهٔ سئل : لم ترک البخاری الرّوایة عن الصحابی أبی طفیل ؟ قال: لأنهٔ کان متشیّعا لعلیّ بن أبی طالب))(۴)

۱۔ مقدمہ ابن الصلاح فی علوم الحدیث: ۲۳؛ کشف الظنون ۱: ۵۴۴؛ فتح الباری: ۴۷۷

۲۔ صحیح بخاری ۳: ۱۶۰، تفسیر سورہ حج

۳۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری ۸: ۲۹۴، کتاب تفسیر الحج   ۴۔ الکفایۃ: ۱۵۹

سوال ۱۲۷: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری علم رجال اور احادیث کی سند کی جانچ پڑتال کرنے میں ضعیف تھے اور انہوں نے اس سلسلے میں بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں؟ جیسا کہ دارقطنی نے کتاب الالزامات والتتبع اور رازی نے کتاب خطاء البخاری، خطیب بغدادی نے کتاب موضح الاوہام میں لکھا ہے کہ بخاری علم رجال سے آشنائی نہیں رکھتے تھے۔ اسی طرح امام ذہبی نے چند مقامات پر لکھا ہے: ((هذا من أوهام البخاری))(۱) یا ((هذا وهم البخاری)) یعنی یہ بخاری کے وہموں میں سے ایک وہم ہے۔(۲)

تو جو شخص علم رجال میں مہارت نہ رکھتا ہو وہ حدیث کی کتاب کیسے لکھ سکتا ہے؟ اور پھر کس دلیل کے تحت اس کی کتاب کو صحیح اور قرآن مجید کے بعد معتبر ترین کتاب قرار دیا جا سکتا ہے؟!

ابن عقدہ نے واضح طور پر کہا ہے:

((یقع لمحمد یعنی البخاری الغلط فی أهل الشّام))(۳)

سوال ۱۲۸: کیا یہ صحیح ہے کہ امام بخاری کے بعض استاد ملعون اور بعض نصرانی تھے؟ جیسے اسحاق بن سلیمان المعروف شخصه جسے ابن معین نے ملعون سے تعبیر کیا ہے۔(۴)

۱۔ تاریخ الاسلام ۳: ۱۱۲، حوادث سال ۱۰۰

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۵: ۱۹۴، ترجمہ قاسم بن عبدالرحمٰن دمشقی

۳۔ شروط الائمۃ الستۃ لابی بکر المقدسی: ۵۰۷، البتہ کئی ایک علماء نے امام بخاری پر اعتراض کیا ہے۔ جن میں باجی متوفی ۴۷۴، جبائی متوفی ۴۹۸، ابن خلفون متوفی ۶۳۶، دمیاطی متوفی ۵۲۳، ابن رشد متوفی ۷۲۱، ابوزرعہ ۸۲۶، عراقی ۸۰۶ وغیرہ اس بارے میں مزید اطلاع کے لئے کتاب الامام البخاری وصحیحه الجامع صفحہ نمبر ۵۲۰ پر رجوع کریں۔

۴۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور ابن کلاب جس کے بارے میں کہا ہے: ((وهو نصرانيّ بهذا القول))(۱)

سوال ۱۲۹: کیا یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری جھوٹی اور اسرائیلی حدیثوں سے بھری ہوئی ہے؟ جیسا کہ سید عبدالرحیم خطیب کہتے ہیں: یہ حدیث قلم و دوات جو بخاری میں پانچ مقامات پر ذکر ہوئی ہے جھوٹ اور دشمن کی سازش تھی جو ہماری حدیث کی کتابوں میں داخل کر دی گئی جبکہ اس میں پیغمبر ﷺ کی شان گھٹائی گئی ہے اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا: پیغمبرؐ ہذیان بول رہا ہے... اور پھر یہ حدیث سادہ لوح مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئی...(۲)

اور پھر حاشیہ میں لکھا ہے کہ پرانے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جو بھی خبر حدیث کے نام پر پیش کی جاتی اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے اگر چہ وہ اسرائیلیات پر ہی کیوں نہ مشتمل ہوتی.(۳)

تو کیا ایسی جھوٹ و افتراء پر مشتمل کتاب کو صحیح کا درجہ دیا جا سکتا ہے؟!

۱۔ فتح الباری ۱: ۴۲۳؛ سیر اعلام النبلاء ۱۱: ۱۷۵

۲۔ شیخین: ۱۴۲

۳۔ حوالہ سابق: ۱۴۲

سنّت و بدعت

سوال ۱۳۰: کیا یہ صحیح ہے کہ حدیث ثقلین جو متواتر ہے اس میں ((كتاب الله و عترتي اهل بيتي)) ہے جیسا کہ امام مسلم و ترمذی نے نقل کیا اور البانی نے اس کی تصریح کی ہے۔

اور جس حدیث میں ((كتاب الله و سنّتي)) ہے وہ ضعیف ہے جیسا کہ امام مالک نے بھی اسے مرسل قرار دیا ہے(۱).

جبکہ حضرت عمرؓ رسالتمآبؐ کی رحلت کے دن بار بار اصرار کر رہے تھے کہ ((حسبنا كتاب الله)) ہمارے لئے قرآن کافی ہے اور ہمیں سنّت کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ہم ہمیشہ خطبوں اور محافل میں سنّت والی عبارت کو کیوں نقل کرتے ہیں؟

سوال ۱۳۱: کیا یہ صحیح ہے کہ ہم اہل سنت کی کتابوں میں ایسے مطالب کثرت سے پائے جاتے ہیں جو جھوٹ، غلو اور خلاف عقل ہیں؟ مثال کے طور پر امام ذہبی لکھتے ہیں:

بکر بن سہل دمیاطی متوفی ۲۸۹ھ صبح سے عصر تک آٹھ مرتبہ پورا قرآن ختم کر لیا کرتے ((سمعت بكر بن سهل الدمياطي يقول: هجرت أي بكرت يوم الجمعة فقرأت الى العصر ثمان ختمات))(۲) اسی طرح فضائل اعمال میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ جھڑتے گناہوں کو دیکھ کر بتا دیتے تھے کہ کون کیا گناہ کرتا ہے۔

۱۔ مؤطا امام مالک ۲: ۸۹۹

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۳: ۴۲۷؛ تاریخ بغداد ۸: ۹۳؛ المنتظم ۶: ۳۶؛ البدایہ والنھایۃ ۱۱: ۹۵؛ طبقات الحفاظ: ۲۹۵؛ شذرات الذھب ۲: ۲۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا یہ غلو، جھوٹ اور خلاف عقل نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

سوال ۱۳۲: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے موجودہ علماء متعہ کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ صحابہ کرام اور تابعین اسے جائز سمجھتے اور اس پر عمل بھی کیا کرتے تھے؟ جیسے عمران بن حصین، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ انصاری ،زید بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، سلمہ بن الاکوع، حضرت علیؑ، عمرو بن حریث، حضرت معاویہؓ، سلمہ بن امیہ، عمرو بن حوشب، ابی بن کعب، اسماء بنت ابوبکرؓ، اسی طرح عبداللہ بن زبیر تو پیدا ہی متعہ سے ہوئے تھے (۱) انس بن مالک، اسی طرح تابعین و محدثین میں سے امام مالک بن انس، احمد بن حنبل ،سعید بن جبیر ،عطا بن رباح، طاووس یمانی، عمرو بن دینار، مجاہد بن جبر، سدی، حکم بن عتیبہ، ابن ابی ملیکہ، افر، فر بن اوس وغیرہ.(۲)

اور پھر مزے کی بات تو یہ کہ عبداللہ بن جریج جن کی عدالت پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے اور صحاح ستہ میں ان سے روایات بھی نقل کی گئی ہیں. امام ذہبی ان کے متعلق لکھتے ہیں:

((تزوّج نحوا من سبعين امرأة نكاح متعة ...وعن الشّافعي استمتع ابن جريج بتسعين امرأة))

انہوں نے ستر عورتوں سے نکاح متعہ کیا اور شافعی کا کہنا ہے: اس نے نوّے عورتوں سے متعہ کیا.(۳)

۱۔ محلی ۹: ۵۱۹؛ مسند طیالسی: ۲۲۷؛ زاد المعاد ۱: ۲۱۹؛ العقد الفرید ۳: ۱۳

۲۔ المختصر: ۲۸۹؛ تفسیر کبیر ۱۰: ۵۳؛ شرح زرقانی ۳: ۱۵۳؛ المحلی ۹: ۵۱۹؛ صحیح مسلم ۱: ۶۲۳؛ مصنف عبدالرزاق ۷: ۴۹۹؛ مبسوط سرخسی ۵: ۱۵۲؛ الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی ۱: ۱۹۰؛ المغنی ۶: ۶۴۴؛ الدر المنثور ۲: ۱۴۰

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۶: ۳۳۱؛ تذکرۃ الحفاظ: ۹۰؛ میزان الاعتدال ۲: ۶۵۹

سوال ۱۳۳: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے پاس نماز میں ہاتھ باندھنے کے متعلق ایک بھی صحیح حدیث رسول موجود نہیں ہے اور سب سے مستند دلیل جو ہم پیش کرتے ہیں وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے جبکہ ان دونوں کی سند مرسل ہونے کے علاوہ ان کے متن میں بھی مشکل پائی جاتی ہے جیسا کہ امام عینی، (۱)، اور سیوطی (۲) نے اسے صراحتا بیان کیا ہے.

جبکہ آئمہ اربعہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کی بھی اجازت دیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم نماز میں ہاتھ باندھنے پر اس قدر اصرار کرتے ہیں؟ کیا یہ ایک واضح بدعت نہیں ہے؟

سوال ۱۳۴: کیا یہ بھی درست کہا جاتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ اور صحابہ کرام خاک، پتھر یا کھجور کی چٹائی کے ٹکڑے پر سجدہ کیا کرتے جسے خمرہ کہا جاتا ہے؟ جیسا کہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

((كان رسول الله يصلى على الخمرة ويسجد عليها))(۳)

رسول اللہؐ چٹائی پر نماز پڑھتے اور اسی پر سجدہ کیا کرتے.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں: ((كنت أصلّى مع رسول الله ﷺ الظهر فآخذ قبضة من الحصٰى فى كفّى حتّٰى تبرد واضعها بجبهتى اذا سجدت من شدة الحرّ))

میں ظہر کی نماز رسول اللہؐ کے ہمراہ باجماعت ادا کیا کرتا تو کنکروں کی ایک مٹھی بھر کر رکھ لیتا تاکہ وہ ٹھنڈے ہو جائیں اور جب سجدے میں جاتا تو ان پر سجدہ کیا کرتا.(۴)

۱۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۵: ۲۸۷) شوکانی (نیل الاوطار ۲: ۱۸۷

۲۔ التوشیح علی الجامع الصحیح ۱: ۴۶۳

۳۔ صحیح مسلم ۱: ۱۰۱؛ مجمع الزوائد ۲: ۵۷

۴۔ السنن الکبریٰ ۲: ۴۳۹، طبع دار الفکر

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرا سوال یہ ہے کہ ہم کس لئے شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں جبکہ خود پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ بھی مٹی یا پتھر کے کنکروں پر سجدہ کیا کرتے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم کس دلیل کی بنا پر قالین پر سجدہ کرتے ہیں جبکہ سیرت رسولؐ وصحابہ کرامؓ کے عمل میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی؟

سوال ۱۳۵: کیا یہ صحیح ہے کہ اہل سنت میں سے حنبلی حضرات قرآن میں تحریف کے قائل ہیں اس لئے کہ وہ نماز کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتے اور نہ ہی اسے قرآن کا جزء سمجھتے ہیں جبکہ یہ قرآن کی تمام سورتوں کے شروع میں موجود ہے اور ان کے اس عقیدے کا مطلب تو یہ ہے کہ قرآن میں اسے اضافہ کر دیا گیا ہے اور یہی تحریف قرآن ہے جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا ہے:

((ثارت الحنابلة ببغداد ومقدمهم ابويعلى وابن التميمى وأنكروا الجهر بالبسملة ...))(۱)

سوال ۱۳۶: کیا یہ صحیح ہے کہ ذہبی اور دیگر علمائے اہل سنت اپنی بیوی کی دُبر میں جماع کرنے کو حرام اور گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں جبکہ عبداللہ بن عمر، زید بن اسلم، نافع، مالک اور نسائی اسے مباح سمجھتے تھے؟

۱۔ امام مالک فرماتے ہیں: مجھے کوئی ایسا فقیہ نہیں ملا جو دُبر میں جامع کو حلال نہ سمجھتا ہو.(۲)

۲۔ امام نسائی سے اس کے حرام ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر کوئی دلیل نہیں ہے.(۳)

تو اب ہم کس کے نظریہ کو مانیں؟

۱۔ تاریخ الاسلام: ۲۳، حوادث سال ۴۴۷

۲۔ المغنی: ۲۲؛ کتاب الکبائر: ۲۳؛ ۱؛ المجموع ۱۶: ۴۲۰

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۱۴: ۱۲۸

سوال ۱۳۷: کیا یہ صحیح ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے متعہ کو حرام قرار دیا تو لوگوں نے ان پر شدید اعتراض کیا؟ جیسا کہ طبری نے لکھا ہے:

عمران بن اسود نے حضرت عمرؓ سے کہا: لوگ کہتے ہیں آپ نے ہم پر متعۃ النساء کو حرام قرار دیا جبکہ خدا نے اس چھوٹ دے رکھی تھی اور ہم تھوڑے سے پیسوں یا مٹھی بھر گندم (۱) دے کر متعہ کر لیا کرتے تھے.(۲)

سوال ۱۳۸: کیا یہ درست نہیں ہے کہ نماز تراویح حضرت عمر کی بدعات میں سے ہے اور پیغمبرؐ کے زمانے میں اس کا مسلمانوں کے درمیان نام ونشان تک نہ تھا جیسا کہ ہمارے جید علماء نے اس حقیقت کو عیاں کیا ہے:

۱۔ ابن ہمام: تاریخ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کا آغاز حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوا.(۳)

۲۔ جب پیغمبر کی رحلت ہوئی تب تک مسلمان نماز تراویح نہیں پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ثبت ہوا ہے کہ عمرؓ نے لوگوں کو ابی بن کعب کی امامت میں جمع کیا.(۴)

۳۔ عینی: جب پیغمبر کی رحلت ہوئی تب تک مسلمان نماز تراویح نہیں پڑھا کرتے تھے اور میرا خیال یہ ہے

کہ یہ حضرت عمرؓ کے اجتہاد کا نتیجہ ہے.(۵)

۱۔ ادوار الاجتہاد: ۱۶

۲۔ طبری ۴: ۵۷۹

۳۔ فتح القدیر ۱: ۴۰۷

۴۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری ۴: ۲۹۶

۵۔ عمدۃ القاری فی شرح صحیح بخاری ۱: ۳۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔امام بخاری نے عبداللہ بن عبدالقاری سے نقل کیا ہے کہ ایک دن حضرت عمر مسجد کے پاس سے گذرے تو کا ی دیکھا کہ لوگ جدا جدا نماز میں مشغول ہیں لہذا سوچا کہ اگر یہ سب ایک شخص کی امامت میں نماز ادا کریں تو کتنا بہتر ہوگا لہذا ابی بن کعب کو اس کا حکم دیا۔ دوسری رات وہاں سے گذرے تو حضرت عمرؓ دیکھا کہ لوگ ابی کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں تو فرمایا: ((نعم البدعة هذه)) یہ کتنی اچھی بدعت ہے.(۱)

کیا رسول اکرمؐ نے بدعتی شخص کو گمراہ اور جہنمی قرار نہیں دیا؟ كلّ بدعة ضلالة و كلّ ضلالة فى النار.(۲)

تو جب نماز تراویح نہ تو پیغمبر اکرمؐ کے زمانہ میں تھی اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں. تو پھر ہمیں اس قدر اس پر اصرار کر کے جہنم خریدنے کی کیا ضرورت ہے؟

سوال۱۳۹: کیا یہ صحیح ہے کہ نماز میں آہستہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا امویوں کی بدعات میں سے اور سنت رسولؐ کے خلاف ہے جیسا کہ امام زہری نے اس کی وضاحت کی اور حضرت ابوہریرہ اور امام علی بن موسیٰ الرضا بھی بلند آواز سے پڑھا کرتے. اسی معروف مفسّر اہل سنت علامہ فخر رازی کے بقول یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ حضرت علیؑ بلند آواز سے بسم اللہ پڑھا کرتے.(۳)

امام زہری کہتے ہیں: ((اوّل من قرأ ((بسم الله الرّحمن الرّحيم)) سرّا بالمدينة عمرو بن سعيد بن العاص.))

مدینہ میں سب سے پہلے جس شخص نے آہستہ بسم اللہ پڑھی وہ عمرو بن سعید بن عاص تھا۔

۱۔صحیح بخاری ۱:۳۴۲

۲۔سبل السلام ۲:۱۰؛ مسند احمد ۳:۳۱۰

۳۔التفسیر الکبیر ۱:۲۰۵

سوال۱۴۰: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے بغض کی وجہ سے سنت نبوی پر عمل نہیں کیا کرتے تھے؟ جیسا کہ بیہقی نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کی مخالفت میں عرفہ کے دن تلبیہ سے روک دیا.

سعید بن جبیر کہتے ہیں: ہم عرفہ کے دن عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ابن عباسؓ نے کہا: اے سعید! آج لوگوں کے تکبیر بلند کرنے کی آواز سنائی نہیں دے رہی؟ میں نے کہا: لوگ معاویہؓ سے ڈرتے ہیں. اتنا سنتے ہی ابن عباس اچانک اٹھے اور بلند آواز سے کہا:

((لبيک اللّهمّ لبيک وان رغم عنف معاوية ،اللّهمّ العنهم فقد تركوا السّنة من بغض علىّ رضى الله عنه))(۱)

لبیک اللھم لبیک، ہم حضرت معاویہؓ کی ناک زمین پر رگڑ دیں گے. اے خدا! ان پر لعنت فرما. انہوں نے علیؓ کے بغض میں سنت رسول ﷺ کو چھوڑ دیا ہے.

سنن نسائی کے شارح سندی اس جملے کی تشریح کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

((اى لأجل بغضه اى هو كان يتقيّد بالسنن فهؤلاء تركوها بغضا لهُ))

یعنی انہوں نے حضرت علیؓ کے بغض میں سنت کو چھوڑ دیا اس لئے کہ وہ سنتوں کے پابند تھے.

سوال۱۴۱: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارا نعرہ شیعوں کی مخالفت کرنا ہے اگرچہ ان کا کوئی کام سنت رسولؐ کے مطابق ہی کیوں نہ ہو؟ جیسے قبر کو ہموار کرنا، باقی انبیاء پر صلوات بھیجنا اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا....

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

شیعوں کی مخالفت اور ان رابطہ ختم کرنے کے لئے شیعوں کو پہچاننا ایک مستحب کو انجام دینے سے

۱۔السنن الکبریٰ ۷:۲۲۵ طبع دار الفکر، ۵:۱۸۳ طبع دار الکتب العلمیہ؛ سنن نسائی ۵:۲۵۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

زیادہ مہم ہے یہی وجہ ہے کہ بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ اگر بعض مستحبات شیعوں کا شعار ہوں تو انہیں ترک کر دینا چاہیے۔(۱)

قبر کو ہموار کرنے کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ سنت یہ کہ قبر ہموار ہو لیکن افضل یہ ہے کہ ہموار نہ ہو اس لئے کہ یہ شیعوں کا شعار ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس سنت کو چھوڑ دیا جائے تا کہ ان کی مخالفت ہو سکے(۲)

اسی طرح پیغمبر ﷺ کے علاوہ باقی انبیاء پر صلوات بھیجنا، (۳) باقی انبیاء پر سلام بھیجنا، (۴) عمامہ باندھنے کا طریقہ (۵)۔ کیا یہ اسلام و پیغمبر ﷺ سے انحراف اور ان کی مخالفت کرنا نہیں ہے؟

اور کہیں اسی وجہ سے تو ہم اذان میں حضرت علیؑ کے خدا کے ولی ہونے کی گواہی سے نہیں بھاگتے ہیں کہ وہ شیعوں کا شعار بن چکا ہے؟

سوال۱۴۲: کیا یہ صحیح ہے کہ بہت سارے صحابہ کرامؓ و تابعین وضو میں پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے اور بعض تو اسے واجب سمجھتے تھے؟ جیسے حضرت علیؑ، عبداللہ بن عباس، عکرمہ، انس بن مالک، شعبی، حسن بصری، ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ۔(۶)

۱۔ منہاج السنۃ ۲: ۱۴۳۔ ومن هنا ذهب من الفقهاء الى ترک بعض المستحبات اذا صارت شعارا لهم...

۲۔ المجموع نووی ۵: ۲۲۹؛ ارشاد الساری ۲: ۴۶۸

۳۔ تفسیر کشاف ۳: ۵۴۱ ۴۔ فتح الباری ۱۱: ۱۴۲

۵۔ شرح المواہب اللدنیہ ۵: ۱۳

۶۔ المحلی ۲: ۵۶؛ تفسیر کبیر ۱۱: ۱۶۱؛ مغنی ۱: ۱۳۲

جیسا کہ ابن حزم، فخر رازی اور ابن قدامہ وغیرہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم پاؤں کے دھونے کو واجب سمجھتے ہیں اور جو نہ دھوئے اس کے وضو کو باطل سمجھتے ہیں؟

انس بن مالک جو دس سال تک حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے خادم رہے اور حضرت علیؑ تیس سال تک آپؐ کے ساتھ ساتھ رہے۔ کیا یہ دونوں جلیل القدر صحابی جھوٹ اور غلط کام پر اصرار کر رہے ہیں؟!

سوال۱۴۳: کیا یہ حقیقت ہے کہ اذان میں ((الصّلاة خير من النوم)) حضرت عمرؓ کی ایجاد کردہ بدعت ہے جبکہ پیغمبر ﷺ کے زمانہ میں یہ جملہ اذان میں موجود نہیں تھا؟

جیسا کہ امام ابن حزم، امام مالک اور امام قرطبی نے واضح طور پر کہا ہے:

۱۔ امام مالک: ((انّ المؤذن جاء الى عمر بن الخطاب يؤذنهُ لصلاة الصبح فوجدهُ نائما فقال: الصّلاة خير من النوم فأمرهُ أن يجعلها في نداء الصبح))(۱)

مؤذن حضرت عمرؓ کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کرنے آیا تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں۔ کہا: نماز نیند سے بہتر ہے۔ پس عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ جملہ آج کے بعد صبح کی اذان میں کہا جائے۔

۲۔ امام ابن حزم: ((الصّلاة خير من النوم، ولانقول بهذا أيضا لأنّهُ لم يأت عن رسول الله ﷺ))(۲)

ہم الصلاۃ خیر من النوم نہیں کہتے اس لئے کہ یہ جملہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں ہوا۔

سوال۱۴۴: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے مذہب میں اذان میں حی علی الصلاۃ سے پہلے "السّلام عليك ايها الأمير ورحمة الله وبركاتهُ"، کہنا جائز ہے؟ جیسا کہ حلبی، سرخسی اور دوسرے علماء نے لکھا ہے:

۱۔ سرخسی: ((قد روى عن أبي يوسف رحمة الله أنّهُ قال: لا بأس بأن يخصّ الأمير

۱۔ موطا ۱: ۷۲

۲۔ المحلی ۳: ۱۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

بالتثويب فيأتي بابهُ فيقول : السّلام أيّها الامير ورحمة الله وبركاتهُ ،حي على الصلاة مرّتين حيّ على الفلاح مرّتين ، الصلاة يرحمک الله))(۱)

۲۔حلبی: ((عن أبي يوسف : لاأرى بأسا أن يقول المؤذن السّلام عليک أيّهاالأمير ورحمة الله وبركاتهُ ،حيّ على الصّلاة ،حيّ على الفلاح ،الصّلاة يرحمک الله لاشتغال الأمراء بمصالح المسلمين أى ولهذا كان مؤذن عمر بن عبدالعزيز رضى الله عنه يفعلهُ)).(۲)

اگر ہمارے مذہب میں کسی جملے کا اذان میں اضافہ کرنا جائز ہے جو پیغمبر ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہ تھا تو پھر ہم شیعوں پر کیوں اعتراض کرتے ہیں کہ وہ اذان میں ''اشهد أنّ عليًا وليّ الله ،، کیوں کہتے ہیں جبکہ یہ جملہ اذان میں نہیں تھا؟

سوال ۱۴۵: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حمار یعفور کا پیغمبر ﷺ سے باتیں کرنے والا قصہ ہماری کتب میں بھی موجود ہے.(۳)؟ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس قصہ کے شیعوں کی کتاب کافی کے اندر موجود ہونے کی وجہ سے ان کی اس پوری کتاب کو ضعیف قرار دیتے ہیں جبکہ وہ خود بھی اس قصہ والی روایت کو ضعیف سمجھتے ہیں؟

سوال ۱۴۶: کیا یہ صحیح ہے کہ ہماری حدیث کی کتب میں بیان ہوا ہے کہ قرآن کو زمین پر رکھنا جائز نہیں جبکہ اسے جلا دینا جائز ہے؟ جیسا کہ ابن ابی داؤد نے اسی باب سے ایک مکمل باب کھولا ہے: ''حرق

۱۔ المبسوط ۱:۱۳۱

۲۔ سیرۃ الحلبیہ ۳:۳۰۴؛ الھدایۃ فی شرح البدایہ ۱:۴۲؛ جامع صغیر ۱:۳۸؛ تاریخ دمشق ۲۰:۴۰؛ شرح زرقانی ۱:۲۱۵؛ تنویر الحوالک ۱:۷۱؛ الذخیرۃ ۲:۴۷؛ مواہب الجلیل ۱:۴۳۱؛ الطبقات الکبریٰ ۵:۳۳۴ اور ۳۵۹

۳۔ حیاۃ الحیوان ۱:۳۵۵؛ تاریخ دمشق ۴:۲۳۲؛ البدایہ والنھایہ ۲:۳۹

المصحف اذا استغنى عنهُ،، اور پھر لکھا ہے:((انهُ لم ير بأسا أن يحرق الكتب وقال : انّما الماء والنّار خلقان من خلق الله تعالىٰ)) (۱)

جب قرآن کی ضرورت نہ ہو تو اسے جلا دینا.

سوال ۱۴۷: کیا یہ صحیح ہے کہ قرآن مجید کا کچھ حصہ حضرت عائشہؓ کی بکری کھا گئی تھی اور اب اس کا نام و نشان تک نہیں ہے؟ جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

زنا کار کو سنگسار کرنے اور جوان کی رضاع والی آیت قرآن کا حصہ تھی اور ایک ورق پر لکھی ہوئی تھی. جب پیغمبر ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم ان کے سوگ میں مشغول تھے کہ اتنے بکری آئی اور اس نے ان آیات کو کھا لیا:

((لقد نزلت آية الرّجم والرّضاع الكبير عشرا ،ولقد كان فى صحيفة تحت سريرى فلمّا مات رسول الله ﷺ وتشاغلنا بموته دخل داجن فاكلها))(۲)

سوال ۱۴۸: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عمرؓ قرآن کے قائل تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ آیت رجم گم ہو چکی ہے؟ حضرت عائشہؓ سورہ احزاب کے دو تہائی گم ہو جانے کی قائل تھیں؟ اور حضرت موسیٰ اشعری قرآن کی دو سورتوں بنام خلع وحفد کے گم ہو جانے کے قائل تھے؟ کیا اس قسم کے دعووں کا معنیٰ یہ نہیں ہے کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے اور وہ پورا قرآن اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں ہے؟

کیا ہم عیسائیوں اور یہودیوں سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تورات وانجیل میں تو تحریف واقع ہوئی ہے لیکن قرآن محفوظ ہے؟!

اور پھر کیسی عجیب بات ہے کہ ہمارے بڑے تحریف قرآن کے قائل ہیں جبکہ ہم یہ تہمت شیعوں پر

۱۔ کتاب المصاحف ۲:۶۶۲، طبع دار البشائر

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱:۶۲۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

لگاتے ہیں باوجوداس کے کہ ان کے علماء تحریف قرآن کی نفی پر کئی ایک کتب تالیف کر چکے ہیں؟

۱۔ حضرت عمرؓ نے منبر پر کہا:

((انّ اللہ قد بعث محمّدا بالحقّ و أنزل علیہ الکتاب ، فکان ممّا أنزل اللہ آیۃ الرّجم فقرأنا ھا وعقلناھا ووعیناھا ، فلذا رجم رسو ل اللہ ، ورجمنا بعدہٗ فاخشٰی ان طال بالنّاس زمان أن یقول قائل : و اللہ ما نجد آیۃ الرّجم فی کتاب اللہ فیضلّوا بترک فریضۃ أنزلھا اللہ ، والرّجم فی کتاب اللہ حقّ علی من زنی اذا أحصن من الرّجال ...ثمّ انّ کنّا نقرأ فیما نقرأ من کتاب اللہ أن لا ترغبوا عن آبائکم فانّہٗ کفر بکم أن ترغبوا عن آبائکم ...(۱)

سیوطی نے حضرت عمرؓ سے یوں نقل کیا ہے:((اذا زنی الشیخ والشیخۃفارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم))(۲)

۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

((کانت سورۃنقرأ فی زمن النّبی مائتی آیۃ ، فلمّا کتب عثمان المصاحف لم نقدر منھا الاّھو الآن))(۳)

۳۔ ابوموسیٰ اشعری: انہوں نے ایک دن کوفہ والوں سے کہا: ہم پیغمبر ﷺ کے زمانہ میں ایک سورہ پڑھا کرتے تھے جو سورہ برائت کے برابر تھی جو ابھی بھول گئی ہے مگر یہ کہ اس میں سے فقط ایک آیت مجھے یاد ہے:

۱۔ صحیح بخاری ۸:۲۶؛ صحیح مسلم ۵:۱۱۶؛ مسند احمد ۱:۴۷

۲۔ الاتقان ۱:۱۲۱

۳۔ الاتقان ۲:۴۰

((لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولایملء الجوف ابن آدم الاّالتّراب))

وہی کہتے ہیں: سورہ سبّح کی طرح کی ایک اور سورہ بھی موجود تھی جو مجھے بھول گئی ہے اور اس کی ایک ہی آیت اب ذہن میں ہے اور وہ یہ ہے:

((یاأیّھا الّذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ،فتکتب شھادۃ فی أعناقھم فتسأ لون عنھا یوم القیامۃ))(۱)

۴۔ نیز حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

((کان فیما انزل من القرآن : عشر رضعات معلومات یحرّمن ،ثمّ نسخن معلومات ،فتوفی رسو ل اللہ ﷺ وھنّ فیما یقرء من القرآن))(۲)

۵۔ مسلمہ بن مخلد انصاری فرماتے ہیں:

((أخبرونی بآیتین فی القرآن لم یکتبا فی المصحف فلم یخبروہٗ ، وعندھم سعد بن مالک ، فقال ابن مسلمہ : انّ الّذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ بأموالھم وأنفسھم آلا أبشروا أنتم المفلحون والّذین آووھم ونصروھم وجادلوا عنھم القوم الّذین غضب اللہ علیھم أولئک لا تعلم نفس ما أخفی لھم من قرّۃ أعین جزاء بما کانوا یعلمون)) (۳)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں:

۱۔ صحیح مسلم ۳:۱۰۰

۲۔ صحیح مسلم ۴:۱۶۷

۳۔ الاتقان ۲:۴۲۔۴۱۔۴۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرآن کی بہت سی آیات گم ہو چکی ہیں((لیقولنّ أحدکم قد أخذت القرآن کلّه وما یدریه ما کلّهٗ ؟ قد ذهب منهٗ قرآن کثیر ولیقل قد أخذت منه ما ظهر))(۱)

کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے پورا قرآن حاصل کرلیا ہے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ پورا قرآن کس قدر تھا کیونکہ اس کا بہت زیادہ حصہ ضائع ہو چکا ہے. بلکہ اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے کہ میں نے جو قرآن موجود ہے اس میں سے حاصل کرلیا ہے۔

۷۔ نیز حضرت عائشہؓ کے مصحف میں یوں ذکر ہوا ہے:

((انّ الله وملائکته یصلّون علی النبی یاأیها الّذین آمنوا صلّوا علیه وسلّموا تسلیما وعلی الّذین یصلّون الصفوف الاوّل))(۲)

سوال ۱۴۸: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ سب سے پہلے ماتم اور عزاداری کرنے والی حضرت عائشہ تھیں؟ اس لئے کہ وہ فرماتی ہیں:

((عن عبّاد : سمعت عائشة تقول: مات رسول الله ﷺ ثمّ وضعت رأسهٗ علی وسادة وقمت ألتدم أی أضرب صدری مع النّساء وأضرب وجهی))(۳)

پیغمبر ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے ان کا سر تکیے پر رکھا اور دوسری عورتوں کے ہمراہ اپنا سر اور منہ پیٹنا شروع کیا۔

اسی طرح شام میں بنو سفیان کی عورتوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنا سینہ پیٹا جیسا کہ ابن عبد ربہٖ اندلسی لکھتے ہیں:

۱۔ الاتقان ۲: ۴۲۔ ۴۱۔ ۴۰

۲۔ حوالہ سابق

۳۔ السیرة النبویة ۴: ۳۰۵

((قالت فاطمة : فدخلت الیهنّ فما وجدت فیهنّ سفیانیة الاّ ملتدمة تبکی))(۱)

سوال ۱۴۹: کیا یہ درست ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت پر شامیوں نے ایک سال تک عزاداری اور گریہ کیا؟ اگر یہ درست ہے کہ مُردے پر گریہ کرنا جائز نہیں ہے تو پھر حضرت معاویہؓ کے سامنے کیوں ایک سال تک عزاداری وگریہ ہوتا رہا اور انہوں نے روکا ہی نہیں بلکہ ان کی حمایت بھی کی؟ جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا ہے:

((نصب معاویة القمیص علی منبر دمشق والأصابع معلقة فیه والآلیٰ رجال من أهل الشّام لایأتون النساء ، ولا یمسّون الغسل الاّ من حلم ،ولا ینامون علی فراش حتّیٰ یقتلوا قتلة عثمان او نفنی أرواحهم وبکوهٗ سنة))(۲)

حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی قمیص اور ان کی انگلیاں منبر پر لٹکا دیں. اور کچھ شامیوں نے یہ قسم کھائی کہ جب تک عثمانؓ کے قاتلوں سے انتقام نہ لے لیں یا خود نہ مارے جائیں تب تک نہ تو آرام سے سوئیں گے اور نہ ہی اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے. اور پھر ایک سال تک ان پر گریہ کیا.

کیا وجہ ہے کہ ان میت پر رونے والوں پر کسی عالم دین نے کفر یا شرک کا فتویٰ نہیں لگایا جبکہ حضرت حسینؓ پر رونے والوں کے کفر وشرک کے فتوے آئے دن جاری کیے جاتے ہیں؟ کیا یہ اہل بیت پیغمبر ﷺ سے بغض وعناد کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟!

سوال ۱۵۰: کیا ہمارے مذہب میں عورت کا مقام کتے، گدھے اور خنزیر کے برابر ہے؟ جیسا کہ ہماری

۱۔ العقد الفرید ۴: ۳۸۳

۲۔ تاریخ الاسلام (الخلفاء): ۴۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتب میں درج ہے کہ نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی چیز رکھ دو تا کہ اگر عورت، گدھا یا اونٹ سامنے سے گذرے تو نماز کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے:

((قال : والظُّعن یمرّون بین یدیه : المرأة والحمار والبعیر))(۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں:

((یقطع الصّلاة المرأة والحمار والکلب))(۲)

نمازی کے سامنے سے عورت، گدھے یا کتے کے گذرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:

((یقطع الصلاة الکلب الأسود والحمار والمرأة))(۳)

کالا کتا، گدھا اور عورت نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔

عکرمہ کہتے ہیں:

((یقطع الصّلاة الکلب والمرأة والخنزیر والحمار والیهودی والنصرانی والمجوسی))(۴)

کتا، عورت، خنزیر، گدھا، یہودی، نصرانی اور مجوسی نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔

کیا اسلام میں عورت کا یہی مقام ہے کہ اسے کتے، خنزیر اور گدھے کے برابر قرار دیا جائے؟ کیا یہ انسانی کرامت کی توہین نہیں ہے؟!!

۱۔ السنن الکبریٰ ۳:۲۶۶اور ۴:۳۵۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ ۱:۳۱۵

۲۔ صحیح مسلم ۱:۱۴۵؛ المحلی ۴:۸

۳۔ المحلی ۴:۱۱، مسئلہ یقطع صلاۃ المصلی، طبع دار الآفاق الجدیدۃ بیروت۔

۴۔ المحلی ۴:۱۱؛ مصنف ابن ابی شیبہ ۱:۳۱۵

آخر میں استاد محترم سے یہ امید رکھتا ہوں کہ اگر چہ یہ سوالات آپ کے لئے انتہائی معمولی ہیں لیکن ان کا جواب عنایت فرمائیں گے تا کہ یوں نوجوان نسل کی خدمت ہو سکے اور انہیں ہر طرح کے فکری و اعتقادی انحراف سے بچایا جا سکے۔ انشاء اللہ

والسّلام علیکم ورحمة الله وبرکاتهٔ

Presented By: https://jafrilibrary.com